



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 8 مئی 1997ء مطابق 30 ذی الحجه 1417ھ (بروز جمعرات)

نمبر شمار	فہرست	صفیہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	وقہہ سوالات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۳
۴	تحریک انتقالی نمبر ۳ مجاہب ملک سرور خان کا کڑ (تحریک منظور کی گئی)	۴
۵	تحریک انتقالی نمبر ۱۳ مجاہب شیخ جعفر خان مندو خیل	۵
۶	تحریک انتقالی نمبر ۱۴ مجاہب ملک سرور خان کا کڑ (تحریک منظور کی گئی)	۶
۷	قراردادوں	۷
۸	قرارداد نمبر ۲ عبد الکریم نو شیروانی	۸
۹	قرارداد نمبر ۱۲ مجاہب مولانا فیض اللہ اخوندزادہ (قرارداد اپنے لئے لی)	۹
	قرارداد نمبر ۱۹ مجاہب ملک سرور خان کا کڑ (قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی)	

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا چوتھا اجلاس مورخ ۸ مئی ۱۹۹۴ء بمقابلہ ۳۰ ذی الحجه ۱۴۱۵ھ (بروز جمعرات) بوقت عین، بگر پیش منٹ پر (سہ پہرا زیر صدارت جناب سید عبد الجبار خان، اپنے سرکار بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کو شدید منعقد ہوا۔
ملادوتِ قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذْ بَدُؤُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقَوْنَ ۝ الَّذِي جَعَلَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا ۝ وَالسَّمَاءَ ۝ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَآءً ۝ فَأَخْرِجْ يٰهٰ مِنَ الظُّمُرٰاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ أَنْدَادًا ۝ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: لوگوں پر اس رب کی عبادت کیا کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم پر ہیزگار ہو جائے جس نے کہ تمہارے لئے زمین کا فرش اور آسمان کی چھٹیاں اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لیے پھل نکالے پھر کسی کو بھی خدا کا شریک نہ بناؤ حالانکہ تم جانتے بھی ہو۔ صَدَقَ اللّٰهُ العَظِيمُ

جناب اسپیکر بسم اللہ الرحمن الرحیم - وقفس سوالات - سوال نمبر ۳۶۶ مسٹر عبدالرحیم
مندو خیل۔

۳۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

محمد صحت کے اختیائی آفیسران و دیگر اشاف کے نام بعد گرینڈ اور مطلع
ہائش کی تفصیل دی جائے؟

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب اسپیکر اس سوال کے پہلے جزو کا الف جزو کا
جواب نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم تیار کریں گے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں ایک جزو کا جواب آیا ہے اور ایک کا نہیں۔
عبدالرحیم خان مندو خیل۔ ۳۳ کا جواب والا۔

جناب اسپیکر۔ محمد صحت میں اختیائی عمدوں پر تعینات کے جانے والے آفیسران
کے نام گرینڈ اور مستقل ہائشی مطلع (ڈیسائل) کی تفصیل آخر پر مسلک ہے جواب ہے
اس کو پڑھنے دیجئے پھر دیکھتے ہیں جی پڑھیے جناب وزیر صحت صاحب۔
وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔

(الف) محمد صحت میں اختیائی عمدوں پر تعینات کے جانے والے آفیسران کے نام گرینڈ
اور مستقل ہائشی مطلع (ڈیسائل) کی تفصیل آخر پر مسلک ہے۔

اس وقت محمد صحت کے زیر اختیام اداروں میں متعین اہلکاروں کی تعداد
ہزاروں میں ہے جس کی تفصیلات تیار کرنے میں وقت درکار ہے۔

جناب اسپیکر۔ ضمنی سوال جی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ نہیں ہے جی۔

جناب اسپیکر۔ کوئی نہیں ہے اگلا سوال۔ سوال نمبر ۳۶۶ مسٹر عبدالرحیم خان
مندو خیل آپ کا ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ ۳۲ کا میں اس وقت مجھے صحت کے زیر استظام اداروں میں معین اپنکاروں کی تعداد ہزاروں میں ہے جس کی تفصیلات تیار کرنے میں وقت درکار ہے۔

جناب اپنیکر۔ ہاں آپ نے فرمایا تھا کوئی سوال نہیں ہے آپ نے پہلے ارشاد فرمایا کہ کوئی سوال نہیں ہے اس لئے میں نے کہا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ نہیں نہیں اس پر نہیں میرا پہلا جو بے وہ آخر میں نسلک ہے اس کے بارے میں میں نے کہا یہ جو اداروں کا ہے انہوں نے نہیں دیا ہے اسی سیشن میں۔

جناب اپنیکر۔ یہ کہتے ہیں کہ تفصیلات اکٹھی کر رہے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ ہاں جی اسی سیشن میں وہ دنے دیں۔

جناب اپنیکر۔ وہ دن گے اس میں وہ دن گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ Thank You اب جتاب والا۔

جناب اپنیکر۔ اگلا سوال جی مولانا صاحب اس سیشن میں آجائے گا آپ کا سوال نمبر ۳۲ ہے۔

۳۲ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل۔
کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) سیکم جولائی ۱۹۹۰ء سے اب تک صوبہ میں مجھے کے زیر حکمت مکمل شدہ، زیر تکمیل اور زیر تجویز مختلف پراجیکٹس، اسکیوں اور منصوبہ جات کی کل تعداد، نوعیت نیز ان پراجیکٹس، اسکیوں اور منصوبہ جات کے لئے مختص شدہ تخمینہ لائست اور ان پر خرچ شدہ رقم کی علیحدہ علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ بالا مکمل شدہ پراجیکٹس، اسکیوں، منصوبہ جات کی تاریخ، تکمیل نیز زیر تکمیل پراجیکٹس کی اب تک مکمل نہ ہونے کی وجہ اور ان پر خرچ شدہ رقم، مرحلہ کام اور

نوعیت فنڈر وغیرہ کی پراجیکٹ راسکیم اور منصوبہ دار تفصیل سے اگاہ فرمائیں؟
وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔

اسکیوں کی ضلع وار ۱۹۹۰ء سے لے کر ۱۹۹۲ء تک بعد مختص شدہ تحفظ لائک اور
ان پر خرچ شدہ رقم کی تفصیل ضخیم ہے۔
لہذا اسکی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

Mr Speaker ! Any Supplementary . No Supplementary.

Abdul Rahim Khan Mandukhai ! No Supplementary

سعید احمد ہاشمی - پاؤئٹ آف آرڈر مسٹر اپسیکر۔
جناب اپسیکر - جی ہاشمی صاحب آن پاؤئٹ آف آرڈر۔
سعید احمد ہاشمی - جناب اپسیکر چھلی بار آپ کی غیر موجودگی میں ڈپٹی اپسیکر چر کر
رہے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ آئندہ لائبریری میں رکھنے کی بجائے انہوں نے روائی دی تھی
کہ ہر معزز رکن کی ٹیبل پر یہ انفارمیشن رکھی جائے گی تو آج میں دکھ بہا ہوں کہ آج پھر یہ
کھا گیا ہے کہ یہ لائبریری میں انفارمیشن رکھی گئی ہے۔

جناب اپسیکر - ہمیں قواعد کے مطابق چلانا ہے۔
سعید احمد ہاشمی - میں سر آپ کی غیر موجودگی کی ایک روائی یاد دلا بہا ہوں اس
باوس کو۔

جناب اپسیکر - میں تسلیم کرتا ہوں وہ غالباً کچھ ہوا ہو گا میں نے آپ سے کل بات
کی تھی اس سلسلے میں تو میرے خیال میں اس کو جیسے قواعد کے مطابق چلیں گے۔

سعید احمد ہاشمی - جیسے قواعد کئے ہیں دیے کریں گے۔
جناب اپسیکر - شکریہ جی بہت نشاندہی کا اگلا سوال نمبر ۲۷ میر عبدالکریم
نوشیروانی کا ہے۔

۲۷ میر عبدالکریم نوشیروانی -

کیا وزیر صحت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

ادویات کا موجودہ مبلغ وار کوشہ کس قدر ہے۔ اور سال ۹۴ - ۱۹۹۵ کے دوران کس قدر مالیت کی ادویات خریدی گئی ہیں۔ نیز اس وقت ایم۔ اس - ڈی بلوجھان میں کتنی مقدار رہ مالیت کی ادویات موجود ہیں۔ تفصیل دی جائے؟

وزیر عبدالحلاق (وزیر صحت) -

(الف) موجودہ مالی سال ۹۴ - ۱۹۹۶ کی ادویات کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔

(ب) مالی سال ۹۴ - ۱۹۹۵ کے دوران مبلغ - ۱۱۳،۰۰۰،۰۰۰ (انسیں کروڑ تسلیم لامکھے چھ ہزار ایک سوتیہ) مالیت کی ادویات خریدی گئیں۔

(پ) اس وقت گورنمنٹ میڈیکل شور ڈپ بلوجھان کوشہ میں مختلف ڈسٹرکٹ اور ہسپتالوں کے موجودہ مالی سال کے آخری کواہر (آخری عین مہینے) کے مبلغ (اٹھائی کروڑ) ۲۵..... روپے کی ادویات موجود اور مختلف اضلاع کو زیر ترسیل ہیں۔

موجودہ مالی سال ۱۹۹۴-۹۵ء کی ادویات کا ضلع وار کوٹھ / بجٹ کی تفصیل
مندرجہ ذیل ہے۔

کوٹھ / بجٹ

نمبر شمار نام

- | | |
|--|---|
| ۱۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ سٹڈیس (پرانشل) اسچال کوٹھ۔
۳۰۰۰۵۰۰۰۵۰۰/- | ۲۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ فاطمہ جناح جرزاں اینڈ چسٹ اسچال
۸۰۰۰۴۰۰۵۰۰/- کوٹھ۔ |
| ۳۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ ایپر آئی اسچال کوٹھ۔
۳۰۰۰۳۰۰۰۰/- | ۴۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ ڈوبنل ہیڈ کوارٹر اسچال بی۔
۱۶۸۹۲۵۰/- |
| ۵۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ ڈوبنل ہیڈ کوارٹر اسچال خدمدار۔
۱۰۰۰۳۳۸۰/- | ۶۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ ڈوبنل ہیڈ کوارٹر اسچال تربت۔
۸۰۰۰۵۰۰/- |
| ۷۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ ڈوبنل ہیڈ کوارٹر اسچال لورالائی۔
۳۰۰۰۴۰۰۰/- | ۸۔ میڈیکل سپر شنڈنٹ ڈوبنل ہیڈ کوارٹر اسچال
ڈیرہ مراد جمالی۔
۱۳۰۰۰۰۰/- |
| ۹۔ ضلعی ناظم صحت کوٹھ۔
۲۰۰۰۳۰۰۰/- | ۱۰۔ ضلعی ناظم صحت پشن۔
۲۳۰۰۳۰۰۰/- |
| ۱۱۔ ضلعی ناظم صحت قلعہ عبداللہ۔
۲۰۰۰۳۰۰۰/- | ۱۲۔ ضلعی ناظم صحت چانی۔
۲۵۰۰۳۰۰۰/- |
| ۱۳۔ ضلعی ناظم صحت رُوب۔
۲۴۰۰۳۰۰۰/- | ۱۴۔ ضلعی ناظم صحت لورالائی۔
۲۹۰۰۳۰۰۰/- |
| ۱۵۔ ضلعی ناظم صحت قلعہ سیف اللہ۔
۱۰۰۰۰۰۰/- | ۱۶۔ ضلعی ناظم صحت موسیٰ خیل۔
۲۰۰۰۰۰۰/- |
| ۱۷۔ ضلعی ناظم صحت بارکھان۔
۲۰۰۰۰۰۰/- | |

۲۳۴۴۳۸۱۱/	ضلعی ناظم صحت بسی -	۱۸
۱۰۵۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت زیارت -	۱۹
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت کولو -	۲۰
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت ذیره بگشی -	۲۱
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت ذیره مراد جملی -	۲۲
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت جعفر آباد -	۲۳
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت بولان -	۲۴
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت جمل گمی -	۲۵
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت قلات -	۲۶
۲۳۴۴۵۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت خشدار -	۲۷
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت آواران -	۲۸
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت خاران -	۲۹
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت مستونگ -	۳۰
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت لبیله -	۳۱
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت کچ (تربت) -	۳۲
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت گوادر -	۳۳
۲۰۴۴۳۸۰۰/	ضلعی ناظم صحت پنجور -	۳۴
۳۰۵	مینڈیکل سپر شندز نٹ ڈسُرکت هینڈ کوارٹر اسپچال قلات - ۱۴۰۰۰۰	
۳۰۶	مینڈیکل سپر شندز نٹ ڈسُرکت هینڈ کوارٹر اسپچال کولو - ۱۴۰۰۰۰	
۳۰۷	مینڈیکل سپر شندز نٹ ڈسُرکت هینڈ کوارٹر اسپچال ٹوب - ۱۴۰۰۰۰	
۳۰۸	مینڈیکل سپر شندز نٹ ڈسُرکت هینڈ کوارٹر اسپچال گوادر - ۱۴۰۰۰۰	
۳۰۹	مینڈیکل سپر شندز نٹ ڈسُرکت هینڈ کوارٹر اسپچال نوشی - ۱۴۰۰۰۰	

۳۰	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال او تھل۔	/ ۱۵۰۰۰۰
۳۱	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال خاران۔	/ ۱۵۰۰۰۰
۳۲	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال پشمن۔	/ ۲۴۰۰۰۰
۳۳	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈھاؤڑ۔	/ ۱۸۰۰۰۰
۳۴	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ گنڈی۔	/ ۱۸۰۴۲۳۰
۳۵	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال چنگوڑ۔	/ ۱۸۰۹۲۱۳۰
۳۶	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈیرہ اللہ یار۔	/ ۲۰۰۰۰۰
۳۷	میڈیکل سپرشنڈزٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال قلعہ سیف اللہ۔	/ ۱۴۰۰۰۰
۳۸	آفسر انچارج لیپر وی کنٹرول پروگرام کوئٹہ۔	/ ۱۴۰۴۰۰
۳۹	پرنسپل پبلک ہیلتھ سکول کوئٹہ۔	/ ۶۴۸۳۵۱
۴۰	پراؤ نسل منیجری پی آئی کوئٹہ۔	/ ۱۴۸۵۱۲۵
۴۱	انچارج گورنمنٹ پبلک انسلیسیٹ کوئٹہ۔	/ ۱۳۳۲۵۰

میر عبدالکریم نو شیر وانی - ضمنی کو سمجھن question جواب -

جتاب اپسیکر - جی جتاب ضمنی سوال جی -

میر عبدالکریم نو شیر وانی - جتاب انہوں نے یہاں تفصیل دی ہے کہ بلوچستان

کا میڈیں کا جوانیں کروڑ تتر لاکھ چھ ہزار ایک سو تیرا روپے (۱۹۰۳ء) ان کے میڈیں کا کوشش اور کوئی بلوچستان خاص کر کوئی ہمارا کپٹل ہے جتاب اپسیکر صاحب کوئی کپٹل کا

انہوں نے دیا ہوا ہے یہاں عنین کروڑ سو انون لاکھ تر پن ہزار سات سو پچاس

(۲۵،۰۳،۰۵) جتاب اس وقت کوئی پالپولیشن آپ کو معلوم ہے کہ میرے خیال میں اتنی گھمیرہ ہے کہ جو میڈیں کوئی کے لئے وہ اس وقت جو دے رہے ہے میں کہتا ہوں کوئی شر کے لئے تاکافی ہے جتاب -

جتاب اپسیکر - سوال یہ ہوا کہ آپ فرماتے ہیں کہ اس رقم کے مقابلے میں جو آپ سوت دے رہے ہیں وہ کم ہے -

میر عبدالکریم نو شیر وانی - میں کہتا ہوں جتاب کم ہے -

جتاب اپسیکر - جی جتاب فرمائیے -

میر عبدالکریم نو شیر وانی - کیا وزیر موصوف یہ بڑھا سکتے ہیں یا ہم اس میں تجویز دے سکتے ہیں -

ودُریہ عبدالخالق (وزیر صحت) - ہاں یہ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اس کو بڑھایا جائے -

جتاب اپسیکر - کوشش فرمائیں گے جی اس ادیات کے بڑھانے کا -

میر عبدالکریم نو شیر وانی - ضمنی کو سمجھن جتاب اپسیکر ایک کوشش ہے ایک کرنے کا ہے ابھی بھگ نہیں آتا ہے کہ وہ صرف کوشش کرتے ہیں یا اس کو بڑھاتے ہیں انہوں نے مجھے یقین دھانی کرائی ہے کہ میں اس کو بڑھاتا ہوں کوشش کرنے میں تو دس سال بھی لگیں گے - جتاب اپسیکر تو کثیر کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں جب سے پاکستان بناء ہے ہم

کوشش کر رہے ہیں کشمیر آج تک آزاد نہیں ہوا ہے یہ کوشش ہے یہ کوشش ہے جواب۔

Mr. Speaker ! This is no question. Is this is relevant question ?

میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ اگر آج ہم حل کریں کشمیر کو تو دو منٹ میں حل ہو گا۔ میرے خیال میں ایسا نہ ہو کوئی کشمیر کی کوشش رہے جواب۔
جناب اپسیکر۔ یہاں کشمیر نہیں ہے صحت کا سوال ہے۔
(شور)

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ کشمیر کا مسئلہ نہیں بننے کا حل کیا جائے گا انشاء اللہ بڑھایا جائے گا۔

اسد اللہ بلوچ۔ پوائنٹ آف آرڈر یہ متعلقہ سوال جو وہ کر رہے ہیں ہیلچ کے سلسلے میں بات ہو رہی ہے اور کشمیر کا سوال اخبار ہے ہیں۔

جناب اپسیکر۔ میں نے اس کو آؤٹ کر دیا ہے جی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ پوائنٹ آف آرڈر جناب اپسیکر۔

جناب اپسیکر۔ جی جناب سرور کاکڑ صاحب آن پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ سر عرض یہ ہے کہ یہ جتنا بھی کوشش ہے بلوجھان میں دوائیوں کا یہ ان لوگوں نے ایک بہت بڑا سور بنا یا ہوا ہے اس کو ایم ایس ڈی کہتے ہیں مینڈیلکل سور یہاں کوئی ملجمہ صحت کے اس سے چل ہا ہے میں جانتا چاہتا ہوں کہ اگر پسے ڈائرکٹ ہر مچال کو اور ڈی ایچ او ز کو ڈسٹرکٹ ہیلچ آفسران کو مل جائے زیادہ اچھا طریقہ ہو گا بجائے کہ اتنی دوائیوں کو اکھٹا خریدنا پھر اس کے اوپر مختلف ملجمے کا نکیشن لینا اور اس میں ایکسپر دوائیاں بیچنا اور بیکار دوائیوں کو یہاں ایم ایس ڈی میں جمع کرتے ہیں جس سے بلوجھان کے لوگوں کی صحت پر بست برادری پڑا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہر مچال کے آدمی کو آپ ذمہ دار ٹھرا عیں اور اس سے صحیح دوائی لیں بجائے کہ اسجا بڑا سفید باقی بنا یا ہوا ہے ملجمہ میں مینڈیلکل سور کے ذریعے جو ایکسپر دوائیں خریدتے ہیں جو کم لاگت والے کم پیسے

والے دو ایسا خریدتے ہیں جس سے بلوچستان کے لوگوں کو بہت تحفیض ہوئی ہے بہت سے لوگوں کی صحت خراب ہو رہی ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ صوبائی حکومت اس مسئلے پر غور کرے کہ ادویات کا جو موجودہ طریقہ ہے اس کو تجدیل کیا جائے تاکہ یہ نمیش سے بھی خالی ہو اور لوگوں کو یورا بھی مل جائے۔

جناب اسپیکر۔ نہیں کاکڑ صاحب آپ کا سوال کیا بنا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ میں چاہتا ہوں کہ سوال یہ ہے کہ اس شور کو ختم کیا جائے اور ایک نیا طریقہ لایا جائے کہ اچھی دو ایسا لوگوں کو ملیں۔

جناب اسپیکر۔ نہیں نہیں بیٹھ کر بات نہ کریں جب بات کرنی ہو گھرے ہو کر بات کچھے جی بان پلیز سوال ذرا واضح فرمائیں سوال کیا کرنا چاہتے ہیں آپ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ سوال میرا یہ ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ بلوچستان میں ادویات کا ایک بڑا شور قائم کیا ہے پندرہ سال پلے جس کی وجہ سے بلوچستان کے لوگوں کو صحیح ادویات نہیں مل رہی ہیں۔

جناب اسپیکر۔ یعنی جوان کا سرکاری شور آپ کا مطلب ہے اس میں ادویات جو ہیں وہ ایکسائز دو ایسا ہوتی ہیں کیوں ہوتی ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ یعنی سرکاری شور جو ہے اس میں ایکسائز دو ایسا ہوتی ہیں اور غلط دو ایسا لوگوں کو دیتے ہیں تو اس کا کوئی طریقہ ہونا چاہتے۔

جناب اسپیکر۔ آپ چاہتے ہیں کہ وہ ختم ہو جائے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ میں کہتا ہوں کہ اس کو ختم کر کے ڈائریکٹلی ہر ضلع کو اور ہر علاقے کو کوئے کے مطابق دو ایس دیں۔

جناب اسپیکر۔ مولانا صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کا جو سرکاری شور ہے جمال پر ادویات ذخیرہ ہوتے ہیں۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت)۔ نہیں سرکاری شور ہے سرکاری شور میں جو

دواںیاں آتی ہیں دہان کھٹی بھی ہوئی ہے دہان ہمیشہ جو بڑے بڑے پروفیسر ہیں وہ چیک کر رہے ہیں دوائی بالکل وہ صحیح دوائی ہے یہ دوائی ہم لوگ بھی نہیں خریدتے ہیں جو آسان ملتے ہیں حالانکہ ہمارے وہ پروفیسر صاحبان ہیں جو دواںیاں لکھتے ہیں ہم لوگ وہ خریدتے ہیں باقی بہاؤ شور کا سوال شور تو پہلے سے جو حکومتوں نے قائم کیا تھا شور کر رہا تھا بھی ہر ایک ڈسپنسری اور ہر ہسپتال کو الگ الگ پیسے یہ کہیے ہو سکتا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب اپسیکر۔ جواب یہ ہوا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو آپ کا شور ہے مرکزی وہ رہے گا اور اس پر اسی طرح قسم ہو گا۔ درست ہے جی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ جناب اپسیکر ضمنی سوال۔ عرض یہ ہے کہ وڈیرہ صاحب تو نہ ہے ہیں۔ جتنی بھی دوائیں میڈیلکل شور سے آتی ہیں بازار میں بکتی ہیں۔ اور اس پر میڈیلکل شور کے شیپ بھی لگے ہوتے ہیں وہ کم قیمت پر لوگ خریدتے ہیں۔ یعنی سرکاری دواںیاں پرائیویٹ میڈیلکل شوروں پر فروخت ہوتی ہیں۔ یہ مختلف طریقوں سے شور کو لوٹا جا بہا ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جتنی دوائی ہر ڈی لیچ او کو دیتے ہو اس کو پیسے دو تاکہ وہ ضرورت کے مطابق دوائی خریدے۔ تاکہ لوگوں کو پڑتے ہو کہ ہمارے ٹلنگ میں اتنے پیسے آئے ہیں اور اس کی دوائی خریدی گئی ہیں۔ تاکہ عوام کو پڑتے ہو۔ ہمارے افسران جب ہسپتالوں کا دورہ کرتے ہیں۔ تو دہان ہر ڈاکٹر کھاتا ہے کہ ہمارے پاس دوائی نہیں ہے اور ہمیں ہزار سے ایک بی لیچ یو چلایا جا بہا ہے ہمیں ہزار روپے کی دوائی تو ایک دن میں ختم ہو جاتی ہے۔

جناب اپسیکر۔ یہ تو علیحدہ شیٹھٹ بنتے گی۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ موجودہ طریقہ غلط ہے تو اس کے لئے آپ کوئی علیحدہ سے اپنی تحریک لائیں اس پر ڈسکشن ہو تو قوائد کے مطابق تحریک لائیں تاکہ اس پر بحث ہو جائے جو آپ کہتے ہیں کہ ادویات خریدنے پہنچنے اور دینے کا طریقہ غلط ہے۔ اس پر بحث ہو سکتی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ سوال یہ ہے کہ پرائیویٹ شوروں پر سرکاری دوائی کیسے بک رہی ہے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ جتاب ہمیں اس چیز کا علم نہیں ہے لیکن ہم نے اس کے لئے باقاعدہ تجویز کی ہے اور باقاعدہ تکمیلی بنائی ہے تاکہ دوائیاں چوری نہ ہو سکیں۔ ہم تو کوشش کریں گے کہ یہ چیز بند ہو جائے۔ یہ ہماری بھی کوشش ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جتاب یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ وزیر موصوف جیسا کہ سرور خان نے فرمایا تھا کہ یہ صرف ہمین ماہ کا کوشہ ہوتا ہے تو ہم چلتے ہیں کہ پورے سال کا ہر طبع کا ہر علاقت کا تو یہ ہاں سور ہو، بجائے یہاں ایم ایس ڈی میں۔ ہمیں وزیر موصوف یہ لیفٹین ونائی کرائیں کہ پورے سال کا کوشہ وہ ہمیں ہاں دے۔ اور اس کی کشمکشی میں ہو اس کو سوت ہو۔ یہاں بعض اوقات تاخیر ہو جاتی ہے باہر کے علاقے کے لوگوں کو بروقت دوائی نہیں ملتی ہے۔

جناب اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آپ دیہاتوں میں کوشہ دے سکتے ہیں؟

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ جتاب اپسیکر صاحب ہاں دیہاتوں میں اتنے بڑے سور کماں ہیں۔ جہاں رکھیں۔ عین میہنے کی دوائی بخشکل رکھتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جتاب میرا یہ ضمنی سوال نہیں ہے۔ دیہاتوں کو تو ہاں ڈی لیچ او خود قسمیں کرتے ہیں۔ جہاں ہمیڈ کوارٹر ہیں بڑے بھٹال ہیں ہاں نہیں رکھ سکتے ہیں جو کپٹل ہے ہاں ہو۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ وہ چھ چھن ماہ کا بھی کوشہ لے جاتے ہیں۔ ہم نے تو اس کو نہیں روکا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جتاب یہ مسئلہ اس وقت ختم ہو گا جب سال کا ان کو کوشہ دیا جائے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ یہ ایک تجویز ہے اس پر غور کریں گے۔

جناب اپسیکر۔ یہاں وہ اس تجویز پر غور کریں گے چلنے عبدالرحیم مندو خیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جتاب اپسیکر۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دوائیاں ہیں

دوائیوں کا بہت کم پر شیخ لوگوں کو ملتا ہے وزیر صاحب سے یہ یقین دھانی چاہوں گا کہ وہ یہ یقین دھانی کرائیں کہ یہ جو ابھی تک ادویات کی سپلائی میں جو غبن ہوتا ہے اور لوگوں کو نہیں ملتی۔ اس کے لئے کوئی مدارک کریں گے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ اس کے لئے جتاب میں بھی یہ کوشش کر بھاہوں۔ کہ یہ غبن بند ہو جائے۔ کوشش کر رہے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جتاب آپ کے پاس ڈرگ انسپکٹر ہیں۔ جو چیک کرتے رہتے ہیں۔ اور کوالتی چیک کرتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں میں کوشش کرتا ہوں۔ ان کو کہیں وہ چھاپے ماریں گے۔ جب وہ ڈرگ انسپکٹر ہیں ان کو کہیں۔

جناب اسپیکر۔ وہ اس کے لئے تحقیقات کر رہے ہیں کہ بند ہو جائے۔
وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ ہم کوشش کر رہے ہیں تحقیقات کر رہے ہیں۔ بند ہو جائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ جتاب ضمنی سوال یہ ہے کہ اس دوائی کے خریدنے کے لئے کمیٹی ہوتی ہے۔ اس میں ایک کمیٹی ہوتی ہے۔ جس میں اے سی ائی ہوتا ہے یہ سب اس میں ہوتے ہیں وہ خریدتے ہیں لیکن پچھلے سالوں میں اس کو بالی پاس کیوں کیا جا رہا ہے۔ جس سے عوام کو شکایت ہوتی تھی کہ سب شینڈڑہ دوائیاں آتی تھیں۔ یا ان دوائیوں میں کوئی اثر نہیں ہوتا جو مختلف رجسٹر ان کو بھیجتے تھے کیا آپ کے علم میں ہے کہ آیا کہ وہ اس میں کمیٹی کی معرفت ہوتی ہیں یا آئندہ جو خریدی جائیں گی۔ وہ اس کمیٹی کے توسط سے خریدیں گے۔ یا بالی پاس کر کے ہیئتکی اپنی کمیٹی بنائے کر خریدیں گے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ جتاب یہ تو پہلے سے کمیٹی ہتی ہوتی ہے پہلے کا تو بھی علم نہیں ہے۔ اور ایک ۱۰ پیشتر جو ہم نے پرچیز کیا ہے کمیٹی کے توسط سے کیا ہے ابھی جو ہمارا پرچیز ہو گا ہماری کمیٹی کے توسط سے ہو گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی۔ جتاب آخری سوال۔ آپ کو علم ہے گجرات کی

ہر گھنی میں نقی دوائیاں تیار ہو رہی ہیں جعلی کپیاں آجی ہیں۔ آپ اس کو کنٹرول کریں۔
وہ متعلقہ وزیر ہے وہ کر سکتے ہیں۔ ہم ہدایات بھی دے سکتے ہیں گزارش بھی کر سکتے ہیں۔
جنتاب اپسیکر۔ اگر سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے دریافت فرمائیں۔
سم، میر عبدالکریم نوشیروانی۔
کیا وزیر صحبت از راه کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال ۱۹۹۳ء اور ۱۹۹۵ء کے دوران صوبہ کے مختلف اضلاع میں کس قدر
نئے ویکسینر بھرتی کیے گئے ہیں۔ مطلع دار تفصیل دی جائے؟
وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحبت)۔

حکومت بلوچستان نے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت سال ۱۹۹۲ء میں ای پی
آلی پروگرام کے لئے ۳۵۰ عارضی ویکسینر کی آسامیوں کی منظوری دی تھی یہ منظوری چار
مالی سالوں کے لئے از ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۶ء تک دی تھی یہ ویکسینر ۳۰ جون ۱۹۹۴ء کو اپنے
فرائض سے فارغ ہو جائیں گے۔ مختلف اضلاع میں ای پی آلی سینیٹر کی تعداد کے پیش نظر
یہ آسامیاں ذیل فہرست کے مطابق تقسیم کر دی گئی تھیں۔ جس کی تفصیل ذیل ہے۔ اس
اسامیوں پر تقریبی متعلقہ اضلاع کے مطلع ناظم صحبت نے کی تھی۔

تفصیل برائے فراہمی ترقیاتی ویکسینر ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۶ء

(صوبہ میں)

نمبر شمار	صلح کا نام	کوئندہ
۱۔	کل ویکسینر	۳۰
۲۔	پشین	۳۶
۳۔	چائی	۱۰
۴۔	لورالالی	۲۵
۵۔	قلعہ سیف اللہ	۱۸

کل دیکسیٹر

نمبر شمار	صلح کا نام	رتبہ
-۶	شوب	۱۳
-۷	موئی خیل	۱۱
-۸	بارکھان	۱۲
-۹	سی	۶
-۱۰	ڈیرہ گنٹی	۴
-۱۱	کولو	۶
-۱۲	زیارت	۱۲
-۱۳	بولان	۲۶
-۱۴	جعفر آباد	۳۸
-۱۵	نصیر آباد	۳۹
-۱۶	جھل گسی	۱۰
-۱۷	قلات	۲۵
-۱۸	خضدار	۲۶
-۱۹	خاران	۱۸
-۲۰	مستونگ	۶
-۲۱	لبیله	۲۰
-۲۲	تر بت	۲۵
-۲۳	چکور	۱۳
-۲۴	گوار	۱۲

میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ جتاب اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے وزیر وون کے پاس وقت کم ہے۔ اس لئے ضمنی سوال ہے۔ جتاب دیہاتوں میں دکسینیٹر Vaccinators ہیں ہر سال بھرتی کئے جاتے ہیں۔ کیا موجودہ دکسینیٹر کو ہی نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ جو آل ریڈی کام کر رہے ہیں تجربہ رکھتے ہیں ان کو ہی رکھیں۔ ریگولر کر دوں۔

جتاب اپسیکر۔ یہ سوال کر رہے ہیں کہ موجودہ دکسینیٹر کو ہی ریگولر کر دوں۔ وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت)۔ جتاب یہ ایک تجویز ہے اور یہاں لکھا ہوا ہے ۱۹۹۲ء میں پی پی آئی پروگرام کے لئے دکسینیٹر کی منظوری دی گئی۔ یہ چار سال کے لئے تھا اور یہ دکسینیٹر، ۱۹۹۳ء کو خارج ہو جائیں گے۔ مختلف اضلاع میں پی پی آئی میں تعداد کے میش نظر ہے۔

جتاب اپسیکر۔ انہوں نے کہا ہے چار سال کے لئے ہے۔ میر عبدالکریم نو شیر وانی۔ تجربہ بھی ساتھ رکھا ہے پتہ بھی اس کو ہے بجائے یہ ایک اچھا سا آدمی اچھا دکسینیٹر Vaccinator جو کہ قابل ہے جاتا بھی ہے آپ اس کو نکال کر ایک ناجربہ کار کو دوبارہ فیپارٹمنٹ میں مسلط کرتے ہو جس کو کچھ پتہ نہیں اس کی کیا ضرورت ہے اس کو کئی نیو (Continue) ارکھیں جتاب یہ میری تجویز ہے۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت)۔ یہ ایک تجویز ہے، جتاب پراجیکٹ کے جب پتے ختم ہو جاتے ہیں تو ان کو نکالا جاتا ہے اور جب پتے ہوتا ہے تو اس کو والہن رکھ لیتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ میں اسی تجویز کی حمایت اس شکل میں کر رہا ہوں جتاب والا یہ جو دکسینیٹر ہے اور یہ جو پرائبم ہے جس کے لیے دکسینیٹر کا انتظام ہوتا ہے یہ بہت بڑا ہم مسئلہ ہے اور اس کے لیے جن لوگوں کو سروسز میں لگایا گیا ہے اب ان کا ۳۰ جون، ۱۹۹۴ء کو Period ختم ہو رہا ہے میں بھی یہی تائید کرتا ہوں اور وزیر صاحب سے یہ یہیں دبائی مانگوں گا کہ ان کو ریگولر ایٹر کیا جائے اور اس پلان کے لیے اتنا پیسہ دیا جائے کہ یہ

مسلسل یعنی اس وقت تک ہو جب تک یہ مسائل حل ہوں یا یہ جو بھاریاں ہیں۔ ان کی روک تھام ہو یہ میری تجویز ہے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ آئندہ اس پر غور کیا جائے گا۔

سید احسان شاہ۔ سرگزارش یہ ہے کہ یہ صفحہ نمبر ۹ کے سیریل نمبر ۱ میں کوئٹہ میں دیکھنی چاہیے اور صفحہ نمبر ۹ میں جعفر آباد میں ۳۸ جاتی گئی ہیں میں یہ اختلاف کیوں ہے سراس کی وجہ بھائی جائے جب کہ کوئٹہ کی آبادی بھی زیادہ ہے کوئٹہ میں ظاہر ہے مریض بھی زیادہ ہوں گے۔

جناب اپنیکر۔ جناب وڈیرہ صاحب آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جناب کوئٹہ کے لیے آپ نے کل ۲۰ دیکھنی چاہیے اور جعفر آباد کے لیے ۲۸ اس کی وجہ کیا ہے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ جناب بعد میں بتایا جائے گا۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ جیسے احسان شاہ صاحب نے ذکر کیا ہے کہ جعفر آباد میں ۳۸ ہے اور کوئٹہ میں ۳۰ ہے اسی طرح یہ تمام لٹ جو ہے یہ بیش لٹ نہیں لگتے ایسا لگتا ہے وڈیرہ صاحب یا سکرٹری صاحب کی جدھر مرضی ہو گئی اس کو زیادہ دیا جدھر طبعیت نہیں چاہا یا مجرم کمزور تھا اور حکم دے دیا چاہی میں ۱۰ دیا پیش میں ۳۶ دیا ہے قلعہ سیف اللہ میں ۱۸ اس طرح جعفر آباد میں نصیر آباد میں کسی میں کوئی توازن نہیں ہے سب برابر کے ڈسکرٹ نہیں ان میں کسی میں ۳۶ دیتے ہیں کسی میں ۱۰ دیتے گئے ہیں۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ جناب یہ پلے کا ہے ابھی آئندہ کے لیے ایسا نہیں ہو گا برابری کی بنیاد پر ہو گا۔

بسم اللہ خان کاکڑ۔ پوائنٹ آف آرڈر میں یہ چاہوں گا کہ ہمارے معزز دوست جو سوالات کر رہے ہیں وہ اصل "میں ان سے مطابق ہیں یہ دیکھئے کہ یہ **Appointment** انھی کی دور میں ہوئی ہیں اور پوچھا کس سے جا رہا ہے یہ تو اون آگر بگرا بھی

ہے تو میں اپنے وزیر صحت صاحب سے صرف اتنی گزارش کر سکتا ہوں کہ وہ اس کی تحقیقات کروائے کہ اتنی غلط قسم کیوں ہوئی اور اس وقت کون تھا وزیر صحت اس کے خلاف یا وہ متعلقہ افسروں کے خلاف انکوارٹ کروائی جائے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ میں نصیر صاحب سے پوچھ بہا تھا یعنی میں بسم اللہ خان کاگز صاحب نے مداخلت کی میں یہ پوچھ بہا تھا کہ اس کی تحقیقات کراںی جائے کہ یہ کیوں ہوا ہے دور سے میرا مطلب نہیں ہے مجھے بھی پتہ ہے کہ آپ ایک ماہ ہوئے ہیں یا دو ماہ ہوئے ہیں آئے حلف لیا ہے اس گورنمنٹ کو آئے ہوئے پہلے دور میں ہوا ہے بلکہ گورنمنٹ ہوتی ہے جہاں تک نصیر کا تعلق ہوتا ہے اسے تو اصولی طور پر اتنا اس میں تعلق نہیں ہونا چاہئے جو گورنمنٹ کا اسرائیل ہے اس کے مطابق اس کو چلنا چاہئے اس کی تحقیقات کروا دیں ہم حاضر ہیں اس کے لیے۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت)۔ جب ابھی اس کی تحقیقات کرواںی جائے گی۔
میر ظہور حسین خان گھووسہ۔ جب وہاں یہ ضرورت زیادہ تھی جعفر آباد میں اور نصیر آباد میں تھوڑا نہیں تھا جسی پر اسے اس کے مطابق اس کو چلنا چاہئے اس کی تحقیقات کروا دیں ہم ذہنسی و غیرہ وغیرہ۔

جواب اسپیکر۔ سوال نمبر ۴۷ میر عبدالکریم نوشیروانی۔
۴۷ میر عبدالکریم نوشیروانی۔

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) سال ۹۳-۹۴-۹۵-۹۶ اور ۱۹۹۵ء کے دوران چسیچ کا نیکہ (Vaccination) کے لئے کس قدر موڑ سائیکل خریدے گئے ہیں۔ نیز یہ موڑ سائیکل کن کن ایجاد کو دیے گئے ہیں۔ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت)۔ چسیچ کے دیکھنے کا سلسلہ چسیچ کے کامیاب انسداد کے بعد ۱۹۸۰ء میں ختم کیا گیا تھا۔ لہذا اس کے لئے موڑ سائیکل خریدنے کا

سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
ضمونی تفصیلات۔

معزز رکن اسکلی نے چسیچک کی (Vaccination) کے لئے فراہم کردہ موثر سائیکلوں کی تفصیلات مانگی ہیں۔ جیسا کہ جواب میں بتا دیا گیا ہے کہ چسیچک کی ویکسین کا سلسلہ ۱۹۸۰ء میں ختم کر دیا گیا تھا۔ مگر معزز رکن اسکلی ضمونی سوال میں Epi کے تحت فراہم کردہ موثر سائیکلوں کی تفصیلات طلب کر سکتے ہیں۔ المذاہ Epi کے تحت ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۳ء تا ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۵ء میں فراہم کردہ موثر سائیکلوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

برائے سال ۱۹۹۳ء ۱۹۹۴ء تا ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۶ء

نمبر شمار	صلح کا نام	کل موثر سائیکلیں
-۱	کوئٹہ	۲
-۲	پشاور	۶
-۳	چاونی	۳
-۴	لورالانی	۶
-۵	قلعہ سیف اللہ	۲
-۶	شوب	۲
-۷	موئی خیل	۲
-۸	بارکھان	۳
-۹	بسی	۳
-۱۰	ڈیرہ بگٹی	۳
-۱۱	کوبلو	۳
-۱۲	زیارت	۲

۲	آواران	- ۱۳
۳	بولان	- ۱۴
۳	جعفر آباد	- ۱۵
۳	نصیر آباد	- ۱۶
۳	جمل گمی	- ۱۷
۲	قلات	- ۱۸
۳	خشدار	- ۱۹
۰	خاران	- ۲۰
۲	مستونگ	- ۲۱
۳	لببلہ	- ۲۲
۳	تر بت	- ۲۳
۳	چنگور	- ۲۴
۳	گواور	- ۲۵
۵	ای پی آئی	- ۲۶
	ہیڈ کوارٹر	

صوبہ میں کل موڑ سائیکلوں کی تعداد ۸۲۔

ٹوٹل - برائے سال ۱۹۹۳-۹۴ اور ۱۹۹۴-۹۵ میں کوئی موڑ سائیکل وصول نہیں کی گئی۔

دُوئِرہ عبدالحالمق (وزیر صحت) - جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی - جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے کیونکہ آپ کے پاس تمام بست کم ہے دُوئِرہ صاحب۔

سعید احمد ہاشمی - جواب اپنیکر صاحب پہنچنی جواب اپنیکر میں یہ دریافت

کرنا چاہوں گا کہ ان موڑ سائیکلوں کو استعمال کرتے ہوئے اسی پی آئی پروگرام پر جو عمل درآمد ہوا ہے تو کیا وکیپیڈینشن اس پروگرام سے موجودہ وزیر صحت مطمئن ہیں۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔ فی الحال تو مطمئن ہے بعد میں دیکھا جائے گا۔
جناب اپنیکر۔ اگلا سوال، سوال نمبر ۸۲ سردار فتح علی عمرانی صاحب۔

۸۲ سردار فتح علی خان عمرانی۔

کیا وزیر صحت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۱۹۹۲ء کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (A-D-P) میں گونجہ ولی محمد عمرانی، تحصیل تجوہ کے لئے ایک بنیادی مرکزی صحت (B-H-U) کے قیام کی منظوری ہوئی تھی۔ نیز مذکورہ سینٹر کی عمارت بھی مکمل ہو چکی تھی۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو عرصہ پانچ سال گزرنے کے باوجود مذکورہ سینٹر میں عمل (Staff) اکی تعیناتی اور ادویات فراہم نہ کرنے کی وجہات کیا ہیں تفصیل دی جائے؟

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت)۔

(الف) جی ہاں یہ صحیح ہے بنیادی مرکزی صحت (B-H-U) کی عمارت محمدہ تعمیرات نے مکمل کر کے ۱۹۹۵ء میں محمد صحت کے حوالے کی۔

(ب) جیسا کہ جزو (الف) میں ذکر کیا گیا کہ مذکورہ (B-H-U) اکی عمارت ۱۹۹۵ء میں محمد صحت کے حوالے کی گئی تھی۔ لہذا محمدہ مالیات کو عملہ کی تعیناتی کے لئے سال ۱۹۹۵ء کو بھیج دی گئی جس میں مندرجہ ذیل اسامیوں کی فراہمی کی احمد عاصی کی گئی تھی۔
نمبر ۱۔ زنگ اردنی۔
نمبر ۲۔ کمپونڈر۔
نمبر ۳۔ دائی۔

مگر مالی دشواریوں کی وجہ سے محمدہ مالیات نے اب تک ان اسامیوں کی منظوری

نہیں دی۔ ادویات کی فراہمی عملہ کی تعیناتی کے بعد ممکن ہو سکے گی۔
میر ظہور حسین خان کھوسہ۔ ضمنی سوال۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ۱۹۹۵ سے
کافی عرصہ ہوا ہے اس کی آسامی منظور نہیں ہوئی ہے تو ہم وزیر موصوف سے یہیں دبائی کرنا
چاہتے ہیں اس سال کیا وہاں پر اشاف لگایا جائے گا ادویات وغیرہ فراہم کی جائیں گی اس
ہسپتال کو۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت)۔ ہاں اس دفعہ اس کو انشاء اللہ تعالیٰ دوائی
فراہم کریں گے۔

میر محمد عاصم کردا۔ میرا ایک ضمنی سوال ہے اپنیکر صاحب جی میں وزیر صاحب
سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس پر کل لگت آتی ہے بی رجع یو کی عمارت پر کل کتنی لگت آتی
ہے۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت)۔ جتاب اپنیکر صاحب بعد میں ٹھہر سے پڑے کر
کے جاؤں گے۔

جناب اپنیکر۔ اگلا سوال نمبر ۳۵ جناب عبدالرحیم مندو خیل صاحب کا ہے۔
۳۵ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل۔

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) ٹھہر امور پر پرورش حیوانات کے انتظامی آفسران و دیگر اشاف کے نام بعد
گردید اور ضلع بہائش کی تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ ٹھہر کے تحت صوبہ کے کن کن اخلاقیں میں کس نوعیت کے کون کونے
ادارے کھاں کھاں قائم ہیں۔ نیز ان اداروں میں تعینات آفسران و دیگر اشاف کے طازمیں کے
ناموں کی بعد گردید اور ضلع بہائش کی تفصیل بھی دی جائے؟

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر امور پرورش حیوانات)۔ سوال ہذا میں
دریافت کردہ انتظامی آفسران اور اداروں کی ضلع وار تفصیل کے متعلق جواب کا فہرست ضمیم

ہے۔ لہذا اسکلی لائیسری میں ملاحظہ فرمائیں ۔

جتناب اپسیکر۔ اگلا سوال۔

۳۶، مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل۔

کیا وزیر امور پرورش حیوانات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے اب تک صوبہ میں جگہ کے زیر تھت مکمل شدہ، زیر تکمیل اور زیر تجویز مختلف پراجیکٹس، اسکیوں اور منصوبہ جات کی کل تعداد، نوعیت نیز ان پراجیکٹس، اسکیوں، منصوبہ جات کے لئے مختص شدہ تحریک لائگت اور ان پر خرچ شدہ رقم کی علیحدہ علیحدہ ضلع وار تفصیل دی جائے؟

(ب) مذکورہ بلا مکمل شدہ پراجیکٹس، اسکیوں، منصوبہ جات کی تاریخ تکمیل نیز زیر تکمیل پراجیکٹس کی اب تک مکمل نہ ہونے کی وجہ اور ان پر خرچ شدہ رقم، مرحلہ کام اور نوعیت فنڈر وغیرہ کی پراجیکٹ، اسکمیں اور منصوبہ وار تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیریہ عبدالحق (وزیر امور پرورش حیوانات)۔

سال ۱۹۹۰-۹۱ء میں ٹوٹل ۲،۸۵۳ ملین روپے مختص کیتے گئے۔ مختلف اسکیوں کے لئے جس میں گورنمنٹ ڈیری فارم ڈیری بگٹی، ڈیری فارم ٹوب ڈیری فارم پیبلگور اور ساتھ ہی عین سینٹر رائے نسل کشمی کے لئے کوئٹہ، اوسٹہ محمد اور حصت پٹ کے مقام پر بنائے گئے۔ عین نئے ہسپتال بیلہ بیسہ اور صحبت پور میں کھولے گئے ہیں۔ کوئٹہ میں جدید طریقے سے غیر مکمل بچے کی دنکھ بحال کی تحقیق کا ادارہ کھولا گیا۔ جس پر ٹوٹل خرچ ۱۵۹۴۸ ملین روپے آیا۔

سال ۱۹۹۱-۹۲ء۔

Diagnostic Units at Veterinary Hospitals.

علامت بیماری کی تشخیص پچان۔ ویرمزی۔

ہسپتالوں میں اس اسکمی کے تحت ۱۲ اخلاقیں میں ان کے سینٹرز کھولے گئے۔ کوئٹہ، پشاور، ٹوب، لورالالی، نوٹھی، بی، ڈیرہ مراد جمالی، ڈھاڑر، خضدار، اوچل، تربت، کوبلو، پیبلگور، اور

خاران میں۔

Veterinary Hospitals ۲

چار نئے ہسپال بیلہ، بسمہ، صحبت پور اور کلی راز محمد ضلع لورالائی میں بنائے گئے۔

Veterinary Dispensaries ۳

۱۳ عدد نئے دیگر زمی ڈسپنسریاں، سوکھان، حاجزینی، کنکد، پیٹی، وڈھ، کانک، پسی، موبر کوٹ، داوی، زندراہ، غلی، ناگ، محترمیں کھولے گئے۔

۴۔ اسٹیشن ڈائریکٹر استھن ہیلپنگ پسیں کے ٹاف کے لئے بائشی کوارٹر اور دفتر کے لئے کمرے بنائے گئے۔ ان مختلف اسکیمیوں پر کل تخمینہ لگت ملنے ۲۰۰۰۰۰۰ روپے تھیں کیتے گئے۔ جس پر ٹوٹل خرچ ۱۸۷۲۲۰۰ میں روپے آئے۔

۹۹۲ - ۹۹۳ء

Embryo Transfer Technology

۱۔ کوئٹہ میں جدید طریقے سے غیر مکمل بیپے کے تحقیقی ادارے ٹاف کی ٹرنگ سامان اور آلات نصب کرنا۔ اس تیکنالوجی سے صحت مند بچوں کی دلکھ بھال۔

Improvement of camels ۲

اوٹ کی بیماریوں کی دلکھ بھال کے لئے سارے صوبے کے لئے دوائی ملکوائی گئی۔ اس اسکیم کے تحت ۲۱۵۳۳ ادویات جانوروں کی علاج رعایتی قیمت پر کی گئی۔ اس اسکیم کو آئندہ بھی اسکیمیوں میں شامل کیا جائے گا۔

Vaccine Production Laboratories

ویکسین پروڈکشن لیبارٹری کے لئے کابین، فرنچر، ویکسین کے لئے شور جانوروں کے علاج کے لئے بلڈنگ شامل ہے۔ ان اسکیمیوں کے لئے ۳۷۱۸ میں روپے تھیں کے گئے جن پر ۳۰،۸۵۳ میں روپے خرچ ہوئے جو رقم غیر ملکی ۳۳۰ میں روپے میں اس میں سے ۲۷۰ میں غیر ملکی خرچ ہوئے۔

لائیو شاک ڈولپٹ پر اجیکٹ۔ ایشین ڈولپٹ بینک نمبر (SF) ۱۴۳ PAK ۱۴۳ میں رکھی گئی۔ حکومت کے پر اجیکٹ، ۱۴۳ میں کے لئے مختلف اسکیموں کے لئے مندرجہ ذیل رقم میا کی گئی۔ حکومت کے ۱۴۳ میں روپے، ۸۰۰ میں روپے غیر ملکی امداد کے ذریعے مندرجہ ذیل اسکیموں پر کام ہوئے۔

اس پروجیکٹ کا مطلب صوبے میں مختلف پالسی کا قیام کرنا۔

مالداروں کو طریقہ کار بنا کر ملکی طرح سے مالداروں کی دلکشی بحال اور کونے طریقے سے رنج کیا جائے۔ گوشت کی پیداوار کی صلاحیت کو بڑھانا اور دیہاتی علاقوں میں شرح آمدی کو کس طرح بڑھایا جائے۔ وفتر بعد عملہ اور آلات سامان میا اور گاڑیاں مہیا کرنا۔ صوبے میں مختلف دفتر کھولے گئے۔ حیوانات کی پیداوار میں توسعہ کرنا۔ ڈائریکٹوریٹ حیوانات پیداوار توسع۔ شاف کی تقری آلات اور گاڑیاں دو یونٹ برائے دنبے اور بکریوں کی تحقیقاتی ٹیم شاف کی تقری۔ یہ تحقیقاتی ادارے کوئٹہ اور لورالانی میں کھولے گئے اور چار نئے تحقیقاتی ادارے سال ۱۹۹۶ء ڈھاڑر۔ قلات۔ نویگی اور بوستان میں کھولیں گے۔ ان اسکیموں پر کل لگتے حکومت کے ۱۴۳ میں روپے اور غیر ملکی امداد ۸۰۰ میں روپے کے تخمینہ لگائی گئی۔ ان اسکیموں پر حکومت کے ۸۰۰ میں روپے اور غیر ملکی امداد کے ۵۰۰ میں روپے خرچ آئے جو کہ نو تمل ۵۰۰ میں روپے خرچ ہوئے۔ اسی اسکیم کے تحت مصنوعی نسل کشی کے لئے ۵۰۰ قدرے گائیوں کا سارے صوبے میں مصنوعی نسل کشی سینٹر کے ذریعے قسم کیے گئے۔

Development of Animal avathition and Feed Resources
in Balochistan (FAO/Undp)

اقوام متحدہ ترقیاتی پروگرام اور ادارہ خواراک وزرائعت کے تعاون سے سال جولائی

۱۹۹۲ء سے اس اسکیم پر کام شروع کیا گیا، مندرجہ ذیل مطالعات پر اس کے سینٹر کھولے گے۔
کوئٹہ، خضدار، جھنور آباد، قلعہ سیف اللہ، لورالائی، تجوہ، اس اسکیم کے لئے مندرجہ ذیل رقم
ان سالوں کے لئے تجھس کی گئی۔

سال	حکومت	بیرونی امداد	ٹوٹل رقم	۱۹۹۲ء
۱۹۹۴	۴۷۲۶	۱۸۶۰	۶۹۷۲-۹۳	
۱۹۹۵	۸۱۰۳۶	۵۳۰۰	۱۹۹۳-۹۴	
۱۹۹۶	۱۷۱۸۳	۳۱۴۳۶	۱۹۹۴-۹۵	
۱۹۹۷	۴۹۰۲	۲۰۳۳۶	۱۹۹۵-۹۶	
۱۹۹۸	۳۱۹۲۵	۲۰۳۸۶	۱۹۹۶-۹۷	
۱۹۹۹	۲۹۸۱۳	۱۵۱۳		۱۹۹۷-۹۸
۰۴۹۱۶				

یہ پراجیکٹ پانچ سال کے لئے شروع کیا گیا۔ اس پراجیکٹ کے لئے مشینی کا
سامان منگوایا گیا۔ یہ پراجیکٹ مزید چلا رہے گا۔ اس پراجیکٹ پر اب تک مندرجہ ذیل رقم
خرچ ہوئی۔

سال	حکومت	بیرونی امداد	ٹوٹل رقم	۱۹۹۲ء
۱۹۹۴	۹۰۵۸۶	۱۸۰۹	۱۹۹۲-۹۳	
۹۰۵۵۲	۴۳۵۱	۲۰۲۰۱	۱۹۹۳-۹۴	
۱۹۹۶	۸۰۰۰	۳۰۲۶۱	۱۹۹۴-۹۵	
۰۱۲۸۰	۳۹۰۳۱۶	۱۱۶۴۳	۱۹۹۵-۹۶	
۰۴۴۲۵	۳۳۰۱۹۶	۱۳۰۳۲۹	۱۹۹۶-۹۷	
۱۳۰۱۱۲	۱۰۷۰۳۵۰	۳۲۰۴۴۳		

خوارک کی معیار کو بہتر بنانے جانوروں کے لئے۔ اور جانوروں کو خوراک مقدار

ہیں مسیا کرنا۔ اس پروجیکٹ کو باہر کے شکل ایڈوائزر کی تقری۔ دفتروں کے لئے مشینسری درآمد کرنا۔ لوگوں کو جانوروں کو خواراک دینے کے لئے ٹریننگ مسیا کرنا۔

Beef Production Through Calf Feeding Unit

اس پروجیکٹ سے بچھوؤں کو فریہ (موٹا) کرنے کے لئے بیف پروڈکشن ریسرچ سی کے مقام پر بنایا گیا ہے اس میں مختلف قسم کے بچھوؤں کو پالنے ہیں۔ ولائی نسل (فریزین) بھاگ نازی ڈراوٹ ماسٹر، کراس بریڈ، نازی ماسٹر بریڈ گائیسوں کو موٹا کرنے کے لئے دو سینٹر کونڈن اور سی ڈوبین میں بنائے گئے۔ اس اسکیم کے لئے ٹوٹل تجھیہ لاگت ۲۵۰۰ ملین روپے لگائی گئی۔ جون ۱۹۹۶ء تک اس پروجیکٹ پر ۳۰۰۰ خرچ ہوئے ہیں۔ بھایا رقم ۱۹۹۶۔۹، ۱۹۹۷ء میں خرچ کی جائے گی۔

PAT FEEDER COMMAND AREA DEVELOPMENT PROJECT

پٹ فیڈر کمانڈ ایریا ڈیلویلپمنٹ۔

یہ پروجیکٹ پٹ فیڈر کمانڈ ایریا سے خوب کیا گیا۔ اس کے لئے تجھیہ لاگت ۴۴۲۵ ملین روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ جون ۱۹۹۶ء تک ۳۷۵ ملین روپے مختص ہوئے ہیں۔ بھایا رقم ۱۹۹۶۔۹، ۱۹۹۷ء میں خرچ کی جائے گی۔ اس پروجیکٹ میں توسع۔ جانوروں کی صحت اور شکنیکل تجادیز زمین کی خریداری۔ زندہ لیڈی سٹاک اسٹیٹ کی بھرتی۔ دیکسیں پروڈکشن لائبریری کی آلات وغیرہ گاڑیوں کی خرید اور موڑ سائیکل برائے فیلڈ اسٹاف، ویڈیو کمپریٹریں اور وی سی آر وغیرہ خریدے ہیں اور آفیسروں کو تربیت دیتا۔ بیماریوں کی روک تھام۔ مصنوعی تخم ریزی، خواراک کی پیداوار بڑھانا۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال نمبر ۳، جناب عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب کا ہے۔

۳۔ مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل۔

کیا وزیر بلدیات ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) محمد بلدیات کے استھانی آفیسران و دیگر اشاف کے نام بعد گرید اور خلع بہائش

کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ مجملہ کے صوبہ کے کن کن اضلاع میں کس نوعیت کے کون کونے ادارے کماں کماں قائم ہیں۔ نیز ان اداروں میں تعینات آفیسران و دیگر اسٹاف کے ملازمین کے ناموں کی بعد گرید اور ضلع رہائش کی تفصیل دی جائے؛
وزیر بلدیات۔

سوال ہذا کا جواب ضمیم ہے لہذا اسمبلی لائزنسی میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپسیکر۔ سوال نمبر ۲ پر اگر کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔
کوئی ضمنی سوال نہیں ہے شکریہ۔

جناب اپسیکر۔ رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکرٹری صاحب پیش کریں۔
رخصت کی درخواستیں۔

آخر حسین خاں (سیکرٹری اسمبلی)۔ جاب فائق علی جمالی صاحب نے بھی
مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ نواب زادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب صوبائی وزیر تعلیم نے ناسانی
طبعیت کی بناء پر چھ میٹی سے باقی روان مدت کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی۔ ڈاکٹر ناما چند ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۸ میٹی
سے بارہ میٹک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اپسیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسپلی - میر علی محمد نوتنزی صاحب وزیر مال نے ناسازی طبیعت کی بنا پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔
جناب اسپلیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسپلی - مولوی نصیب اللہ صاحب ڈپٹی اسپلیکر نے بھی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔
جناب اسپلیکر - سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔
(رخصت منظور کی گئی)

جناب اسپلیکر - تحریک اتحاق نمبر ۳۔ ملک محمد سرور خان کا کڑ پیش کریں۔
تحریک اتحاق نمبر ۳

ملک محمد سرور خان کا کڑ - تحریک اتحاق یہ ہے کہ آج کے اخبارات میں محمد خوراک کے ایک ٹھیکہ دار شریز خان کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے گزشتہ دونوں فوذ ڈپارٹمنٹ کے خرد برد اور غنیم گھپلوں کے بارے میں حلقہ ایوان میں بیان کئے گئے تھے۔ جو بالکل حقائق پر مبنی تھے۔ جس پر چاحدہ ایوان نے بوس کو یقین دھانی کرائی تھی کہ اس مسئلے کی غیر جانبدار انکوائری کرائی جائے گی لیکن اس کے بر عکس شریز خان نے اخبارات میں اشتہار دے کر اس معزز ایوان کی کارروائی اور وزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دھانی کے باوجود تحقیقات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے اور اس طرح اس معزز ایوان کا اتحاق مجموع ہوا ہے۔ لہذا ایوان کی کارروائی روک کر فوری اس اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپلیکر - تحریک اتحاق یہ ہے کہ آج کے اخبارات میں محمد خوراک کے ایک ٹھیکہ دار شریز خان کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے گزشتہ دونوں فوذ ڈپارٹمنٹ کے خرد برد اور غنیم گھپلوں کے بارے میں حلقہ ایوان میں بیان کئے گئے تھے۔ جو

بالکل حقائق پر مبنی تھے۔ جس پر قائد ایوان نے بوس کو یقین دھانی کرائی تھی کہ اس مسئلے کی غیر جانبدار انکو ارزی کرائی جائے گی لیکن اس کے بر عکس شریز خان نے اخبارات میں اشتہار دے کر اس معزز ایوان کی کارروائی اور وزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دھانی کے باوجود تحقیقات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی ہے اور اس طرح اس معزز ایوان کا اختلاف مجموع ہوا ہے۔ لہذا ایوان کی کارروائی روک کر اس فوری اہم مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اپسیکر۔ آپ اس کی ایڈیمز بلٹی پر تقریر فرمائیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ۔ جناب اپسیکر۔ عرض یہ ہے کہ پچھلے دونوں آپ اس ایوان میں موجود نہیں تھے جب اس مطلعے پر بحث ہو رہی تھی اس دن یہ تھا کہ جب تھلکہ خوراک کے بارے میں سوالات ہوئے تھے تو اس میں یہ صاف ظاہر تھا کہ انہوں نے اس تھلکے کے تھیکہ دار شریز خان نے خوب کیا ہے وہ کامیاب ہلاکس کے قلعوں پر ریکارڈ پر لایا تھا ابھی میں ان کو دوبارہ لانا چاہتا ہوں یہ گورنمنٹ آف بلوچستان فوڈ ڈائریکٹریٹ کا لیٹر ہے۔

(ملاحظہ ہو آخر میں گوشوارہ اے۔ بی۔ سی۔ ذی ا)

جب اپنیکر یہ نویز **Notices** میں جو فوڈ ٹیپارٹمنٹ نے سرسری خان کو دیتے ہیں اور وہ اس باؤس میں اس پر بڑی بحث ہوئی تھی۔ اور قائد ایوان صاحب نے بھی بڑی یقین و حکمی کرائی تھی کہ میں اس محلے کی تحقیقات کروں گا اور اس محلے پر ہم نے قائد ایوان کی یقین و حکمی پر اس کو باؤس کے سپرد کیا۔ لیکن اس کے باوجود آج کے اخبار میں بہت بڑا انتہا ہے اس نے کوشش کی ہے جو اس باؤس کی کارروائی ہوئی ہے اس پر اثر انداز ہو جائے لہذا انہوں نے اس باؤس کی نہ صرف سیرا بلکہ اس باؤس کے اتحاق کو مجموع کیا ہے اور یہ ضروری ہے کہ اس تحریک اتحاق کو آپ شینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ تاکہ اس پر باقاعدہ انکوارٹری ہو۔ باقاعدہ لوگ جنمیں نے یہ حرکت کی ہے۔ اس پر باقاعدہ رپورٹ باؤس میں پیش کیا جائے۔

جناب اپنیکر۔ شکریہ ہی۔ اس پر قائد ایوان ہوں گے۔

سردار محمد اختر منگل قائد ایوان۔ جناب اپنیکر۔ اس کے متعلق سرور خان نے فرمایا کہ اس ایوان کا اتحاق مجموع ہوا ہے سب سے پہلے جو اس ایوان کے معاون ہیں ہم تو یہ نہ کہیں یہ اکثر ہم سے مجموع ہوتا رہتا ہے اسی ایوان میں بیٹھ کر ایک دوسرے پر طعنے کہنا اور ایک دوسرے کو برے الفاظ سے یاد کرنا۔ بہ حال جو سرور خان نے اس تحریک کو اتحاق کمیٹی کے حوالے کرنے کے لئے کہا ہے اسے تحریک اتحاق کمیٹی کے حوالے کو یہیں میں اگر اس نے یہ سمجھا کہ اس پر بحث کی جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب اپنیکر۔ سرور خان صاحب اس میں سیری گزارش یہ تھی کہ عرض کرنا چاہوں گا اس دن وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین و حکمی کرائی تھی اور فرمایا تھا کہ ہم اس پر تحقیقات کرائیں گے اگر اس سے پہلے بیان پر آپ رہتے ہیں تو ہم اس پر زور نہ دیں اور اگر آپ چلتے ہیں جیسا کہ ابھی وزیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا کہ بے شک اس تحریک اتحاق کو کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اگر سپرد کرنا ہے تو فرمائیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا۔ اس دن تھے کہ بارے میں کہا ہے۔ ایک شخص جس نے اخبار میں بیان دے کر صفائی پیش کرنے کی کوشش کی ہے غلط ہے حالانکہ اس نے بلوجہمن کے دو ارب روپے کھائے ہیں۔ جتنی وہ حرکتیں کرتا ہیں اس سے معزز ایوان کا استھاق محروم ہو جاتا ہے میں کھتا ہوں کہ اس بارے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دھانی کرائی تھی ہمیں یقین ہے کہ اس کی انکوارٹی کر کے اس کی رپورٹ اس معزز ایوان میں پیش کریں گے۔

کہ وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لاکن فنڈز نہیں ہے۔ اور کام بند پڑے ہیں اس وجہ سے وہ نیشنل بائی وے کے روڈ ہیں۔ اس طرح سے بلوجہمن کے چند روڈ ہیں۔ **میر عبدالکریم نوشیروانی۔** جتاب ہمیں بت کرنے دیا جائے پھر وزیر اعلیٰ صاحب اس کا جواب دیں۔

جناب اسپیکر۔ قائد ایوان۔

سردار محمد اختر میٹلگ (قائد ایوان)۔ جتاب اسپیکر ڈیٹیل ہمیں نہیں جاتی کہ کس تھیکہ دار نے یہ کام کیا ہے ابھی جو ڈیٹیل پر ان کی تحریک التوا آتی ہے وہ کہ رہے ہیں کہ کچھ تو فنڈرل گورنمنٹ کے فنڈز ہیں جو پبلز پروگرام کے تحت یہ فنڈز آئے تھے۔ اسکے تحت بنائی گئی ہے۔ اگر اس میں پر اونسل گورنمنٹ کا کوئی بھی عملہ چاہے ہی اینڈ ڈیلمبو کا ہوں اس کے ذمہ دار ہوئے ان کے خلاف انکوارٹی کرا کے اس کا رزلٹ آپ کو دکھائیں گے جاں تک فنڈز کی نیشنل بائی وے کی انہوں نے نشان دہی کی وہ ہم نے آل ریئی ٹیک اپ کر لائے الم کے بی کا مسئلہ ہے پورا لی برج کا مسئلہ ہے وہ انشاء اللہ جعفر خان مطہرین ہو جائے گا۔ یہ کام تو پچھلی حکومت کا ہے ہم تو چاہتے ہیں بحث کر لیں ان کی کارکردگی سامنے آجائے۔ کل ان کو احساس نہ ہوا آج اپوزیشن میں رہ کر تو ان کو احساس ہوا۔ کچھ غلط کام انہوں نے کئے ہیں مگر اس کے ذمہ دار ٹھرائے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ بی نواب گئی صاحب۔

نواب ذوالفقار علی گھسی - جناب اپسیکر - سردار اختر ہنگل صاحب فرمائے تھے کہ چکھلی حکومت نے غلط کام کئے ہیں حکومتوں میں صحیح کام بھی ہوتے ہیں غلط کام بھی ہوتے ہیں اور وہ اس کی نشان دہی خود کر رہے ہیں۔ ہمارے وقت میں کام غلط ہوا ہے اور اس چیز کا ہمیں احساس تو ہے کہ ہم نشان دہی کر رہے ہیں چھپر روڈ پر ناکارہ کام ہوا ہے اور ٹھیکہ دار پیسہ کھا گیا ہے اور وہ سرک دو ہمیں ماہ کے اندر ٹوٹ گئی ہے تو میرے خیال ان کو خوش ہوتا چاہئے ہم ان کو موقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے خلاف ہونا کوئی کارروائی کریں ناراض ہونے کی بات نہیں ہے

جناب اپسیکر - جیسا کہ حرک اور لیڈر آف دی پاؤس نے کہا ہے کہ اس پر بحث کی جائے تو اس کو دو گھنٹے کی بحث کے لئے منظور کر لیتے ہیں۔

لیکن یہ تو اس کی ذاتی حرکت ہے اس نے تو اس الیوان کا اتحاق جموجھ کیا ہے اس لئے اس ک اتحاق گھمنی کے سپرد کیا جائے۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اسے تحریک اتحاق گھمنی کے سپرد کیا جائے۔

جناب اپسیکر - سوال یہ ہے کہ اس تحریک کو اتحاق گھمنی کے سپرد کیا جائے۔
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اپسیکر - تحریک الٹا نمبر ۱۳۔ مجاہب شیخ جعفر خان مندو خیل۔
شیخ جعفر خان مندو خیل - جناب اپسیکر! بلوجھان صوبائی اسکلی کے قواعد و افیض کار بجیرہ ۱۹۵۷ء کے قاعدہ نمبر ۴ کے تحت تحریک الٹا کا نؤں دیتا ہوں کہ اس معزز الیوان کی معمول کی کارروائی روک کر اس فوری اہمیت کے عوایی مسئلے پر بحث کی جائے۔ تحریک یہ ہے کہ کچھ اور شہرگ کے درمیان حال ہی میں تعمیر کی گئی چپ لفت روڈ کچھ عرصہ ہمیں ماہ زیر استعمال ہونے سے باقاعدہ تعمیر کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی۔ بلکہ مکمل طور پر ختم ہو گئی جس سے نہ صرف قومی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے بلکہ عوام کو بھی سفر کرنے میں اضافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ کچھ اور شاہرگ کے درمیان حال ہی میں تعمیر کی گئی چپر لفت روڈ کچھ عرصہ عن ماہ زیر استعمال ہونے سے ناقص تعمیر کی وجہ سے نوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی۔ بلکہ مکمل طور پر ختم ہو گئی جس سے نہ صرف قوی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے بلکہ عوام کو بھی سفر کرنے میں اضافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں گے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ جناب اسپیکر کچھ دن پہلے میں شاہرگ جا رہا تھا۔ تو راستے میں میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے گاڑیوں میں تحریک لیگ پر ہم پہنچنے شاید آپ نے یہ علاقہ دیکھا ہو وہ بتا رہے تھے کہ چھلے سال ہی یہ نئی روڈ پختہ تعمیر کی گئی تھی پہلے یہ کچھ تھا۔ بلکہ وہاں کے لوگوں نے بتایا کہ یہ ابھی عید سے کوئی پندرہ یا میں دن پہلے یہ کام مکمل کر کے چلا گیا۔ سعید باشی صاحب بھی میرے ساتھ تھے وہاں ہم نے دیکھا کہ پندرہ میں دن پہلے وہاں سے ٹھیکہ دار کیپ ہٹا کر گیا تھا۔ اور وہ روڈ ابھی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔ اور ایک تو یہ ہے کہ اس روڈ کی شدید ضرورت تھی واقعی یہ سب سے اہم ایریا ہے اس میں حکومت نے کوشش کی کہ وہاں روڈ بنائے لیکن جو متعلقہ ٹھیکہ دار ہو گا ایکسین ہو گا اس نے اس کو اتنی بے دردی سے لوٹا ہے یا خراب کیا ہے کہ کھلنے کے بعد چند دنوں میں ایک روڈ تباہ ہو جائے یہ قوی خزانے کا بھی ضیاء ہے اور اس سے لوگوں کو بھی شہ ملتی ہے کہ اگر اس طرح وہ لوگ قوی خزانہ لوٹیں اور ہم لوگ اس کے اوپر کوئی کارروائی لاویں بحیثیت ممبر نے میں نے یہ محسوس کیا کہ ایوان کے نوٹس میں یہ کارروائی لاویں تاکہ وزیر اعلیٰ صاحب ہے یا آج جو موجودہ حکومت ہے وہ اس کے اوپر غور کرے چھلے دور میں شروع ہوئی اور ان کے دور میں مکمل ہوئی ہے۔ میں کہ سکتا ہوں وہ اس پر کارروائی کریں تاکہ نہ صرف ان کے خلاف کارروائی کی جائے بلکہ یہ پیسے جو حلائے ہوئے ہیں وہ رکور (Re-cover) آکیا جائے یا جو روڈ ہے دوبارہ تعمیر کرائی جائے اس کی

مثل دوسروں کے لئے بھی ہونی چاہئے۔ دوسروں کے لئے یہ نئی گورنمنٹ اس گھنٹ کے ساتھ ایسی ہے کہ ہم یہ چیزیں روکیں گے ہم تا قص تعمیرات نہیں ہونے دیں گے ہم کرپشن روکیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا پولائیٹ اوث کرنا میرا فرض ہے یہ سی اینڈ ڈبلیو نے بنایا ہے وہی صوبے میں روڈ بناتا ہے میں وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں بلکہ میں چاہتا ہوں اس پر بحث ہو جائے کیونکہ ہر ممبر اپنے علاقے کو بہتر جاتا ہے۔ گواہی دے سکتا ہے جو خراب کام ہوا ہے یا تا قص کارکردگی ہوئی ہے وہ ایوان کے نوٹس میں بلکہ وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں پہنس اور پہلک کے تھرو آتا ہے تاکہ مستقبل میں بھی روک تھام ہو سکے جو آگے بننے والے ہیں کسی کے لئے عبرت بھی ہے۔

میر محمد عاصم کردو۔ جناب جو سریاب روڈ ہے اس پر کام نہیں ہوا ہے کام کیا جائے۔
جناب اسپیکر۔ اس کے لئے فرش نوٹس دیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ جناب جو ممبر صاحب نے کہا اور دوسرے روڈ جو پورا لی برج ہے دوسرے ہے سب کے فتنہ نہیں ہیں وہ نیشنل ہائی وے کے روڈ ہیں۔ اس کا میں وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں میں
جناب اسپیکر۔ یہ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

(مذکورہ بالاقریبہ پانچ منٹ کی کارروائی بحکم اسپیکر صاحب حذف کی گئی)۔

جناب اسپیکر۔ اب ملک محمد سرور خان کا کڑ تحریک التوان نمبر ۱۳ پیش کریں۔
ملک محمد سرور خان کا کڑ۔ جناب اسپیکر۔ میں اسکلی قواعد و انضباط کار بجیرہ ۱۹۷۲ کے قاعدہ، کے تحت گزشتہ کئی روز سے پیش آنے والے دھڑاش و اقلات کے جانب اس ایوان کی توجہ مبذول کرنا چاہتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ کئی دنوں سے صوبائی دارالاکومت مسلسل قتل عام کی زدیں ہے۔

لہذا اسکلی کی کارروائی روک کر امن و امان کی ابتر صورت حال پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر واقعہ یہ ہے کہ گذشتہ کئی دنوں سے صوبائی دارالحکومت مسلسل قتل عام کی زدیں ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر امن و امان کی ابتر صورتحال پر بحث کی جائے گی۔ اس تحریک کو اسوقت مک مونخر کر دیتے ہیں جو بھی بولنا ہو آپ اس وقت فرمائیں۔

تحریک اتواء نشادی گئی۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ میں ایک پوائنٹ آف پرسل ایکسپلینیشن

Point of personal explanation پر ہوں۔ جناب والا۔

جناب اسپیکر۔ جی عبد الرحمن صاحب پوائنٹ آف پرسل ایکسپلینیشن

Point of personal explanation

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب والا۔ یہاں پاؤں میں چند دن پہلے ایریگشن کے محلہ کے بارے میں ایک ممبر نے سوالات کیے تھے اس میں اس ممبر نے میری پارٹی کے ممبر جو کہ سابق نمہر تھے پر کسی وجہ سے الزام لگایا ہے کہ انہوں نے کچھ رگڑ جو منگوئے تھے فرانسیسی کمپنی سے وہ غلط تھے یعنی استندرڈ کے نہیں تھے۔ اور اس میں متعلقہ نہر نے یعنی عبد الرحیم خان اچکزی نے اصول کی خلاف ورزی کی ہے۔ یا اس کے زیادہ الفاظ استعمال کیے اس کے بعد جناب والا۔ میں نے اختصار سے یہ اظہار کیا کہ یہ صحیح نہیں ہے لیکن بعد میں ہمارے متعلقہ ممبر نے اپنا ایکسپلینیشن پر لہجہ میں بھی دیا مسلسل اس حوالے سے ناجائز الزام لگائے جا رہے ہیں۔ میں اس پر مختصر عرض کروں گا کہ ایریگشن محلہ کے جس وقت عبد الرحیم خان اچکزی نمہر تھے۔ اس وقت پانچ رگڑ فرانسیسی کمپنی سے خریدے گئے تھے۔ اس میں ایک بات یہ تھی کہ اس میں فینڈرل گورنمنٹ اور وہی ذمہ دار لوگ انہوں نے تمام انتظام فرانس کے ساتھ اور دوسروں کے ساتھ کیا تھا۔ اس میں اس صوبہ کا ایریگشن محلہ لا تعلق تھا۔ نمبر ۲ جب وہ رگڑ خریدے گئے۔ اب جب یہ حکومت ختم ہو گئی۔ اس کے بعد جناب والا۔ چیف سکرٹری نے

دسمبر ۱۹۹۶ء کو پی اچ پی کے لئے اپنی ضرورت کے مطابق ان رگز کو حاصل کرنے کی بات کی۔ تو پی اچ کے سینکڑی نے الزام لگایا بغیر ثبوت کے کہ وہ اسٹنڈرڈ کے نہیں ہیں۔ اور وہ انہیں قابل قبول نہیں ہیں۔ جتاب والا۔ یہ بغیر ثبوت کے الزام تھا تو اس کے بارے میں متعلقہ فرانسیسی کمپنی نے ایک لیٹر حکومت پاکستان کے پی اینڈ ڈی فیپارٹمنٹ کو لکھا کہ آپ نے یہ جو الزامات بغیر ثبوت کے لگائے ہیں۔ یہ متعلقہ فرانسیسی کمپنی کی کپ ابیلٹی Capability کو خراب کرنے کا۔

جتاب اپسیکر۔ جتاب عبدالرحیم مندو خیل۔ عرض یہ ہے کہ اور میں آپ سے یہ گزارش کروں گا۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جتاب والا۔ میں ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے یہ الزام بغیر ثبوت کے لگایا۔ چونکہ وہ صحیح رگز rigs تھے۔ تو انہوں نے باقاعدہ متعلقہ محکمہ کو اطلاع دی۔ اور پھر اس فرانسیسی کمپنی نے فرانس سے ان کے وکیل نے یہاں کے محکمہ کو گورنمنٹ کو نوٹس دیا اور آخر کار ڈھانی لاکھ ڈالر کا انہوں نے حرجانہ کا دعویٰ کیا۔

جتاب اپسیکر۔ نہ بات ہے صحیح رگز rigs کی نہ بات ہے غلط رگز rigs کی۔ اور نہ یہ بات ہے کسی اور چیز کی۔ اسی باؤس کے فلور پر لیڈر آف باؤس نے کیا گریلیک Catagoracally برطا واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا تھا کہ ہم اس مسئلہ پر انکوائری کریں گے۔ اور پھر باؤس کو جاتا ہیں گے۔ میں سمجھتا ہوں آپ کا یہ پوانت آف آئور نہیں بتتا ہے۔ جب کہ یہ کہ دیا گا ہے کہ تمام مسئلہ کی چان بین ہو گی۔ اس مسئلہ کی کمکل چان بین ہوئی ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جتاب والا۔ میں صرف اپنی ایکسپلیشن میں اس کمپنی کے وکیل ہوں گے۔

جتاب اپسیکر۔ جتاب یہ ایشیٹ تو آپ انکوائری کے وقت دے سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جتاب والا۔ وہ بھی ایشیٹ اور ہر بھی دیں گے۔ یہ جتاب والا۔ اسکلی ہے۔ اسکلی میں الزام لگا اور اسی عمل کو مسلسل جاری رکھا گیا ہے۔

اسکلی میں الزام لگا اور اسی عمل کو مسلسل جاری رکھا گیا ہے پرنس میں۔ اس لئے میں اس باؤس میں وضاحت کر رہا ہوں۔ چونکہ اس باؤس میں یہ بات انحصاری گئی ہے۔ تو میرا پر ٹسل ایکسپلیشن بتتا ہے۔ وہ میں اس کمپنی کی طرف سے جتاب والا۔ یہ لیٹر جو کہ جتاب گورنمنٹ کے پاس آیا ہے یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے ۲۱ اپریل کو ۔۔۔۔۔
ملک محمد سرور خان کا کڑا۔ جتاب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ سر جتاب والا۔ میں بھی پوائنٹ آف آرڈر پر فکر رہا ہوں۔ (آپس میں باعث) ۔۔۔۔۔
جناب اسپیکر۔ نو شہزادی صاحب آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آف پر ٹسل ایکسپلیشن میں نے ۔۔۔۔۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جتاب والا۔ اس پر انکواری ہونی چاہئے اور جن لوگوں نے ایسا کیا ہے چونکہ بات باؤس میں ہوئی ہے اس لئے میں باؤس میں بات کروں گا۔ کہ ۲۳ فروری کو اس کمپنی نے ایک لیٹر دیا ہے۔ یہ لیٹر ہے آپ اسے ریکارڈ کریں۔
میر جان محمد خان جمالی۔ جتاب اسپیکر۔ روز ۲۷ کے تحت کیا آپ نے پوائنٹ آف پر ٹسل ایکسپلیشن کی اجازت دی ہے۔ اگر آپ نے اجازت دی ہے تو تقریر ہو ورنہ تقریر نہیں ہونی چاہئے۔ بیٹھ جانا چاہئے۔ آپ اسی طریقہ سے
جناب اسپیکر۔

Earlier I have ____ ruled out in the house.

I have ruled out in the house. So all these things....

جب انکواری ہو گی۔ عبدالرحیم مندو خیل صاحب اس میں اسے پیش کیا جائے۔ یہ تمام چیزیں اس میں پیش کریں۔ باؤس کو اس وقت مذورت پڑے گی جب اس کی رپورٹ آئے گی۔

Then every body is at liberty to explain you see. His version, his conduct everything you see then explains

Thank you very much.

آپ تشریف رکھیں۔ بست شکریہ عبدالرحیم خان یہ مجھے چھیرہ میں لا کر دیں۔ اسے میں بعد میں دلکھوں گا۔ صحیح ہے۔ آگے بیٹھئے۔ عبدالکریم نوشیروانی صاحب میں نے آپ کو اجازت نہیں دی ہے آپ کیے کھڑے ہو گئے ہیں۔ I have not given you the floor۔ تشریف میں نے آپ کو نوشیروانی صاحب فلور نہیں دیا ہے۔ مندو خیل صاحب مہربانی فرمائیں۔ تشریف رکھیں۔ اگر آپ اس کو بہتر طریقہ سے لانا چاہتے ہیں تو اسے قواعد کے تحت مود کریں۔ اور اسے ڈسکس کیجیے۔ اگر آپ کی نظروں میں کوئی انسی چیز آئی ہے۔ جس پر بحث ہوئی ہے۔ تو اسے قاعدے اور قواعد کے تحت مود کیجیے۔ تاکہ اس پر سیر حاصل بحث ہو سکے۔ تشریف رکھیں۔ مہربانی۔

مندو خیل صاحب تشریف رکھیں۔ I request you please sit down۔ آپ تشریف رکھیے۔ میں عرض کرتا ہوں۔ آپ بیٹھیے۔ مہربانی۔
ملک محمد سرور خان کاٹھ۔ پاؤٹ آف آڈر۔ جناب اسپیکر جس دن میں نے یہ نکتہ پیش کیا تھا۔ اور یہ سوال بالکل حقیقت پر مبنی ہے۔ میں ایک ذمہ داری سے بیان دینا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ میں اس کی اجازت نہیں دیتا ہوں۔ اسے چھوڑیے۔ I have not allowed this thing میں نے اس پر اپنی روٹنگ دے دی ہے اب میں کسی کو اجازت نہیں دیتا ہوں۔ آپ اسے چھوڑیے میں اس پر بات کرنیکی اجازت نہیں دیتا ہوں۔ کیونکہ اس سارے کے سارے مسئلے پر انکوارٹی ہو رہی ہے یہاں پر لیدر آف دی ہاؤس نے بڑے واضح طور پر یہ فرمادیا ہے کہ اسکی انکوارٹی ہو گی۔ اور انکوارٹی رپورٹ یہاں پر آئے گی۔ اس وقت ہم اس پر بحث کریں گے۔ اگر آپ کوئی اور بات ہے یا پارٹی بیان کی بات ہے۔ تو آپ باقاعدہ طریقہ سے اپنی حرکیک چلا میں۔ I do not allow。 NO میں آپ کو بلکہ آپ دونوں کو اجازت نہیں دیتا ہوں۔ پلیز آپ تشریف رکھیں۔ مندو خیل صاحب تشریف رکھیں۔ ڈاکٹر صاحب آپ بھی تشریف رکھیں۔ سرور خان صاحب آپ کی حرکیک التواہ نمبر ۱۲۔

(قراردادیں)

جناب اپسیکر - قرارداد نمبر ۲ میر عبدالکریم نو شیر وانی -

میر عبدالکریم نو شیر وانی - یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع خاران اور ضلع چائی کو ٹاکر ایک ڈوبین بنایا جائے کیونکہ یہ دونوں اضلاع اپنے اپنے موجودہ ڈوبینل ہمیڈ کوارٹر سے کافی فاصلے پر واقع ہیں جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب اپسیکر - قرارداد یہ ہے کہ - یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع خاران اور ضلع چائی کو ٹاکر ایک ڈوبین بنایا جائے کیونکہ یہ دونوں اضلاع اپنے اپنے موجودہ ڈوبینل ہمیڈ کوارٹر سے کافی فاصلے پر واقع ہیں جس کی وجہ سے علاقے کے لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب اپسیکر - جی جتاب مرک صاحب آپ اس پر کچھ فرمائیں گے۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی - جتاب اپسیکر صاحب آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ضلع چائی یا ضلع خاران - ضلع چائی کوئٹہ کا ایک حصہ بن چکا ہے اگر ضلع چائی کو دیکھا جائے - ایریا کے لحاظ سے منتشر پاپولیشن کے لحاظ سے ان کو آج تک جو حقوق پاکستان خصوصاً بلوچستان سے ملا چاہئے تھا وہ اس کو نہیں ملتا ہے اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ کوئٹہ کی اکثر آبادی کوئٹہ کی باڑر شخصیات کوئٹہ کے مسائل پر جو آج تک حادی ہیں - چائی کو وہ چیز نہیں ملتا ہے - دوسری وجہ یہ ہے کہ چائی کا ہمیڈ کوارٹر بجائے کوئٹہ ڈوبین خاران کو بھی چھوڑ کر قلات میں ہے - ہمیشہ قلات میں جو سیئیں آتی ہیں جو پوشیں آتی ہیں - جو پوگرام آتے ہیں اکثر آپ کو پتہ ہے کہ قلات جملہ اور خصوصاً یہ ایک قبائلی خط ہے قبائلی گرفت میں ہے خاران چونکہ قبائلیت اور چائی قبائلیت سے آزاد ہے ہم چلتے ہیں کہ ان دونوں اضلاع کو ٹاکر ایک ڈوبین بنایا جائے اور اس کے ہمیڈ کوارٹر خصوصاً نوئیگی یا والبندین چھوڑ کر والبندین بھی خاران سے ۸۰ کلومیٹر - نوئیگی بھی خاران سے ۸۵ کلومیٹر پر واقع ہے۔

بجائے خاران سے ہم خضدار چلے جائیں۔ نہ وہاں ہمارے خاران والوں کو رہنے کی جگہ ہے نہ وہاں سونے کی جگہ ہے نہ وہاں ہماری کوئی بات سنتا ہے آپ کو میں نے پہلے کہا کہ جھالاوان وہاں ایک نظام ہے۔ سردار اور سرکار ہیں۔ سردار اور سرکار وہاں خود ایک طاقت ہیں۔ نہ ہم سردار ہیں نہ ہمارے پاس سرکار ہے نہ ہمارا کوئی سنتا ہے ہم چاہتے کہ یہ دونوں اطلاع جو اس معاشرے سے صاف ہیں انکو ٹاکر ایک ڈوبیں اگر آپ بنائیں تو میرے خیال ہے یہ قدرے بہتر ہو گا اور ان کی ترقی بھی جتاب ممکن ہو سکتی ہے۔ ہمیشہ احتصال چائی کا کوئی نہ کیا ہے ہمیشہ خاران کا احتصال قلات نے کیا ہے۔ ہمیشہ ہماری حق ملنی بھی ہوئی ہے جتاب۔ اگر ان دونوں غریب اطلاع جو کہ غریب علاقے بھی ہیں اور بلوجھستان کا سب سے بڑا ڈسٹرکٹ خاران ہے۔ خاران ۱۹ ہزار پانچ سو مربع میل ہے بلکہ پورے چار سو میل کی سرحد ہے اس میں ہم سرکرتے ہیں۔ جس کے ۸۲ پولنگ اسٹیشن ہیں۔ جس میں عیسیٰ ہزار اور پانچ سو ہزار دوٹ کاست ہوتا ہے۔ ہم ۱۵ ہزار دوٹ لینے ہیں پھر بھی ڈر ہوتا ہے کہ اتنے بڑے ضلع میں ہار جائیں۔ اتنے بڑے ضلع میں اگر ہم قلات کے ساتھ رہے۔ تو ہمیں اپنے حقوق۔ ہمیں ملازمت کا کوئی ہمیں جو کچھ بلوجھستان سے لٹا ہے آج کچھ قلات ڈوبیں کے قعرو سے ہمیں نہیں ملا ہے۔

ہم چاہتے ہیں چائی کے لوگ چاہتے ہیں۔ چائی کو دیکھا جائے معدنیات سے مالا مال ہے چائی ایک ایسا ضلع جو معدنیات سے مالا مال ہے اگر چائی کو خاران سے ملایا جائے تو ممکن ترقی کرے۔ جو ہماری پاپولیشن ہے ایک منظر پاپولیشن ہے ہم کوئی کے ساتھ نہ رہ سکتا ہے اور نہ چائی قلات کے ساتھ۔ کیونکہ ہمارے پھر ہمارا معاشرے ہماری آمد رفت اور ہمارے بارڈر ایک ہی ہیں۔ میں اس ایوان کے توسط سے یہ امید کرتا ہوں کہ یہ ایوان قرارداد کے حق میں دوٹ دیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت کوئی کا پاپولیشن دیکھیں کوئی خود ایک ڈوبیں ہے۔ کوئی کو اگر دیکھا جائے کوئی خود ایک ڈوبیں ہونا چاہتے بلکہ آپ بڑھا ڈالیں ڈوبیوں کو جس طرح پاپولیشن بری ہے ہم چاہتے ہیں اس

کو بڑھا لیں۔ شکریہ جناب۔

جناب اپسیکر۔ آپ بولیں گے جی۔ بولیں مندو خیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب والا میں اس میں دوسرے پہلو جو یہاں
محترم محبر صاحب نے بیان کیتے ہیں ان پر میں نہیں جاؤں گا کہ یا کوئی نے چائی کا یا قلات
نے خاران کا احتصال کیا ہے وہ اپنا علیحدہ مسئلہ ہے۔ کہ مختلف فکریز ہوتے ہیں۔ یہ ایک
مسئلہ جو میں نے خود دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے بخوبی طور پر چائی بست بڑا ضلع ہے۔
بست لمبا علاقہ ہے۔ اسی طرح خاران اور پھر یہ علاقے ایک دوسرے سے اتنی گوئی علاقے
ہیں۔ یہ سینٹر جو ہیں ان کا ڈویلن ہمیڈ کوارٹر یہاں مثلاً کوئی میں وہ قلات کا تو پھر بھی
نزویک ہے خاران۔ اگرچہ پھر بھی وہ درست وسائل کی وجہ سے مسئلہ ہے۔ ہر طور ایسا بخوبی
طور پر کہ اگر اس کو ڈویلن بنایا جائے سہ یہ اور بات ہے کہ یہاں فنازی *Finances* کا مسئلہ
دوسرے وسائل یہ سب اس میں ہیں لیکن یہ انتظامی طور پر بڑے نزویک یعنی انتظامی
طور پر ان کے لئے بڑی آسانی ہو گی کہ وہ اپنے انتظامات چلا سکیں۔ تو میں اس حوالے
سے اس کی حمایت کرتا ہوں۔ (ڈیک بجائے گئے)

جناب اپسیکر۔ شکریہ جی۔ جی مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینٹر وزیر)۔ جناب اپسیکر جہاں تک کرم نوشیروانی صاحب کی
قرارداد ہے غیرہ دو۔ جوانوں نے بیش کی ہے۔ اس حد تک جو وہ کہتے ہیں کہ ایک بڑا علاقہ
ہے اس کے لئے ڈویلن کی ضرورت ہے۔ ہم ملتے ہیں کہ ہمارے علاقے جو ہیں وہ اس
طرح کے بڑے بڑے ڈویلن اور بڑے بڑے ضلعوں ہی پر مشتمل ہیں۔ لیکن مسئلہ اس طرح
ہے کہ مرکزی حکومت کی طرف سے ابھی ایک فیصلہ آیا ہے اس میں واضح طور پر لکھ کر کے دیا
گیا ہے کہ کوئی بھی ڈویلن اور ڈسٹرکٹ اور سب ڈویلن سب تحصیل یعنی کوئی بھی یہاں
ڈویلن یا سب تحصیل ڈویلن نہیں بناسکتے ہیں۔ اور گزشتہ کا یہہ سے
میر عبدالکریم نوشیروانی۔ پرانٹ آف آرڈر جناب۔

میر عبدالکریم نوشیروانی - جناب دیکھیں تاں آپ مرکز کے فحصے قرآنی فحصے نہیں ہوتے ہیں جناب والا۔

جناب اسپیکر - عبدالکریم نوشیروانی سے

میر عبدالکریم نوشیروانی - مرکز دن میں پانچ سو ڈبیوین بناتے ہیں اور پانچ سو حلقوں بناتے ہیں ہم اس پر آجیکشن Objection نہیں کرتے ہیں۔ مرکز کو جناب آپ چھوڑیں۔
جناب اسپیکر - عبدالکریم نوشیروانی صاحب دیکھیے آپ کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ آپ کسی کی تقریر میں مداخلت کریں۔ آپ تشریف رکھیے۔ اگر بولیں گے تو میں آپ کو باہر نکال دوں گا۔

میر عبدالکریم نوشیروانی - جناب آپ مجھے باہر نکالیں گے تو میں اذان کروں گا ظلم کے خلاف میں آذان دوں گا۔

جناب اسپیکر - آپ کی تقریر میں کوئی بولا؟ آپ کی تقریر میں کوئی بولا؟ دیکھیے میری بات سنیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی - اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ موزر کن نے (آذان و نشا شروع کی) جناب اسپیکر - یہ کیا ہے؟

میر عبدالکریم نوشیروانی - اذان ہے سر ظلم کے خلاف۔ مجھے آپ بات کرنے نہیں دیتے ہیں میری قرارداد ہے۔ وہ آجیکشن Objection لگا رہا ہے میں اذان دوں گا سر۔

جناب اسپیکر - I میں آپ کو وارنگ Warning دیتا ہوں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی - اذان کے سوائے کیا چارہ ہے ہمارے پاس؟

جناب اسپیکر - آپ ہاؤس چھوڑ دیں پلیز۔ I warn you to leave the House

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) - جناب اسپیکر اذان دے رہا ہے اس کے پیچے نماز کون پڑھے گا (موزر زیر نے یہ الفاظ تمثیل کرتے ہوئے کہے)۔

جناب اپسیکر - Please آپ جیئے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) - دوسرا یہ ہے کہ اذان کی توهین کر رہے ہیں۔
میر ظہور حسن خان ٹھوسرے - جناب اپسیکر پواتھ آف آرڈر۔ اس قسم کے
حرکات لچے نہیں لگتے ورنہ ان کا ایک ممیز بھی یہاں پر اسکلی کے اندر ان کا داخلہ آپ
منوع کر سکتے ہیں۔

جناب اپسیکر - تشریف رکھیے آپ۔ جی مولانا صاحب؟

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) - دوسری جو گزارش ہے وہ آپ کی گزشتہ جو کاہیدہ
ہے مگری صاحب کے دور میں اس کاہیدہ کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ ہم کوئی نیا ڈوبین اور ضلع
یا تحصیل نہیں بنائیں گے۔ پھر جب یہ فحصلے ہمارے سامنے آگئے ہماری کمیٹی Cabinet
کے سامنے تو ہماری کمیٹی نے بھی اس کی تائید کی ہے کہ ہمارے ہاں اتنی استطاعت
نہیں ہے کہ ہم کوئی نیا ضلع ڈوبین یا کوئی تحصیل بنادیں۔ تو میرا بخے کا مقصد یہ ہے کہ
مرکز سے لے کر صوبے کی گزشتہ حکومت اور موجودہ حکومت کے ان سب کا یہی فیصلہ ہے
کہ ہم نیا ڈوبین یا نیا ضلع نہیں بناسکتے۔

جناب اپسیکر - نہیں بناسکتے تھیک۔ تو آپ کا یہ موقف حکومت کی جانب سے
تمہارے آپ نے جو یہ شیئٹ Statement دیا ہے وہ حکومت کی جانب سے دیا ہے یا آپ
اپنالیست

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) - میں گورنمنٹ کی طرف سے دے رہا ہوں۔

جناب اپسیکر - دیکھیں وزیر اعلیٰ صاحب تو نہیں بولیں گے اس پر۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) - نہیں حکومت بلوچستان کی طرف سے میں یہ
دے رہا ہوں۔ حکومت کا یہ موقف ہے۔

جناب اپسیکر - سوال یہ ہے کہ آیا اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ نہیں۔ جو
فرماتے ہیں نہیں تو سربالی فرمائ کھڑے ہو جائیں۔ نہیں جو کہتے ہیں (قرارداد نامنظور ہوئی)

ٹکریے جی۔ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی اب تک جتاب۔ آپ کو میں نے اجازت باؤس
تک نہیں دی ہے آپ جائیں جی باہر سے جائیے جی باہر۔ پلیز آپ جائیں جی جب تک کہ
باؤس چلے گا آپ نہیں آئیں گے آپ باہر میں۔

(جناب اپسیکر نے یہ الفاظ سیر عبدالکرم نوشری وانی کے ایوان میں دوبارہ آمد پر ان
سے کہے)

اگلی قرارداد مولانا فیض اللہ اخوندزادہ قرارداد نمبر ۱۲۔ مولانا فیض اللہ اخوندزادہ۔
مولوی فیض اللہ اخوندزادہ۔ اعوذ بالله من الشیطان الرحيم بسم الله الرحمن الرحيم۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ ضلع ثوب ایک سرحدی
اور انتہائی پہمائدہ علاقہ ہے۔ اور یہاں کے عوام کا واحد ذریعہ معاش یعنی انحصار بیرون
ملک مزدوری اور ٹرانسپورٹ پر ہے چونکہ برطانوی دور حکومت سے لے کر آج تک دیگر
ٹیکسون کے علاوہ گازیوں کے نوکن ٹیکس سے مستثنی قرار دیا گیا تھا۔ لیکن سابق حکومت نے
مذکورہ ٹیکس کو دوبارہ نافذ کر دیا تھا۔ تاہم عوام کے شدید احتجاج پر وقتی طور پر مذکورہ
ٹیکس کے نفاذ کے فیصلہ پر عملدرآمد کو روک دیا گیا تھا مگر اسپسیکر نے مذکورہ ڈوب
ڈوڑھن کو تمام ٹیکسون بشوں نوکن ٹیکس اور زرعی ٹیکس سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب اپسیکر۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چونکہ ضلع ثوب
ایک سرحدی اور انتہائی پہمائدہ علاقہ ہے۔ اور یہاں کے عوام کا واحد ذریعہ معاش یعنی
انحصار بیرون ملک مزدوری اور ٹرانسپورٹ پر ہے چونکہ برطانوی دور حکومت سے لے کر آج
تک دیگر ٹیکسون کے علاوہ گازیوں کے نوکن ٹیکس سے مستثنی قرار دیا گیا تھا۔ لیکن سابق
حکومت نے مذکورہ ٹیکس کو دوبارہ نافذ کر دیا تھا۔ تاہم عوام کے شدید احتجاج پر وقتی طور پر
مذکورہ ٹیکس کی نفاذ کے فیصلہ پر عملدرآمد کو روک دیا گیا تھا مگر اسپسیکر نے
ثوب ڈوڑھن کو تمام ٹیکسون بشوں نوکن ٹیکس اور زرعی ٹیکس سے مستثنی قرار دیا جائے۔
جی جناب محکم کچھ فرمانا چاہیں گے؟ فرمائیں مولانا صاحب مودودی۔

مولوی فیض اللہ اخوندزادہ۔ یہ اکیلے ثوب کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ لورالائی قلعہ سیف اللہ اور موئی خیل اور تقریباً ہمیں چار اضلاع ہیں سب کے لئے یہ مسئلہ ہے اور آپ کو یہ اس بیان کو سفارش کرتا ہوں کہ اس کو مستثنی قرار دیا جائے کہ آئندہ کے لئے لوگ پریشان نہ ہو جائیں۔

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل۔ جناب اپسیکر،

جناب اپسیکر۔ جی جعفر مندو خیل صاحب۔

شیخ محمد جعفر خان مندو خیل۔ جناب اپسیکر فاما جناب Federally Administrators

جو ہے جس میں ۶ بھروسے Agencies ہیں ہمارے مختلف بارہ ۶ بھروسے ہیں Tribal Area بلوجہستان میں یا گیراہ ۶ بھروسے ہیں چانی مری بگٹی اسی طرح لورالائی ڈوین تقریباً سب یہ ۶ بھروسے ہیں اس میں جب سے پاکستان بنائے یا پاکستان سے پہلے بھی یہاں ٹکڑے Taxes میں چھوٹ ہے جیسے Income Tax Property Tax or Sales Tax ہو اس میں گورنمنٹ نے چھوٹ دی ہوئی ہے کیونکہ Under Developed Area Declare ہوئے تھے اور ایک ۶ بھوسی کی Relaxation ان کو یہ سوت دی گئی تھی۔ کہ جیسے فلاما کا تو بہت زیادہ ۶ بھوسی کی Relaxation کیا جائے Federal Administrator for Tribal Areas میں فلاما کو گھصوص انہوں نے Facilities دیتے ہوئے ہیں۔ اس میں یہ موڑ و ہیکل ٹکڑے Motor Vehical Tax بھی آتا ہے جو کہ ہم مسلسل اس کی اسکلی میں بھی یا کیٹھ میں بھی ہم اس کی یہ دکالت کرتے تھے کہ اس پر یہ ٹکڑے نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ایک چھوٹ میں ہوئی ہے وہاں Development ہوئی ہے وہاں نہ کوئی ترقی ہوئی ہے اور نہ عوام کی کوئی معیار بلند ہوئی ہے۔ تو اس وجہ سے اس صورت میں د آپ ٹکڑے Extend کر سکتے ہیں۔ ان علاقوں میں۔ اگر ان کو واضح تبدیلی وہاں آجائے یا لوگوں کی معیار زندگی بلند ہو جائے۔ تو ہم سالما سال سے اسی چیز کی ہم کرتے آ رہے ہیں۔ پہلے سال بلکہ میں یہ کہوں گا اپنی کیٹھ کی یہ کوتاہی میں جلوں گا کہ ہماری کیٹھ نے اس وقت Decide کیا تھا کہ یہ ٹکڑے نہیں لگے گا۔

لیکن چیف سیکرٹری نہیں مانے انہوں نے نیکس لگا دیا۔ پھر بعد میں وزیر اعلیٰ صاحب نے ان کو پھر کہا۔ اس نے کہا کہ نہیں میں یہ لگاؤں گا۔ اس وقت کی کیسٹ نے یہ Point Raise کیا تھا۔ میں گواہ ہوں اس کیسٹ کا کیونکہ میں نے یہ Decide بھی ان Areas میں کبھی بھی یہ نیکس Extend نہیں ہو سکتا ہے جب تک آپ ان کو کوئی Facilities دیں یا وہ آپ نے جو ایک ان کے ساتھ متعالہ کیا ہوا ہے جیسا فناٹ کا اپنے ایک Provincial Administered Tribal Areas Relaxations میں اور ہیں وہ Relaxations Withdraw میں ہو سکتے ہیں اور میرا خیال ہے اسوقت بھی لاگو نہیں ہے اسوقت بھی ودھ ڈرا ہے۔ اس کو وہی سلسلہ برقرار رکھا جائے۔ تاکہ آگے لاگو نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ فکریہ جی۔ عبدالرحیم مندو خیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جی؟

جناب اسپیکر۔ آپ محترم ہو کے بات کیجئے مندو خیل صاحب۔ محترم ہو کے بات کریں نا جی۔ آپ بیٹھ کے بات کر رہے ہیں محترم ہو کے بات کریں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب سے۔

جناب اسپیکر۔ جی عبدالرحیم خان مندو خیل صاحب۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب اسپیکر میں محک کے اور جعفر خان مندو خیل کے انہوں نے جو قرارداد ہیش کی ہے۔ اور پھر اس پر جو دلائل دیتے ہیں میں اس کی تائید کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ جناب والایہ علاقے ہے جو بدکسری یہ فناٹ کا علاقہ ہے جیسے پہلے ذکر ہوا۔ پرواں شل ٹرامیبل ایریا تو یہ علاقے جو ہوتے ہیں جمیعی طور پر ان پر قانون کا اطلاق آئین کے لحاظ سے ایک خصوصی حالت ہے قانون یہاں فرض کریں ہم اسلامی کا بنالیں بھی پھر ایک خصوصی سینکڑش لینا پڑتا ہے تو یہ وہ آئینی قانونی پسلو یعنی اس کی متعلق یہ ہے کہ قبائلی علاقہ اس کی اپنی ایک حیثیت ہے اور پھر ان کی جو حالت ہے آنکہ دوسرے حالات ایسے ہیں کہ وہ بالکل یہ نیکس دینے کے بالکل قابل نہیں ہیں ہم کہتے

ہیں پشتو میں کہ سادہ مثال دیتا ہوں جتاب والا یہ ثوب لے لیتے ہیں آپ دیکھیں گے جتاب والا مثلاً تو کن تکیس یہ گاڑیوں کے دیکھل تکیس آپ یہاں سے نجع میں روڈ پر جب جائیں گے پھر نجع سے آپ شرن جو گزینی اور شرن جو گزینی سے جب آپ شعلو جائیں گے بلکہ میں یہ کہتا ہوں بالکل یہ ممکن ہی نہیں ہا کہ کوئی اس راستے پر سفر کرے۔ اسی طرح یہ جو اخوندزادہ صاحب کا علاقہ ہے جتاب والا مردہ کبزی بڑا زرعی علاقہ ہے مختصر ثوب مردہ کبزی موئی خیل، لیکن اس علاقے پر اتنا میں عرض کروں کہ آج کل گاڑیاں جب مختصر آتی ہیں پنجاب سے ڈیرہ غازی خان سے مختصر سے لورالالی ہو کر پھر لورالالی سے قلعہ سف اللہ، قلعہ سیف اللہ سے ثوب، ثوب سے مردہ یعنی سرک کی حالت یہ ہے کہ مختصر جو بیان چند میل فاصلہ ہے مردہ کبزی سے چند میل کا فاصلہ ہے لیکن وہ فاصلہ لورالالی قلعہ سیف اللہ ثوب پھر ثوب سے مردہ یہ حالت ہے اسی طرح بالکل سرک جو ہے نہیں بناتے گئے ہیں بلکہ جو بالی دے **so call high way** کوئی سے ثوب جتاب والا اس پر بالکل گاڑی والوں نے ٹریفک بند کر دی یعنی اگر آپ پانچ، چھ یا دس سال پلے کی ٹریفک کسی کو یاد ہو اور اب جو ٹریفک ہے کیونکہ اس پر گاڑی چلانا کوئی یعنی منافع کا کاروبار نہیں اب یہ حال ہے دوسری طرف جتاب والا یہ ابھی زرعی تکیس اعلان انہوں نے کیا اب ہمارے علاقے میں بھومنی ڈوبوں جو ہے بارکھان تک لورالالی موئی خیل ثوب قلعہ سیف اللہ اس میں یہ جو ہمارے علاقے ہیں اس میں زراعت اب ہم مالداری سے مشکل زراعت کی طرف توجیہ کر رہے ہیں تو اس وقت اور اس کے لئے ہمارا کوئی بڑا پالان نہیں ہیں گورنمنٹ کی انویسٹمنٹ کا کہ وہ پانی کا ذخیرہ ہو اور دوسری سولیات ہوں تاکہ وہ اس سے پیداوار کریں اور پیداوار کے قیچیے میں ان کو اتنا روز گار ہو اور واقعی اس کے بعد وہ گورنمنٹ کے محاصل دے سکیں تو اتنا ہے نہیں تو اس کا جتاب والا تجھے یہ ہے بلکہ ایک مزید بات کروں گا جتاب والا آپ ثوب سے ڈیرہ اسماعیل خان کے یہ بالی وے میں آپ جائیں ابھی ہی ابھی کے کسی ممبر کو آپ تجھے دیں میرے خیال سے بت پلے ہزار

سال پہلے دو ہزار سال پہلے یہاں شاید آمد و رفت کا کوئی اچھا طریقہ تھا لیکن اب کوئی سرک
نام کی چیزیں نہیں دانسر مکہ ہے دانسر سے ذیرہ اسماعیل خان مکہ پھر کچھ نہیں ہے۔ اب
ایسے حالات میں جتاب مختلف نیکیں زرعی نیکیں دوسرے چیزیں یہ ہمارے لئے مشکل ہیں
بمحرومی علاقے کے لئے میں ہمیشہ کرتا ہوں کہ یہ قرار داد منظور کی جائے۔ جتاب والا اس پر
اگر ہم بے گورنمنٹ نے چیزیں کیا یہ بذات خود آئینی قانونی مسئلہ ہے۔ اس قرار داد کو
منظور کیا جائے۔

جتاب اپسیکر۔ جتاب پھی صاحب۔

میر محمد اسلم پھی۔

یہ جو قرار داد ہمارے معزز رکن نے پیش کیا خود حوالہ
دیتے ہیں کہ یہ برطانیہ دور سے ان علاقوں کو دیکھیاں قرار دے کر نیکوں سے مستثنی قرار
دیا گیا اگر یہ دلائل یعنی جائیں کہ بلوجھان کے کچھ علاقے کم ترقی یافتہ ہیں اور یہ علاقے جن
کا ذکر کیا گیا وہ غیر ترقی یافتہ ہے اس لئے ان سے نیکیں نہ لیا جائے تو یہ انصاف نہیں ہو گا
کیونکہ اگر برطانیہ نے یہ دیکھیاں بنا لی تھیں تو اس وقت ان کا مقصد صرف سیاسی مراعات
دے کر ان علاقوں میں فرسریش کرنا تھا اور ان کا یہاں پر مکمل پروگرام نہیں تھا صرف وقتو
طور پر ان علاقوں پر قابض ہوتا تھا اور یہ فری زون بنانا تھا انہوں نے یہ مراعات دی اب جبکہ
یہ بلوجھان میں اگر ہم دیکھیں باقی بھی ایسے علاقے ہیں جہاں سرکوں کے حالات بہت خراب
ہے روزگار کے مسئلے ہیں اور وہ پہماندہ ہے ترقی یافتہ علاقے نہیں ہیں لیکن وہاں پر یہ نیکیں
وصول ہو رہا ہے۔ مثال کے طور پر میرے طبقے آواران سے کراچی یا آواران سے بید صرف
نوے میل کے قسط پر ہے جبکہ وہ سرک کورا مکران ڈوبیں کو نیک کرتا ہے بیله اور کراچی
نک اس کا فاصلہ صرف نوے میل ہے نوے میل کا فاصلہ وہاں پر جوڑ کیں چلتی ہیں
یہاں منڈی میں وہاں جو کاروبار ہوتا ہے مکران ڈوبیں یہاں ہمارے طبقے سے بیله کراچی
نک وہاں جتاب اپسیکر صرف آواران بیله پہنچنے کے لئے تین دن اور تین راتیں لگ جاتی
ہیں تو وہاں پر آیا وہ نیکیں کیوں لیا جاتا ہے۔ میرا کئے کا مطلب یہ ہے کہ یہ جو پرانے سسم

ہیں ان کو توڑ کر میں موجودہ حکومت سے یہ استدعا کروں گا کہ تمام بلوچستان چونکہ ترقی یافتہ نہیں ہیں۔ اگر ٹیکس کو چھوٹ دینی ہے ٹیکس سے کسی چیز کو مستثنی قرار دینا ہے تو مساوی طور پر پورا بلوچستان کو یہ حق پہنچتا ہے میرے نزدک پورا بلوچستان پہماندہ ہے اور یہ دلکشیاں اور یہ خاص خاص علاقے جو اس دور میں ان کو مستثنی قرار دیا تھا ان کو ختم کر کے مساوی طریقہ انصاف کے ساتھ ٹیکس وصول کیا جائے اس لئے میں اس قرارداد کی خلافت کرتا ہوں۔

جناب اپسیکر۔ سردار لونی صاحب۔

سردار عبدالحقیظ لونی۔ جناب اپسیکر جس طرح قرارداد پیش ہوئی ہے یہ قرارداد ہمارے حلقة دکی کے ساتھ مسئلہ کیا جائے جیسے کہ لورالائی بھی ٹیکس سے مستثنی ہے اور ہمارا دکی سب ڈوبیں جو آدھا آپ شاید نہیں دیکھا ہو گا مندے تک ہے مندے تک کے نیچے ٹیکس لاگو ہوتا ہے دکی ایسے اور مندے تک کے اس طرف جو اسی سب ڈوبیں دکی کا حصہ بنتا ہے اس پر ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔ لہذا ہمارے لئے یہ ایک مشکل طریقے سے پیش ہے۔ کہ جو بھی ملازمین دکی سب ڈوبیں میں آتے ہیں تو وہ کوشش یہ کرتے ہیں کہ دکی سب ڈوبیں سے ہم لوگ جلدی فارغ ہو جائیں یا تو سجنگوی چلے جائیں یا لورالائی چلے جائیں لہذا یہ قرارداد پہلے بھی اس اسکلی میں پیش ہو چکا تھا میں بھی اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں کہ اگر اس کو چھوٹ دی جائے تو آپ حضرات یہ ایوان صربانی کر کے ہمارے دکی حلقة جو کہ آدھا ٹیکس میں ہے اور آدھا ٹیکس میں نہیں ہے اور اس میں ۶ بجی الاؤنس ملازمین کو نہیں ملتا ہے۔ لہذا اس قرارداد میں شامل کیا جائے کہ دکی حلقة بھی اسی ٹیکس اور ۶ بجی میں شامل کیا جائے اور ٹیکس سے چھوٹ دیا جائے۔

جناب اپسیکر۔ آپ کی بات قرارداد میں شامل تو نہیں ہو سکتی ہے مطلب یہ ہے کہ آپ اس قرارداد کی جو کہ اس شکل میں آتی ہے اس کی حمایت کی بات

کرنا چاہیے۔

سردار عبدالحفیظ لونی۔ نہیں نہیں میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔

کیونکہ آدمی ہمارے دکی پر لگ بہا ہے اور آدمی پر نہیں لگ بہا ہے۔ اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں ورنہ ایک آدمی پر ہے آدمی پر نہیں ہے۔

جناب اپنے سکریٹری۔ بجا ہے۔ بجا ہے۔ میر جان محمد جمالی۔

میر جان محمد خان جمالی۔ اگر آپ اجازت دیں اور میر عبدالکریم نوشروانی کے بارے میں رزی بریں۔

If you kindly allow Mir Abdul Karim Nousherwani

Honourable Member to come back to the house you
are custodian of the House.

ہوتے ہوئے کشمودین آف دی پاؤس کو رعایت دینی چاہئے۔ جیسے گھر میں کوئی بچہ شراری ہوتا ہے کچھ اس کو رعایت دینی چاہئے اس کے ذریعے اطلاع بھجوادیں۔

Mr. Speaker! You should finish the speech then I will see.

Mr. Jan Mohammad Khan Jamali! Thank you Sir.

میر جان محمد خان جمالی۔ جناب اپنے سکریٹری اس قرارداد کے حوالے سے گزارش ہے کہ نیکس فری زون اردو میں کہ نیکس نہ ہوں لمبی چوڑی گاڑیوں پر نیکس نہیں ہو گا چاہے دیگر نیکسوں کے علاوہ برش لام کے دوران افغان فارڈ پالسی کے دوران جب یہاں قبائل نے مزاحمت کی تھی۔ نیکس میں مراعات دیئے گئے۔ اور ان کو راضی کرنے کے لئے سنڈمن کی پالسی اپنائی گئی۔ مولانا صاحب اگر فرماتے ہیں تو پھر مرضی ہے اس ایوان کی اور ۲۸ سال ہمارے صوبے کو ہو رہے ہیں۔ تجھے تجھے یہ ہے کہ سارا بلوجستان پہماندہ رہ گیا۔ سارے بلوجستان کے لئے پیش شنیش ہونا چاہئے کراچی میں مسلکے پیدا ہوتے ہیں تو وہاں کی حکومت وہاں کے لئے کراچی پیچ دے سکتی ہے۔ یہاں میرے خیال میں

وزیر اعلیٰ کے حوالے سے بیان بھی آئے ہیں اخباروں میں کہ بلوچستان پہنچ بھی ہونا چاہئے اور میری گزارش ہو گی کہ ثوب کو علیحدہ نہیں کرتے ہیں سارے بلوچستان کو ساتھ لئے چلتے ہیں۔ کہ ہمارے لئے سپیشل پہنچ اور سپیشل مراعات ہونے چاہتے ہیں۔ اسی حوالے سے نیکس تو اس صورت میں ادا کریں گے کہ جب ہمارے ساتھ پرائزیٹ ہو۔ بیلا خند میں۔ دیکھو کیش میں۔ ہیئت وائز۔ تو میری گزارش ہے کہ ترمیم کی صورت میں۔ اس دن پی آئی اے کے سلسلے میں ایک ترمیم آل تھی۔ آئیے ثوب سے نکل کر سارے بلوچستان کو شامل کر لیتے ہیں۔ نہ بھٹکان بنیں۔ نہ بلوچ بنیں۔ نہ کولی اور بنیں۔ تو اکٹھے ہو کر کولی مسودہ لے آئیں جس کو سب پسروٹ کریں اور ہم مدد کریں قائد الیوان کی بھی اور اپوزیشن کے سارے عبر ساتھ ہوں۔ میری اتنی ہی گزارش ہے۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ۔ جتاب مندو خیل پوائنٹ آف آرڈر۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ جان جمالی صاحب نے ذکر کیا ہے یہ ثوب کے لئے ہے ثوب کے لئے نہیں سارے ٹرائیبل و بھسریز کے لئے ہے۔ بھٹکان اور بلوچ کا بھی نہیں ہے چنانی اس میں آتا ہے مری اس میں آتا ہے بگٹی آتا ہے بارکھان اس میں آتا ہے یہ بھی و بھسریز ہیں۔ لورالانی پشتوں ایریا میں آتا ہے یہ آل ریڈی ان کو ملے ہوئے ہے اس ودھ ڈرا withdraw کرنا ہے۔ مرکزی حکومت نے سوت دی ہے اگر صوبائی حکومت کے زمرے میں ایک موڑ و حیکل نیکس آتا ہے اگر یہ یہ بھی withdraw کر لیں تو فیڈرل گورنمنٹ والے اس کو بھی withdraw کر دیں گے تو یہ بلوچستان کا نقصان ہو گا اگر فیڈرل ہوئی ہے کہ موڑ و حیکل نیکس کے حوالے سے جو صوبائی زمرے میں آتا ہے پہنچ آٹھ لاکھ کا فرق پڑے گا یہ صحت مند نہیں ہے اب گیارہ بارہ اضلاع میں سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔

جناب اسپیکر۔ بھی بسم اللہ خان کا کڑ۔

بسم اللہ خان کا کڑ۔ جتاب اس قرار داد کے حوالے سے یہ سمجھتا ہوں کہ

محکم نے جس حوالے کو پیش کرنا تھا اس سے ہٹ کر یہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ علاقہ پہماندہ ہے یہاں پر لوگ غرب ہیں پھر انہی اور غربت کو دور کرنے کے لئے اور بہانہ پر کسی آدمی کے پاس گاڑی یا ٹرک ہے اس کا توکن نیکس معاف کر دے تو باقی آبادی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اس کی بجائے بلوچستان کے اور جو دور دور کے ایریا ہیں وہ اگر کوئی انسی قرارداد پیش کریں جس میں یہ ذمہ دار کریں کہ فلڈ ایلوکشن میں خصوصی مراعات دی جائیں۔ پانچ دس ہزار گاڑی رکھنے والوں کو نیکس معاف کرنے کی بجائے وہاں پر ٹیکلے ایکشن فیکم بنائے جائیں۔ وہاں ڈوزر سے زمین ہموار کریں۔

وہاں پر ٹیوب ولی دے دیں جس سے ہزاروں لوگوں کو فائدہ ہو۔ جس سے اس علاقے میں غربت ہے پہماندگی ہے اس کے دور کرنے میں مدد ملے گی یہ جو بلوچستان میں کہیں ہے بجسی الاؤنس Agency Allowance ہے کہیں انسٹیو لاؤنس Incentive Allowance ہے کہیں ہات ایریا الاؤنس Hot Area Allowance ہے کہیں کولڈ ایریا الاؤنس Cold Area Allowance ہے لے جا کر صرف چار اضلاع لیے ہیں جو اس سولت محروم ہیں۔ اس کے بارے میں بھی ہمارے پچھلے دور میں جعفر خان صاحب جب وزیر خزانہ تھے پورے بلوچستان کے ملازمین کے لئے یکمانتی پیدا کرنے کے لئے کہا۔ یہ جو ۲۶ اضلاع میں سے ۲۲ اضلاع کو کسی نہ کسی حوالے سے مراعات دے رہے ہیں۔ پیشیں میں وہاں کوئی قدرت کی نعمتیں ہیں یہ صرف وہاں محنت سے ہیں پورا سال وہ باہر محنت کرتے ہیں زراعت کا سریز ہوتا ہے تو خود کاشت کرتے ہیں اس سے فارغ ہو کر کراچی کے تمام روڈوں پر جائیں تو پیشیں والے ٹھیکے چلاتے ہیں۔ فارغ نہیں بیٹھتے ہیں محنت کرتے ہیں۔ کسی حکومت کے دوران میں پیشیں اور قلعہ عبداللہ کا ذکر کروں گا جس کو خوشحال حلخے تصور کیا جاتا ہے کسی گورنمنٹ کی کوئی کثیری بیوشن Contribution نہیں ہے۔ لوگوں کے محنت کے حوالے سے وہ ہندوستان کے ہر کونے کونے میں گئے سنده میں روڈوں پر پتھروں کی کلائی کرتے رہے وہ سال بارہ میئنے جب ایک آدمی

محنت کرتا ہے تو لازمی بات ہے محنت کے حوالے سے دہان کچھ خوشحالی ضرور آتی ہے میں یہ کہوں گا کہ اس حوالے سے اگر ہمارے اضلاع پہماندہ ہیں تو حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ بلوچستان صوبہ کو پہماندہ تصور کرتے ہوئے ہمیں باقی صوبوں سے زیادہ ترجیح دی جائے ہمیں مراعات دی جائیں ۔

تو صوبائی حکومت سے بھی یہ درخواست کی جا سکتی ہے کہ بلوچستان کے بعض علاقے زیادہ پہماندہ ہیں تو ڈیلوپمنٹ Development کے حوالے سے زیادہ توجہ دی جائے یہ کوئی مراعات نہیں ہے دہان کے غربیوں کے ساتھ دہان کے پہماندہ لوگوں کے ساتھ دہان کے چروانہوں کو اگر گاڑی کے نیکس کو معاف کریں کیا وہ کرائے میں کمی کر لے گا ۔ ان چروانہوں کو جو مال داری کے سلسلے میں مراعات دی جائیں اس نیکس سے چروانہوں کو کیا فائدہ ہو گا ۔ اس بھروسی ہونی آبادی کو کیا فائدہ ہے تو کیا بلوچستان کو مختلف قسم کے مراعات دی جائیں ۔ بلوچستان میں یکسانیت ہونی چاہئے ۔ البتہ میں جس چیز کی حمایت کرتا ہوں اگر آپ اپنے کو زیادہ پہماندہ تصور کرتے ہیں تو حکومت سے درخواست کی جا سکتی ہے کہ دیگر علاقوں کے مددوی لانے کے لئے دہان پر ترقیاتی فنڈ ترجیحی بنیادوں پر دینے جائیں اس بنیاد پر میر عوام کے مفاد میں نہ تصور کرتے ہوئے اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر ۔ جی مندو خیل صاحب ۔

عبدالرحیم خان مندو خیل ۔ جتاب اس میں یہ مسئلہ نہیں ہے ۔

جناب اسپیکر ۔ آن پاؤئٹ آف آرڈر یو (Mr. Speaker! On point) آپ نے سینے Speech of order کر لے ۔

عبدالرحیم خان مندو خیل ۔ جتاب والا اس طرح یہ نہیں رکھا گیا ہے کہ دوسرے ضلعوں کے مقابلے میں نہیں ہے یہ جتاب والا سوال یہ کہ صوبے میں ایک علاقے کو جو مشکل حالت ان کی ہے اس میں ایک رعایت نیکس کا خاص نیکسز کی چھوٹ

حاصل ہے یہ دوسرا پلوک جو پسندہ علاقے ہیں انہیں رعایت دی جائے وہ اپنی جگہ پر بترین بات ہے مثلاً پشین دوسرے اضلاع ان سے یہاں صوبائی گورنمنٹ سے فیڈرل گورنمنٹ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ ہمارے تمام صوبے کو ان ضلعوں کو باقاعدہ مراعات دیئے جائیں یہ ان کے مقابلے نہیں ہے کسی کا سوال یہ ہے کہ یہاں جو لفظ ہے کوئی پانچ ہزار گاڑیاں پانچ ہزار گاڑیاں جتاب والا یہ ٹرانسپورٹ کے لئے استعمال ہوتی ہیں اور ٹرانسپورٹ کے لئے روڑ ضروری ہوتے ہیں روڈ نہیں ہے اس پر اتنا خرچ آتا ہے کہ اس کا بوجھ عوام پر پڑتا ہے اگر اس میں یہ رعایت ہوتی ہے تو وہ بوجھ عوام کے لئے کم ہوتی ہے اسی طرح زرعی ملکس یہ اس کے مقابلے میں کسی اور ضلع کے کسی اور ضلع کے مقابلے میں کسی اور علاقے کے مقابلے میں نہیں البتہ جس علاقے کو بھی صوبے کے حوالے سے کوئی رعایت آپ دننا چاہتے ہیں یہاں پر پوز کریں بالکل صحیح ہے ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے صوبے کو رعایت ہو صوبے میں تمام اضلاع کے لئے ہو یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔

جناب اسپیکر۔

شکریہ جی۔

بسم اللہ خان کا کڑ۔ پوائنٹ آف ایکسپلینیشن (Point of explanation)

مسکی بات صد یہ ہے کہ دبال ٹوب والوں کی گاڑیاں نہیں چلتی ہیں آپ بھی ان سرکوں پر اگر آپ جائیں دبال پر ٹوب سے ہماری جن گاڑیوں کی ملکیت ہماری وہ زیادہ چلتی ہیں جیسیں کون دے گا میں صرف یہ کہنا ہوں کہ اجتماعی مفاہ کی بات کی جائے جو ٹوب کی اجتماعی جو آبادی ہے اس کو فائدہ پہنچنے خصوصیات کو ختم ہو جانا چاہئے۔

جناب اسپیکر۔ کسی اور صاحب نے تقریر فرمائی ہے اس پر۔

نواب ذوالفقار علی مکسی۔ اگر اجازت ہو اگر آپ اجازت دیں۔

جناب اسپیکر۔ جی ہاں ارشاد فرمائیں۔

نواب ذوالفقار علی مکسی۔ جناب اسپیکر مولانا صاحب کی قراردادو تھی کہ

ذوب ڈیوپن کو وہیکل نیکس اور زرعی نیکس سے مستثنی قرار دیا جائے ٹوب ڈیوپن لکھا
ہوا ہے یہاں اگر آپ پڑھ لیں مدد ٹوب ڈسٹرکٹ ڈیکٹ ڈیوپن -

جناب اسپیکر - ضلع ٹوب ڈسٹرکٹ ٹوب -

نواب ذوالفقار علی مگسی - تو لما حب سابق برطانیہ دور ٹوب ڈیوپن
کو آپ پڑھیں ٹوب ڈیوپن ہے ڈسٹرکٹ نہیں لکھا ہوا ہے۔ I am reading that
جس چیز کو آپ منظور کرا رہے ہیں میں وہی پڑھ رہا ہوں -

Zhob District with reference that previously regime and

presently this is District Zhob.

جناب اسپیکر - OK اس کو آپ اگر موڑ وہیکل نیکس
Zhob Motor سے اگر معاف کرتے ہیں جیسے اپنی میں Motor Vehical Tax

Vehical Tax — Moved by the Honourable Colleague

Mr. Jaffar Khan Mandokhail.

اب مولانا صاحب نے یہ کہا ہے کہ کیونکہ وہاں پر بنیادی مسائل اتنے ہیں کہ
سرکیں نہیں ہیں جیسے مندو خیل صاحب نے فرمایا سولتیں نہیں ہیں لوگوں کو اس لئے
یہ نیکس معاف کیا جائے میں اسپیکر صاحب سے پوچھتا ہوں کہ بلوچستان میں کہاں ایسی
سولتیں ہیں سارا بلوچستان جو ہے مساوی چند علاقوں کے مساوی جمل مگسی کے میں
کھٹا ہوں جہاں سرکیں موجود ہیں وہاں نیکس دنا چاہیئے لوگوں کو، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ
بلوچستان کے اگر آپ ایک علاقے کو نیکس سے مستثنی قرار دیں گے تو ہر ممبر اس اسلی میں
کھڑا ہو گا کہ جی میرے علاقے کو میرے کمپوونسی Constituency کو اس سے مستثنی قرار دیا
جائے آگے اس میں کما گیا ہے کہ زرعی نیکس سے بھی تو آپ یہ ایک علاقے کو کہیں گے
کہ ایگر پلکھر نیکس نہ دے تو باقی کون دے گا آپ کو نیکس تو پھر گورنمنٹ کو روپی نیو کہاں سے
آئے گا ہم الجی قرار دادیں لا رہے ہیں اسلی کے اندر کہ کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہیں

ہے اور ہر ممبر کل انھ کر ایسی قراردادیں لائیں گے اپنے علاقے کی سولت کے لئے اپنے
دوث بینک بڑھانے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر نیکس سے چھوٹ آپ نے دینی ہے
تو پھر سارے بلوجھستان دے دیں ورنہ آپ علاقے کو آپ معاف کر دیں دوسرے سے
نیکس میں تو مناب نہیں ہو گا جتاب۔

جناب اپسیکر۔ کسی اور صاحب کسی نے بات کرنی ہے۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ میں ذرا وضاحت کرتا چلوں اس کا مولانا صاحب
نے پڑھنے نہیں سمجھی جسی قرارداد لے آئے کہتے ہیں پاگل کو کہا کہ ہतھرمت مارو اس نے کہا
یاد دلا دیا یہ نیکس ادھر نہیں آل ریڈی وہ کہاں سے یہ قرارداد لائے خواہ مخواہ کو پسا دیا آل
ریڈی وہاں وصول نہیں کی جا رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ نیکس وصول نہیں کی جا رہی
ہے ادھر مولانا صاحب قرارداد لے آئے ہمارے اور پر سر پر تھما دیا ہبڑاں یہ گورنمنٹ کا
کام ہے کاہینہ میں فیصلہ کریں آپ لوگوں کا کام ہے آپ جانے جس طرح کرتے ہیں
ہم تو حمایت کرتے ہیں کہ جو نیکس نہیں ہیں ان کو نہ لگایا جائے اور زرعی کے یا
دوسرے کے جو ہے وہ بلوجھستان کے حوالے سے سب کو جس طرح ٹھٹ کرتے ہیں وہ
آپ بتر سمجھتے ہیں جو نہیں ہے ان کو نہ لائیں دوبارہ۔

مولانا فیض اللہ اخوندزادہ۔ اب یہ لوگ جمع ہوتے ہیں ادھر ٹوب
میں بہت سے لوگوں نے جلوس نکالا اور بست احتجاج کیا کہ ہجتا اور صوبہ سرحد میں
ہماری گاڑیاں پکڑتے ہیں اور ہم سے توکن نیکس وصول کرتے ہیں اس لئے میں نے یہ
قرارداد پیش کی۔

جناب اپسیکر۔ نیک ہے آپ تشریف رکھیں حکومت کی جانب سے کون
صاحب ارشاد فرمائیں گے مولانا امیر زمان صاحب۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جتاب اپسیکر
میں یہاں دو باقیوں کی وضاحت کروں گا ایک جو گورنمنٹ کی پالیسی ہے اس کی وضاحت

کروں گا ایک جو میری اپنی رائے ہے جیسے باتی نے رائے دی ہے میں رائے کی وضاحت
کروں۔

جناب اپسیکر۔ حکومت کا موقف بیان کریں جی آپ حکومت کا موقف بیان کریں۔
مولانا امیر زمان (سینئر وزیر)۔ نہیں موقف تو پیش کروں گا ایسا
نہیں کہ اس سے بٹ کر کے تھاں اور مخالفت میں بات نہیں کرتا ہوں نہ میں اپنی
رائے ظاہر کرتا ہوں جناب اپسیکر ایک اسلامی مسئلہ ہے اسلام کی روشنی سے میں ایک
وضاحت کرنا چاہتا ہوں اسلامی اصولوں کے مطابق جہاں بھی زمین ہے وہ دو قسم کے ہیں
ایک زمین کو روشنیرا کہا جاتا ہے اور ایک زمین کو خراجیہ کہا جاتا ہے خراجیہ اسلامی اصول
کے مطابق وہ ہے جس پر نیکس ہے اور روشنیرا زمین وہ ہے جس پر زکوٰۃ ہے یا عشرہ ہے
ہم ابھی تک اس بارے میں لکھتے نہیں کر سکے کہ پاکستان روشنیرا ہے یا خراجیہ پاکستان میں
نیکس یہ ہے نیکس بھی لیا جا رہا ہے لوگوں اور پھر نیکسوں کی بالکل بہادر ہے ایک نیکس
نہیں ہے ہر دن آپ دیکھتے ہیں کہ نیکس کو بڑھاتے بھی ہیں اور لگاتے بھی ہیں اور
دوسری طرف سے عشرہ اور زکوٰۃ بھی لی جا رہی ہے اسلامی اصولوں کے مطابق مسلمان پر
ایک چیز لگو ہے زکوٰۃ ہے عشرہ ہے یا پھر اس پر نیکس ہے اور پھر گورنمنٹ کے خزانے
میں اس کے کھاتے بنتے ہیں ایک کھاتہ خراج کا ہے نیکس کے دوسرا کھاتہ زکوٰۃ اور عشرہ
کا ہے عشرہ اور زکوٰۃ مسکین پر تقسیم ہو جاتے ہیں وغیرہ تقسیم مسکین اور بیوہ کا حصہ
ہے اور نیکس جو اس کو خراج کہا جاتا ہے وہ پھر ان روڑ وغیرہ اس کے لئے ہے کہ اس
سے آپ روڈ بنائیں چاہے پل بنائیں جو بھی ترقی کے کام ہیں آپ اس سے کروادیں اب
بد قسمتی سے پاکستان ایک اسلامی مملکت ہوتے ہوئے یہاں دو نظام بلکہ عن نظام خالق
ہیں یہاں اسلامی نظام کی بات بھی کرتے ہیں تو زکوٰۃ کا حکم نافذ کرتے ہیں جب زکوٰۃ کے
آرڈیننس کو اگر آپ دکھیں جناب اپسیکر وہ بھی اسلام کے اصولوں کے خلاف ہے اسلامی
اصولوں کے مطابق خشکابہ زمین کے لئے علیحدہ زکوٰۃ اور عشرہ ہے اور نہیں علاقوں کے لئے

علیحدہ زکوٰۃ اور عشرہ بے لیکن آپ کی حکومت نے پلچھے فیصلہ خشکابہ بھی اور نہیں بھی دنوں پر پلچھے فیصلہ زکوٰۃ مقرر کیا ہے اب میں نہیں جانتا ہوں کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے اوپر کوئی حکومت ہے یہ کہاں سے آگئے کہ انکم تو زکوٰۃ کے دیتے ہیں میں اس کو زکوٰۃ نہیں کہہ سکتا ہوں یہ نیکس ہے یہ موجودہ زکوٰۃ اور عشرائیک نیکس ہے یہ زکوٰۃ نہیں ہے زکوٰۃ وہ ہے جو قرآنی اصول کے مطابق ہو عشرہ ہے جو قرآنی اصول کے مطابق ہو یہ جو پلچھے فیصلہ انہوں نے لگایا۔

سعید احمد باشی - پواتنٹ آف آرڈر جتاب اپسیکر -

جناب اپسیکر - جی جتاب ہاشمی صاحب آن پواتنٹ آف آرڈر -

سعید احمد باشی - جتاب اپسیکر اس قرارداد میں موڑ وہیکل نیکس کی بات ہے ثوب کے وزیر موصوف جو ہے نہ جانے کس طرف نکل گئے شاہد انہیں مشکل پیش آئی زکوٰۃ اور عشرہ سے موڑ وہیکل نیکس کے بارے میں -

جناب اپسیکر - نہیں اس میں ایک لفظ زرعی نیکس بھی ہے جس کی اس نے شاہد ہی کی لفظ زرعی نیکس بھی لکھا ہوا ہے آخر میں ہے -

سعید احمد باشی - انہوں نے بھی حکومت کا موقف بیان کرنا ہے میں سمجھتا ہوں مولانا صاحب مشکل میں پھنس جائیں گے اس کو موڑ وہیکل نیکس پر ملاتے ہوئے زکوٰۃ اور عشرہ پر وہ نکل رہے اگر اس طرف آجائیں تو زیادہ بستر آسانی ہو جائے گی -

جناب اپسیکر - آرہے ہیں اس طرف جی -

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر) - اپسیکر صاحب میں نے آپ سے اجازت لی ہے دو باتوں کی مرکزی حکومت چونکہ ہاشمی صاحب یہی ہے اور وہاں زکوٰۃ کا منہد وہاں بنتا ہے تو اس نے شاہد اس کو کوئی رحمت ہو گئی ہو گئی تو میری گزارش یہ ہے کہ اب یہاں زرعی نیکس علیحدہ ہے اور وہیکل نیکس علیحدہ اور شادی بیوہ نیکس علیحدہ ہیں یعنی اتنے بست نیکسیں ہیں کہ جانا نہیں سکتے ہیں کہ یہ کیا ہے تو میرے کھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر

اسلامی مملکت ہے تو اسلام کی رو سے یہاں تک نہیں ہو سکتا ہے یہاں اپنا عشر اور زکوٰۃ دنا اگر عشر اور زکوٰۃ نہیں ہے تو پھر بے شک آپ تک نہیں تو اس کو خراج کما جاتا ہے لہذا یہ ہمیں مرکزی حکومت کھیر کر دیں صاف کر دیں ہم بالکل اس بارے میں کھیر ہیں کہ وہ ہمیں بتا دیں کہ یہ اسلامی مملکت ہے یا نہیں اگر اسلامی مملکت ہے تو پھر ہم لوگوں کو کہہ دیں کہ آپ زکوٰۃ اور عشر دے دیں تک نہیں سے ہم انکار کریں اور اگر اسلامی مملکت نہیں ہے تو ہم لوگوں کو کہہ دیں گے کہ آپ نے تک نہیں دنا ہے پانچ ہو دس ہو۔ یہ چونکہ مرکزی حکومت ہے۔ مرکزی معاملہ ہے اس لئے میں نے اس فلور پر اس کی وضاحت کی ہے۔ اور زکوٰۃ اور عشر کے بعد جو زرعی تکنیکس کا معاملہ ہے وہ بھی آنے والا ہے پیش ہونے والا ہے جہاں تک گورنمنٹ کی پالیسی کی بات ہے زرعی تکنیکس ابھی تک قبائلی علاقوں میں بالکل ناقص نہیں ہے زرعی تکنیکس قبائلی جات میں بالکل ناقص ہیں۔ بہاویہیکل تکنیکس۔ ٹول تکنیکس جس کی اخوندزادہ صاحب نے بات کی ہے وہ ہماری حکومت سے پہلے گھسی صاحب کی حکومت نے لگایا ہے۔ اور موجودہ وقت میں وہ بالکل ناقص العمل ہے۔ تو وہاں سے جعفر خان صاحب نے یہ بھی کا تھا کہ ہماری کامیون نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کو نہیں لگائیں گے لیکن افسوس کی بات ہے کہ چیف سینکڑی صاحب نہیں ملتے ہیں۔ کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے کہ ایک سینکڑی جب آپ کی بات نہیں ملتے ہیں۔ تو میں اس وزارت کو لات مار دوں گا کیا کروں گا۔ جب سینکڑی بات نہیں ملتے ہیں۔ ہم نے وزارت پر لات ماری ہے۔ آپ نے دیکھا ہے اور آپ کے سامنے مٹاپیں پڑی ہوئی ہیں۔ لیکن مسئلہ اس طرح ہے کہ چیف سینکڑی نے اس تکنیکس کو ناقص کر دیا۔ اب موجودہ حکومت ایک سال کے لئے تو ڈیلفر کر سکتی ہے۔ کہ ایک سال کے لئے ڈیلفر ہو اس کے بعد ہم وکھے لیں گے کہ جب ہم نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم اس کو ایک سال کے لئے تعطل میں رکھ دیں گے۔ جیسے گزشتہ حکومت نے رکھا تھا جوں تک یہ ناقص نہیں ہو گا۔ لہذا جب ہم نے یہ واضح کر دیا تو اخوندزادہ صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس قرار داد پر زور نہ دیں۔ ہمارے

لے مسئلہ بن جائے گا ان کے لئے مسئلہ ہو گا۔ میں یقین وحالی کرتا ہوں کہ جوں تک
ناقد نہیں ہو گا۔ ایک سال کے لئے ہم ڈیفر کر دیں گے۔

سید احسان شاہ۔ جناب پوائینٹ آف آرڈر۔ جناب سینئر نسٹر صاحب
نے وضاحت نہیں کی۔ کہ اب سے لے کر جوں تک یا اگلے سال کے جوں تک۔
جناب اسپیکر۔ محک صاحب اپنی تحریک والیں لیتے ہیں۔

شیخ جعفر خان مندو خیل۔ جناب مولانا صاحب اس قرار داد کو والیں لیں
یہ تو آبیل مجھے مار والی بات ہو گی۔
مولانا فیض اللہ اخوندزادہ۔ جناب میں والیں تو نہیں لیتا۔ میں اس پر
زور نہیں دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ کیا ہاؤس اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنی تحریک کو والیں لے
لیں۔ زور نہیں دینے کا مطلب ہے والیں لے لیں۔
(قرار داد محک نے والیں لے لی)

جناب اسپیکر۔ ملک محمد سرور خان کا کڑا صاحب قرار داد نمبر ۱۹ چیش کریں۔
ملک محمد سرور خان کا کڑا۔

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے
کہ چونکہ وفاقی سروسری میں صوبہ بلوچستان کا کوٹ ۳۵۵ فیصد مقرر کیا گیا ہے جبکہ وفاقی
حکومت اس کوئی کے بدلتے میں ۲۵ فیصد آفسریاں صوبہ بلوچستان میں تعینات کرتی ہے
یہ حساب آبادی کے لحاظ سے انتہائی زیادہ ہے جو وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کے
نمائندگی کے منافی ہے۔

امرا وفاقی حکومت ۲۵ فیصد کوٹ کے بجائے وفاقی ملازمتوں میں صوبہ بلوچستان کے مقرر
شده ۳۵۵ فیصد کوٹ کے مطابق آفسریاں بلوچستان سے تعینات کیا کرے تاکہ صوبہ بلوچستان
کے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کے موقع حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ مقامی آفسروں کو

بھی ان کی جائز ترقی کا حق مل سکے۔

جناب اپنیکر۔ قرارداد یہ ہے کہ۔ یہ الیان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ چونکہ وفاقی سروسری میں صوبہ بلوچستان کا کوئی ۲۵ فیصد مقرر کیا گیا ہے جبکہ وفاقی حکومت اس کوئے کے بدلتے میں ۲۵ فیصد آفیسریاں صوبہ بلوچستان میں تعینات کرتی ہے یہ حساب آبادی کے لحاظ سے انتہائی زیادہ ہے جو وفاقی طازمتوں میں بلوچستان کے نمائندگی کے منافی ہے۔

لہذا وفاقی حکومت ۲۵ فیصد کوٹ کے بجائے وفاقی طازمتوں میں صوبہ بلوچستان کے مقرر شدہ ۳۵ فیصد کوٹ کے مطابق آفیسریاں بلوچستان سے تعینات کیا کرے تاکہ صوبہ بلوچستان کے بے روزگار نوجوانوں کو روزگار کے موقع حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ مقامی آفیسروں کو بھی ان کی جائز ترقی کا حق مل سکے۔

جناب اپنیکر۔ ملک صاحب آپ اس کی وضاحت فرمائیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑا۔ جناب اپنیکر صاحب۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب پسییریز Superior سروں کے امتحان ہوتے ہیں تو اس میں بلوچستان کی طرف سے ۳۵ کوئٹہ دیتے ہیں۔ جس میں کبھی دو۔ اور کبھی ذی ایم جی گروپ میں کوئی بھی نہیں آتا ہے۔ کبھی ایک آ جاتا ہے اس طرح صوبہ بلوچستان سے جو پسییریز سروں کے لئے لوگ سلیکٹ ہوتے ہیں۔ ان میں ہمارا بسلک ایک یا دو آدمی اس کوٹ پر آ سکتا ہے۔ آبادی کے حساب سے جو وفاقی حکومتوں پر لوگ کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جب وفاقی طازمتوں پر لوگ منتخب ہو جاتے ہیں تو وہ ہر صوبے میں مساوی قسم کرتے ہیں اگر سارے ملک سے سو آدمی لیتے ہیں تو سو آدمی میں سے ہر صوبے کے لئے چھیس فیصد آدمی بھجو دیتے ہیں۔ اس طرح ہمارے صوبے میں بے روزگار نوجوان ہیں۔ ان کو بڑا سخت نقصان پہنچتا ہے ان کے باتوں میں ڈگریاں بھی ہیں۔ اور ان کو طازمیں نہیں ملتی ہیں۔ آپ کو یہ بھی بترا معلوم ہے کہ وفاقی حکومت نے مختلف مکھوں میں ہمارے لوگوں کو کوئی بھی طازمت

نہیں دی جائے۔

بلکہ یہ کوشش کی گئی کہ ہمارے صوبے سے جو غلط ڈو مسائل پر لوگ جاتے ہیں وہ جا کر وہاں ملازمتی حاصل کرتے ہیں جبکہ ہمارے صوبے کے کسی ملازم کو آج تک کوئی ملازمت نہیں دی گئی۔ گزشتہ چالیس پچاس سال سے یہ پریکس ہے کہ بہت کم لوگوں کو صوبائی لوگوں کو وفاقی ملازمتوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ جو ہمارے حقوق کی خلاف ورزی ہے اور ہماری صوبائی یونٹ ہے۔ Federting Unit فیدرینگ یونٹ ہے تو چاہئے یہ تحاکہ جتنے لوگ بلوجھان کے جوان اس پہنچانہ وقت میں اور اس مجبوری میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور جب وہ آگے آتے ہیں ان کو روزگار کے موقع نہیں ملتے ہیں۔ اس سے صوبے کے نوجوانوں میں سخت تشویش پالی جاتی ہے اور اس تشویش کی بنیاد بھی وفاقی حکومت کی ہے اضافی ہے لہذا میں صوبائی حکومت پر بھی زور دیتا ہوں کہ وہ بھی جب ہمارے دو آدمی پسیسر یا سروس میں نامنہیت کرتے ہیں یا سلیکٹ کرتے ہیں تو ہماری Superior Service صوبائی حکومت کو بھی چاہئے کہ جب بھی وفاقی حکومت سے ہمیشہ ۳۰۰۲۵ آدمی یہاں آتے ہیں۔

ہماری صوبائی حکومت ان کو نہ لے بلکہ ان کو دایں بھجوادے وہ ہمیشہ بلوجھان آتے ہیں ہماری صوبائی حکومت نہ لے۔ صرف دو یا چین آدمی ان سے لے کر باقی دایں بھجوادے تکہ ہمارے صوبے کا مسئلہ وفاقی حکومت کو سمجھ آجائے۔ اور یہ ناصلانی ان کو سمجھ آجائے کہ بلوجھان کے ساتھ واقعی زیادتی ہو رہی ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے نوجوانوں کو روزگار دینا اور پھر جو ہماری صوبائی سروس میں لوگ ہیں ان کی ترقی رک جاتی ہے جو ہر سال ۲۵ آدمی آتے ہیں۔ تو ہمارے لوگوں کو سخت نقصان پہنچا ہے تو جتاب اپسیکر میں آپکے توسط سے عرض کرنا چاہتا ہوں جتاب ہند ایوان سے اور وفاقی حکومت سے یہ الجا کرنا چاہئے ہیں کہ وہ مربانی کرے یا تو ہمارا کوئی بڑھائے کم از کم سال میں ۱۵ آدمی ہمارے سلیکٹ ہونے چاہیں پسیسر یا سروس Superior Service میں۔ جو اس صوبے کے ساتھ پچاس سال سے ناصلانی ہوئی ہے اس نقصان کو پورا کرنا ضروری ہے۔ کہ وفاقی حکومت یہاں کے ۱۵

پندرہ آدمیوں کو ہر سال سلیکٹ کرنا چاہئے۔ ہر سال ہمارے کوئے سے لینا چاہئے اگر ہمارے صوبے کا یہ حال با تو مجھے یقین ہے کہ جو ہمارے نوجوان یہاں ملازمت کرتے ہیں ان کو ریٹائرمنٹ کے وقت پر موشن ملتی ہے۔ جو اس صوبے کے ساتھ بڑی نافضانی ہے۔ اور نوجوانوں کے ساتھ زیادتی ہے جن کے با تھیں ذگیریاں ہیں اور ان کو نوکریاں نہیں ملتی ہیں۔ تو جتاب والا۔ یہ صوبائی حکومت پر لازم ہے کہ وہ وفاقی حکومت کو انکار کر دے کہ وہ زائد افسران جو بلوچستان میں **accommodate** کرتے ہیں وہ نہ کریں۔ اور اس کے بارے میں اس قرار داد کی روشنی میں وفاقی حکومت سے بات چیت کرے۔ اور اس بات کو ان کے نوٹس میں لائے تاکہ بلوچستان کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا ہو جائے اور ہمارے لوگوں کو قوی سلطے پر آنے کے بعد موقع ملے گا کہ وفاقی حکوموں میں کام کریں گے تو مجھے یقین ہے وہ اپنے صوبے کے لوگوں کا خیال رکھیں گے اور اپنے صوبے کے لوگوں سے مل کر اپنے صوبے کے ساتھ جو بے انصافیاں ہوں یہ اس سے باخبر رکھیں گے۔ تو یہی گزارش کرتا ہوں کہ اس قرار داد کو منتظر کر کے وفاقی حکومت سے رجوع کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ اس میں میں ایک عرض کر دوں جی میں گزارش کرتا چلوں جہاں تک مجھے علم ہے مجھے سکریٹری اسمبلی نے بتایا ہے کہ یہ مسئلہ مختلف شکل میں اس سے قبل بھی بہت اس پر بحث ہوتی ہے یہاں پر میں عرض کرتا ہوں یہ مسئلہ بلوچستان کے حوالے سے ہمیشہ زیر بحث ہا ہے اس باتوں میں اور اپنے حقوق کے لئے ہمیشہ بات کی جاتی رہی ہے اس سلسلے میں میرے خیال میں وزیر اعلیٰ صاحب اس بارے میں ارشاد فرمائیں گے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جتاب اسپیکر سوال یہ ہے کہ اس قرار داد میں جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ بنیادی طور پر صحیح ہے بات تو یہ ہے جتاب والا کہ ایک تو ایسے ہی یہ عن اشارہ پانچ فیصد کوٹھ وہ تو بالکل واضح ہے ثابت ہے جتاب والا فی پوائنٹ سے لے کر ملک کے مختلف فیڈرل حکوموں میں اور پھر یہ کارپوریشن پھر حکومتی اور نیم حکومتی اداروں میں حساب جب آپ کریں گے بالکل ایک فیصد بھی ممکن نہیں ہیں ایک تو یہ بل اور اسی کا

تسبیح ہمارے نجومی project پر ابھی یہ project کا بھی نیا بحث فینڈر گرومنٹ کا بن رہا ہے آپ دیکھیں گے کہ ہمارے High ways میں کچھ ہے نہ واپڈا میں کچھ ہے نہ کسی اور فیپارٹمنٹ میں کچھ ہو گا چونکہ ہماری دہان نمائندگی ہے اسی طرح پھر اس سے دوسرا پہلو یہ ہے کہ دہان سے جو سڑرو سز کے ان کو دیکھیں فیصد اب دیکھیں فیصد جو ہے جتاب والا یہ تو یونٹ کی برابری کے حوالے اور آبادی کے لحاظ ۲۵ فیصد وہ بھی یعنی وہ نہیں federating دیتے اور اس کے بعد آپ ۲۵ فیصد یعنی آفسرز لے آئیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمارے پہلک سرو شنس ہیں ان کے حقوق بھی یعنی اس میں رکاوٹ ہوتی ہیں نئے سڑرو سز کے لیے نئے ایمپلائمنٹ کے لیے بھی راستہ بند اور اس کے علاوہ بد قسمتی سے وہ colonial راستہ بھی بند اور اس کے علاوہ وہ colonial پہلو بھی نکل آتا ہے بجائے اس کے کہ صوبے کی خدمت کریں صوبے کی مشکلات کو حل کریں دہان شکل یہ اختیار ہو جاتی ہے کہ جیسا کہ کسی اور ملک سے کوئی آیا ہے جتاب والا ہم بھی ریکارڈ دیکھیں گے تو یہ ضروری ہے یہ دہان آپ نے فرمایا کہ بار بار یہ بات آتی ہے تو یہ صحیح بات ہے ہم اس کو ایک بار پھر اس پر ہم زور دیں یعنی بار بار ہونا چاہیے یہ صرف rule کا مسئلہ ہے کہ کوئی قرار دلہ پائج یا چھ میٹنے میں دوبارہ آتی ہے یہ مسئلہ ورنہ اس پر رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے اور اس بات پر بھی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے چونکہ لوگ عمل نہیں کر رہے ہماری تشویحی ہوتی نہیں ہے لہذا ہم کیا کریں لہذا یہ بات چھوڑ دیتے ہیں جتاب والا یہ ضروری ہے جتاب والا اس قرار داد کی میں حمایت کرتے ہوں اور ایسے گزارش کریں گے کہ باس اس کو حقوق طور پر منظور کرے اور پھر اس کے بعد follow up بھی کرے گورنمنٹ اس کو follow up بھی کرے۔

جناب اسپیکر - مولانا امیر زمان صاحب -

مولانا امیر زمان (سینیئر وزیر) - جتاب اسپیکر میں اس تحریک کے التوا کے لئے یہ عرض کروں گا کہ بلوچستان اسمبلی نے بلوچستان کے حقوق کے لئے وہ چاہے ملازمت ہو یا چاہے وہ بے انصافی ہو گیں رائٹی ہو چاہے وہ صوبائی یا قوی سیسیں ہوں

- جو یہاں کم ہیں جو بھی بلوچستان کے حقوق کا مسئلہ ہے اس کے متعلق میرے خیال میں یہاں سے اندازہ کم سے کم دس قراردادیں پاس ہو چکی ہیں اور یہ قرارداد مختلف شکلؤں میں کوئی لگنیں کے متعلق ہے کوئی ملازمتوں کے متعلق ہے کوئی سیٹ کے متعلق ہے - مختلف حقوق کے لئے ہے - یہ جتنی بھی قراردادیں ہیں یہ وہاں گئی ہیں۔ سردخانے میں پڑی ہیں۔ اب ایک تو یہ مسئلہ ہے جیسے جان صاحب نے کما تھا میں تو اس کا ساتھ دون گا۔ اگر وہ عدالت میں جانا چاہتا ہے تو دوسرا نام اس پر سیرا ہو گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ یہاں اسلبیوں میں بات ہوتی ہے کہ فلاں سمبر کا اتحاق معمول ہوا ہے۔ کیا یہ بلوچستان اسلبی کا اتحاق نہیں ہے کہ وہ اتنی بھی زحمت نہیں کر سکتی ہے وہ کم ہے کم جواب دے دے۔ کہ آپ نے جو قرارداد پیش کی ہے اس میں یہ بات جو فیرواءبل ہے اور یہ ان فیرواءبل ہے۔ یہ ہو سکتا ہے یہ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر مرکز کے حوالے سے وہ اتنی زحمت نہیں کر سکتا ہے۔ کہ وہ اس بلیے میں جواب دے دے تو یہاں ہمارے ساتھی جو حزب اختلاف کے ہیں یا اقتدار کے ہیں سارے ساتھی اس سے حق ہیں۔ ہم یہ بات کرتے ہیں کہ حق کو چھیننا پڑے گا۔ اب پڑے نہیں ہے کہ وہ چھیننے کا وقت کب آئے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وقت ہے کہ وہ لوگ اب بلوچستان اسلبی میں موجود ہیں۔ جو بہتر حقوق کے علم بردار ہیں مجھ سے لے کر جتنے بھی ساتھی ہیں اسلبی میں وہ سارے ساتھی حقوق کی بات کرتے ہیں۔ اب آئیں ہم مل کر کوئی راستہ نکال بیٹھیں۔ عدالت کے ذریعے سے ہو اور یا کوئی دوسرے ذریعے سے ہو مجھے یاد ہے کہ جمال صاحب کے دور حکومت میں فنڈ کے متعلق بات آگئی تو یہاں ہمارے حزب اختلاف کے ساتھیوں نے ہڑتاں کی۔ اسلبی کے سامنے بیٹھ گئے کیا ہم قوی اسلبی کے سامنے ہڑتاں نہیں کر سکتے۔ ہم وہاں بیٹھ نہیں سکتے ہیں۔ سوال اور جواب قرارداد کی حد تک تو ہم تک گئے ہیں۔ بلکہ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ ایسے بست سارے حقوق ہیں کہ پاکستان کے آئینے نے ہمیں دیے گئے ہیں۔

لیکن ہماری مرکزی حکومت آئین کو چھوڑ کر کے ہمیں وہ حقوق نہیں دے رہی ہے۔ چاہے وہ اسلامی حقوق ہوں چاہے وہ معدنیات سے متعلق ہو چاہے وہ دوسرے حقوق ہوں وہ آئین کو چھوڑ کے وہ ہمیں حقوق نہیں دے رہے ہیں جب ہماری مرکزی حکومت آئین سے بالاتر ہم پر ظلم کرتی ہے۔ اور ہم خاموش بیٹھے ہیں میرے خیال میں خاموش بیٹھنے کا موقع نہیں ہے۔ جیسا میں نے کہا جانے والی نے کہا ہم عدالت کا دروازہ لکھنگھائیں گے میں ساتھ ہوں بسم اللہ۔ ہم جائیں گے عدالت کا دروازہ لکھنگھائیں گے۔ لیکن خدا جانے وہ بھی قرارداد کی شکل میں نہ ہو جائے۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ لیے مسائل میں عوام بھی سارے حقوق ہیں۔ اگر کل آپ کال دیں بلوجھستان کے عوام کو کہ ہمارے فلاں فلاں حقوق جو نہیں مل رہیں تو میرے خیال میں کوئی ضلع ایسا نہیں ہو گا جو آپ کے لئے پہیج ہمہ ہڑتاں نہ کرے۔ جب عوام بھی ساتھ ہوں میر بھی ساتھ ہوں بلکہ جو آفیسر کے حقوق ہیں وہ بھی نہیں مل رہے۔

تو جب آفیسر کے حقوق بھی غصب ہیں اور عوام کے حقوق بھی غصب ہیں اور آپ کے ممبر کے حقوق بھی غصب ہیں۔ تو میرے خیال میں ہم مل کر کے حقوق کو حاصل کریں اور جہاں تک قرارداد کی بات ہے قرارداد بھی جیسا کہ باشی صاحب نے کہا تھا۔ کچھ ایسے حالات نظر آ رہے ہیں وہ ہی ایم صاحب وضاحت کر دیں گے۔ میرے لئے مناسب نہیں ہے پھر ہم اس کے ساتھ تائید کرتے ہیں انشا اللہ ہم ساتھ ہیں۔ اس بارے میں کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے ہم ساتھ ہوں گے لیکن ساتھیوں سے میری گزارش ہے کہ آپ مل کر بیٹھ کر ایک لائج مل طے کریں ہمارے ہاں جو سسٹم ہے نظام ہے وہ بالکل سرے سے غلط ہے۔ ہم ایک اچھا سا سسٹم بنادیں اور نظام بنادیں۔ اور اپنے حقوق کے لئے لڑیں۔

جناب اسپیکر۔ عصر کی نماز کے لئے اجلاس کی کارروائی کو ۱۵ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اجلاس کی کارروائی ۵ نج کر پنچھیں منٹ پر ۱۵ پندرہ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی اور دوبارہ زیر صدارت جناب اپنیکر ۵۰ چھنج کر پندرہ منٹ پر دوبارہ شروع ہوئی ۔
جناب اپنیکر ۔ میر ظہور حسین خان گھوسمہ ۔

میر ظہور حسین خان گھوسمہ ۔ آج جو جناب قرارداد ملک محمد سرور خان کا لڑنے پیش کی ہے کہ ہمارے صوبائی ملازمین کا پچیس فیصد کوٹ نہیں مل بہا ہے یہ بستین قرارداد ہے ہمارے صوبے کے لئے ۔ اس طرح کی قراردادیں ہمارے اسلی سے پہلے بھی منتظر ہوئی ہیں اور اس طرح طویل جدوجہ جد ہماری جموروی وطن پارٹی نے ۔ بلوچستان نیشنل الائیز کی صورت میں ۔ ۱۹۸۸ء میں کرتی رہی ہے ۔ اس وقت میاں نواز شریف صاحب سے مقابلہ بھی ہوا تھا ۳۰۵ فیصد نہیں بلکہ ہمیں آبادی کے متعلق ۳۰۵ فیصد کوئی مقابلہ ہبوا جس کے تحت ہمارے مرکز میں کوٹ ۳۰۵ مقرر ہوا ۔ اور سفراء کا بھی ہمارا ۳۰۵ فیصد مقرر ہوا ۔ سیکرٹری لیوں پر جو بھی ہماری ملازمتیں مرکز میں ملیں گی وہ اسی حساب سے دہاں ۳۰ فیصد ملے گا ۔

لیکن آج پھر میاں نواز شریف صاحب کی حکومت ہے ۔ اسیدے بے انہیں اس قرارداد کی صورت میں یقین دھانی کرائی جائے گی ۔ کہ وہ اس پر عملدرآمد کرائیں کیونکہ آج تک انہوں نے عمل درآمد نہیں کرایا ۔ تو اس قرارداد کی میں اپنی طرف اور اپنی پارٹی کی طرف سے بھرپور حمایت کرتا ہوں ۔ اور اس طرح بھی جو مرکز کے ہمارے صوبے کے اندر پرا جیکٹ ہیں جیسے ہو گئے ۔ اوج پالور پلانٹ ہے اس کے اندر بھی ہمارے صوبے کو پورا پورا کوٹ نہیں دیا جا رہا ہے ۔ ہمارے ریسورسز پر ۸۰ فیصد ہمارے لوگوں کو رکھنا چاہئے وہ زیادہ تر باہر کے لا رہے ہیں اس سے ہمارے صوبے کے اندر بہت بے روزگاری پھیلی ہوئی ہے اور اسی طرح جو پرا جیکٹ ہیں اصولاً اہم پوست جی ایم کا پی ڈی کا وہ بھی صوبے کا ہونا چاہئے لیکن ان پر بھی عمل نہیں ہو رہا ہے جس طرح کہ پٹ فیڈر وائیڈنگ پروگرام میں ۔ جی ایم مرکز کا ہے تو پی ڈی بھی مرکز کا ہے ۔ تو اسی طرح

کافی طریقے سے ہمارے صوبے کی حق مخفی کی جا رہی ہے۔

اسی طرح بھی آرپی ہے۔ اس کی بھرتی کے اندر کلریکل پوسٹ ہیں سپاہی کی پوسٹ ہیں اور اردنی ہیں۔ چپر اسی وہ بھی جو ہیں وہ دہان ذیرہ غازی خان سے یا صوبہ سرحد سے بھرتی کئے جاتے ہیں اس لئے ہمارے صوبے کے اندر بے روزگاری ہے اگر ہمارے 5.14 پر پورا عمل درآمد کیا جائے تو میں نہیں سمجھتا کہ ہمارے لوگ بے روزگار ہیں۔ زیادہ تر جعلی ڈیسائیل بنا کر سندھ کے لوگ پنجاب کے لوگ فرٹیز کے لوگ ہمارے صوبے کے کوئی پر بھرتی ہوتے ہیں۔ باقی ایک فیصد بھی نہیں ملتا ہے۔ سولی گیس۔ سیندھ کے اندر ہمارے سانچھ فیصد نکلے بھرتیاں ہونی چاہیں یہ نہیں ہو رہا ہے زیادہ تر باہر کے لوگ صوبہ سرحد پنجاب اور سندھ سے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ میں اس قرارداد کی جو ملک سرور خان نے پیش کی ہے بھرپور حمایت کرنا ہوں 5.14 کے حساب سے ہمارے حقوق ملازمت کے مطے اور فتح آؤئے آبادی کے حساب سے 5.14 دیں وہ باقی رقبے کے طالع سے دیں پھر ہم جا کر ترقی کر سکیں گے۔ ملکریا۔

جناب اسپیکر۔ مربانی ہی۔

جناب اسپیکر۔ سردار لوٹی صاحب۔ ان کے بعد بسم اللہ صاحب۔

سردار عبدالحفیظ خان لوٹی۔ جناب اسپیکر صاحب۔ میں ملک سرور خان کا کڑا کی اس قرارداد کی پرزو حمایت کرتا ہوں۔ اور اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی قرارداد اسیں اس اسلامی سے کئی مرتبہ منکور ہو چکی ہیں۔ چونکہ مرکز ہمارے اس صوبہ بلوچستان کے ساتھ بالکل ایسا سلوک کر رہا ہے جیسے سوتیلی ماں ہوتی ہے۔ میرے خیال میں اس قرارداد کی کوئی مخالفت نہیں کرے گا۔ اب بھر حال واقعی یہ ایوان اس مطلعے میں مختص ہے اور اس کام کو کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے سارے پیسپر مکمل کر کے اور تمام ایوان چاہے اس میں اپوزیشن ہو یا چاہے ٹریوری میسٹریز ہو۔ مکمل طور پر سارے محبر بعد لیڈر آف دی بلوس اسلام آباد چلتے ہیں۔ وہاں پر اسلام آباد میں وزیر اعظم صدر ہاؤس کے سامنے وحزاں لگتے ہیں اپنے حقوق

کے لئے۔ اس طرح کی قراردادوں سے یہ نہ ہمیں حقوق دیں گے اور نہ ہی یہ یہ چیزیں دے سکتے ہیں۔ جب ہم وہاں پر حلقہ طور پر بیٹھ جائیں گے۔ اس میں چاہے اپوزیشن ہے یا ٹرینر ہی یا پھر ہیں۔ وہاں پر ٹلے جائیں اور وہاں حلقہ طور پر صدر اور وزیر اعظم سے مل لیں۔ اور انہیں فوراً دیں کہ آپ نے آج تک کچھ نہیں دیا ہے۔ اور اب ہمارے صوبہ میں خدار ارتقی کراؤ گی جیسے کہ ٹرینر ہے۔ بالآخر صوبوں کے اشیشوں پر الیکٹریک ٹرین لگا رہے ہیں۔ اور نئے نئے اشیش کھول رہے ہیں۔ اور ہماری ٹرینوں کی صورت حال آپ دکھ رہے ہیں۔ کہ کوئی مسافر سوlut سے نہیں جا رہا ہے۔ اسی طرح پی آئی اسے ہے وہ بھی مرکز کے کنٹرول میں ہے۔ مرکز جو پی آئی اسے کاہے اس سے متعلق قراردادوں تو ہم لوگ یہاں منظور کر لیتے ہیں۔ وہاں پر کوئی توجہ نہیں دیتا۔ یہاں پر انیس پورٹ پر مسافروں کو پہنچانے کے لئے کوئی ہدید نہیں ہے۔ مسافروں کے عزیز و احقرب انہیں رخصت کرنے کے لئے جاتے ہیں یا انہیں لینے کے لئے آجاتے ہیں۔ وہاں پر ہم لوگ سورج ملتے و حوب ملتے رہتے ہیں۔ اور بارش کے وقت اس سے بچنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس طرح لوگوں کو دقت ہوتی ہے۔ اور اس قسم کی قراردادوں پہنچ کرنے سے اور منظور کرنے سے میرے خیال میں مرکز ہمیں توجہ نہیں دیتا ہے میرا ذاتی طور پر اس ایوان کو یہ مشورہ ہے کہ ہم بے حلقہ ہو کر اسلام آباد جائیں اور وہاں پر اس کے سامنے بیٹھ جائیں کہ ہم حقوق لینے آئے ہیں اور حقوق لے کر جائیں گے۔ مہمانی۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ۔ بسم اللہ خان کاکڑ۔

بسم اللہ خان کاکڑ۔ جناب اسپیکر۔ جہاں تک قرارداد کا تعلق ہے۔ وہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس پر میں بات کرنے کے لئے خواہش مند تھا۔ جناب اسپیکر۔ میں بلوچستان کے تعلیم یافتہ لوگوں کے حوالے سے بات نہیں کروں گا۔ بلکہ تمام صوبوں کے کیس ان کے تعلیم یافتہ لوگ جو ان فیضارثمنث یا ملکہ میں ہوتے ہیں۔ وہی لوگ بہتر کجھتے ہیں اور پھر اپنی سیاسی قیادت کو مطلع کر کے فیکٹ اور فیگر کی بنیاد پر اس مسئلہ کا سیاسی طور پر

آگے لے جائیں۔ جس ادارے میں آپ کا کوئی آدی ہو گا ہی نہیں۔ تو اس ادارے کا پورا اشیکھر جو ہے وہ آپ سے خفیہ رہتا ہے۔ آپ اس کے حوالے سے باہر سے بات کرتے ہیں۔ ان کے اعداد و شمار کے جو حقائق ہوتے ہیں اور جو فیکٹ اور فیگر ہوتے ہیں اس کا آپ کو پڑھنے ہی نہیں چلا ہے۔ اس حوالے سے بلوجھستان کو اس ملک میں بت اہمیت کے ادارے ہیں وہاں پر بلوجھستان کی نمائندگی شہونے کی وجہ سے اس میں جو بھی منصوبہ بندی ہوتی ہے اس میں پورے صوبے کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کیس کو ہمگے لے جانے کے لئے سب سے پہلے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ ہم کیس کو کس انداز سے رکھتے ہیں اپنے کیس کو درست انداز میں رکھتے ہیں اور اس پر درست دلائل دینے سے اور حقائق کو جب آپ بنیاد بنا کر کیس لے جائیں گے۔ تو یعنی طور پر آپ کو اس کیس میں کامیابی ہو گی۔ یہ حقیقت ہے کہ ہمارا کوش پانچ اعشاریہ عیسیٰ کا کوئی مقرر ہوا ہے لیکن وہ اس پر واردات کیے کرتے ہیں۔ ہمیں اس سے محروم کیے رکھتے ہیں۔ کہ کبھی انہوں نے میں پوشیں بیک وقت انداونس نہیں کی ہیں۔ ۱۳۔ ۱۴۔ یا ۱۵ پوشیں انداونس کرتے ہیں۔ آپ کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ کا پانچ اعشاریہ عیسیٰ کے حوالے سے جب میں پوشیں انداونس ہوں گے تو وہاں آپ کا کوش بنتا ہے۔ چودہ پوشیوں کے حوالے سے آپ کو کہا جاتا ہے کہ آپ چودہ میں تو آتے ہی نہیں ہیں۔ یہ سب سے بڑی بات ہے کہ ہماری گورنمنٹ ہمارے جو درست سینٹ اور قوی اسیبلی میں گئے ہیں۔ ان سے بھی ہماری درخواست تھی کہ وہ وفاقی حکومت سے ایسا سوال کریں کہ یہ جو بیالیں تریلیں وفاقی ٹھیک ہیں۔ اس میں کل کتنی ملازمتیں ہیں۔ گریڈ ایک سے لے کر گریڈ بائیس تک سے گریڈ وائز کرنے کل ملازم ہیں۔ اور اس میں بلوجھستان کے کتنے ملازم ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے کوش دیا جائے۔ یہ ۱۳۔ ۱۴۔ اور ۱۵ اس طریقہ سے پوشیں انداونس کر کے۔ ہمارا حق جو مارا جاتا ہے یہ جو این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے ایک فیگر ہمارے سامنے آتی۔ ۱۶ بلین۔ ارب روپے جو ہیں وہ وفاقی حکومت ان اداروں کے ملازمین کی تختیاں ہوں کے لئے ہماری

پوری آمدن سے کاٹ لیتی ہے۔ یعنی ۱۵ ارب روپے۔ اور یہ جو گھرلوں روپے کے بجت خرچ کرتے ہیں۔ واپسی ہے۔ اور جی ذمی سی وغیرہ ہے۔ ان ٹکھوں میں ہمارا کوئی آدی نہیں ہے۔ جو بلوچستان کے مخاد کو مد نظر رکھے۔ اور ان کی منصوبہ بندی میں ہمارا تکمیل نظر رکھا جائے۔ تو اس کیس کو بنانے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ جو ماہر لوگ ہیں۔ جو جانتے والے ہیں۔ اور جو اس چیز کو سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائے۔ تاکہ وہ اسے دوست خطوط پر بنائے جائیں۔ ایک دوسری بات ہے یہ دوسرے چیف سیکرٹری ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک چیف سیکرٹری آیا تھا۔ اور یہاں پر ۱۹۔ اور ۲۰ گرینڈ کے آفسروں کو یہاں پر چیف سیکرٹری بنائے جیسے دیا جاتا ہے۔ جب کہ ہمارے اپنے صوبے میں ۲۱ گرینڈ کے آفسر کمی سالوں نے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آج بھی بلوچستان سیکرٹریٹ میں آپ کو بہت بڑی تعداد میں دوسرے صوبوں سے آئے ہوئے آفسر بطور سیکرٹری بیٹھے ہوئے میں گے۔ کیا بلوچستان کا ایک بھی آفسر پنجاب سیکرٹریٹ میں ہے۔ بطور سیکرٹری کے۔ صوبہ سرحد کے سیکرٹریٹ میں ہے۔ اور سنده سیکرٹریٹ میں ہمارا ایک بھی آفسر ہے چاہے وہ چھوٹا نیپارٹمنٹ ہو اس کے سیکرٹری کے طور پر ہے یہ بات ہمیں کیا احساس ولاتی ہے۔ ہمیں کوئی خوف نہیں ہوتا ہے۔ ایک پاکستان ہے بیشک یہاں کے لوگ دہان جائیں جاں کے لوگ یہاں آئیں۔ لیکن ہمیں بھی تو گنا جاتا۔ پہ بلوچستان کو اس حوالے سے کالونی سمجھا گیا ہے۔ ہمارے ایکس گرینڈ کے آفسر کو یہ موقع تو دیں کہ سنده کا چیف سیکرٹری بلوچستان سے ہو۔ پنجاب کا چیف سیکرٹری بلوچستان سے ہو۔ صوبہ سرحد کا چیف سیکرٹری بلوچستان سے ہو۔ یا دہان کا آئی جی بلوچستان سے ہو۔ کبھی ہمیں بھی تو موقع دیں۔ جب ہمیں موقع نہیں دیا جائے گا۔ اور احساس پیدا ہو گا۔ ہمیں کالونی سمجھا جائے ہے۔ اور اس میں کیا ہوتا ہے۔ یہ جو ذمی ایم جی گروپ کے لوگ یہاں آ جاتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی جو ڈیمریٹ **demerit** ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان کے آنے سے ہمارے جو مقامی جو آفسر ہوتے ہیں ان کی ترقی اور پر موافق پڑ رک جاتی ہے۔ خصوصی طور پر پولیس میں

ان کی ترقیاں رک جاتی ہیں۔ ان کی پرموشن رک جاتی ہے۔ وہ اس مسئلہ کو اس حوالے سے انتہائی اہم سمجھتے ہیں۔ کہ بلوچستان کے اس ایوان یا بلوچستان کی تمام سیاسی جماعتیں یا اس ایوان میں موجودہ تمام سمبران اس پر ایک حقیقہ لائجہ عمل اس طرح اختیار کیا جائے۔ میں اس چیز سےاتفاق نہیں کروں گا۔ جیسا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ ہم زور سے چھینیں گے۔ چھیننے والا مسئلہ وہ ہوتا ہے۔ اگر یہ ملک آپ نے جدوجہد کے نتیجے میں حاصل کیا ہوتا۔ جس طرح ہمیں یہ ملکہ مملکت خداداد پاکستان کے لئے ہم مرے نہ لڑے نہ ہم جیل گئے ملک ہمیں ملا۔ آر گومنٹ کے طور پر کیونکہ جراح صاحب اس ملک کے کیس کو قانونی اور آئینی طور پر اس طرح لڑا۔ جس کے نتیجے میں ان کو یہ ملک دینا پڑا۔ اس کے لئے وہ طریقے ضروری نہیں سمجھے گئے۔ اس ملک میں بھی حقوق حاصل کرنے کے لئے۔ یہ لڑنے جگلنے والی بامیں ہم نے کی ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے اس کے نتیجے میں کچھ لینے کی بجائے ہمارے اندر خود۔ جیسا کہ ہمارے ساتھی کھوسہ صاحب نے حوالہ دیا۔ مختلف لوگ تھے جب لڑنے کا مرطہ آیا۔ تو کیا ہوا اس کو بھی سامنے رکھا جائے۔ یہ ایسے حلقہ ہیں جس کو چھپایا نہیں جا سکتا ہے۔ میں ایک بار پھر اس قرار داد کی اہمیت پر نور دیتا ہوں کہ یہ قرار داد اپنی اہمیت کے لحاظ سے پورے بلوچستان کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ اس پر کامل اتفاق بحکمت اور اس کیس کو آگے لے جانے کے لئے۔ اس میں آپ کو دلائل۔ اور فیکٹ فیکٹ سے کام لینا ہو گا اور اس کیس کے لئے جب تک ہم نہیں لڑیں گے۔ اس ملک کے وسائل میں بلوچستان کسی بھی لینا حصہ نہیں پائے گا۔ اس ملک کے وسائل میں صرف روز گار کا مسئلہ نہیں ہے اس ملک کے وسائل میں حصہ دار بننے کے لئے ہمیں ان اداروں میں اپنے غماجدے کی موجودگی لازمی کرنے کے لئے جو بھی لائجہ عمل اختیار کرنا پڑے۔ ہمیں کرنا چاہئے۔ تکریہ۔

جناب اسپیکر۔ جی عبدالرحمٰن خان آن پوائنٹ آف آرڈر۔

عبدالرحیم خان مندو خیل۔ جناب فیڈرل گورنمنٹ کے سامنے ہم اپنا کیس

محجع طریقہ سے پیش کریں۔ سروز کا پراجیکٹ کانڈز رسورسز Resources کا ہم اپنا مسئلہ کیسے حل کر سکیں گے اس میں میری تجویز یہ ہے کہ اس اصلی کے قائد ایوان۔ حکومت ایسا طریقہ اختیار کرے کہ تمام پارٹیاں مل کر اپنا کیس تیار کریں اس میں جتنی مدد ہو سکتی ہے وہ ہم کر سکیں گے۔ فگرذ۔ قیکس اور اس کے بعد پچھلی بار جیسا کہ ہم نے طریقہ اختیار کیا۔ وزیر اعظم سے ملاقات ہو۔ رسمی طور پر باقاعدہ ان سے تائم لیا جائے۔ اور اس کے سامنے کیس رکھا جائے۔ ابھی پری بجٹ باعیں ہو رہی ہیں ڈسکشن ہو رہی ہے پری بجٹ ہم کو شش کر لیں یہ میری تجویز ہے کہ اس طرح ہم کر سکتے ہیں باقی باعیں بعد کی ہیں۔ لیکن یہ سب مل کر قوی اصلی کے ممبران اس طرح سیٹ کے ممبران۔ گورنمنٹ سے ہماری طرف سے تائید ہے۔ جب بھی وہ اس پر عمل کرنا چاہے ہم تھاون کے لئے تیار ہیں۔

جناب اپسیکر۔ قائد ایوان۔

سردار محمد اختر منگل (قائد ایوان)۔ جناب اپسیکر۔ میں ملک محمد سرور خان کی تاریخی تھائی تو کروں گا مگر کچھ نکات ہیں ان کی وحاحت کرنا چاہوں گا۔ اس وحاحت سے پہلے چند ایک باعیں ہیں وہ بھی اس ایوان میں پیش کرنا چاہوں گا۔ آج ہمارے ممبران کی تھاریر یا باعیں سن کر کافی خوشی ہو رہی ہے مختلف پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے ممبران آج وہی باعیں کر رہے ہیں جو ہم میں فتحب حکومت نے اس ایوان یا اس سے باہر باعیں کی تھیں اپنے حق کے لئے اس حکومت کو ختم کیا گیا اور اس کے قائدین کو جلوں کی سلاخوں کے بیچے بیجا گیا۔ انہیں کچھ تھے قوم پرست۔ آج مجھے خوشی ہو رہی ہے اس قوی پرستی کی باعیں جان جمالی صاحب کر رہے ہیں اس قوی پرستی کی باعیں سرور خان کا کڑ کر رہے ہیں اسی قوی پرستی کی باعیں آج مولانا صاحب بھی کر رہے ہیں۔ پچھلے ادوار میں یا آج جو قوموں پر ستون پر الزام لگایا جا رہا تھا غداری کا اس کی بیک وجہ یہ تھی جناب اپسیکر۔ آج جی حق کی ہم بات کر رہے ہیں اسی حق کی بات پچھلے ادوار میں کی گئی۔ آج جس چیز کا ہم مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمیں روزگار نہیں مل رہا ہمیں ترقی کے

لے فنڈر نہیں مل رہے۔ اس سے زیادہ ڈیمنڈ پلے بھی ہو چکے ہیں۔ اس کی سزا جو ملی آج تک ہماری پیشانیوں پر غداری کے نشان ان کی نظروں میں دکھائی دے رہے ہیں ہمیں شاید دکھائی نہ دے۔ نظر نہ آئے۔ اس وجہ سے اس شک کی نظروں سے دیکھا جا بنا ہے۔ مگر آج خوشی کی بات یہ ہے کہ اس کا مسلم لیگ سے تعلق ہو جائے پبلز پارٹی سے اس کا تعلق ہو۔ جمعت سے ہو آزاد حیثیت سے ہو آج وہی قوم پرستی کی ہائی حق کی باعیں جو آج تک قوم پرست کرتے رہے ہیں آج وہ بھی کر رہے ہیں۔ جتاب اپنیکر قراردادیں ہم نے آج تک کافی میش کی ہیں۔ جیسا کہ مبہرنے یہاں پر کما تھا کہ قراردادیں تو یہاں سے پاس ہو جاتی ہیں اس پر عمل کتنا ہوتا ہے آج تک ہم دیکھیں کہ جو مطالبات ہم نے مرکز سے کیا ہے پہلی بات یہ ہے اس پر عمل درآمد ہوا ہے۔ جو آئین کے تحت ۲۰۱۵ جو کوٹھے آج ہم ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ ہمیں ۵.4 دیا جائے کیا ۵.۳ ہمیں کوئہ دیا گیا ہے؟ ایک شخص کی جتاب اپنیکر بارات جاری تھی کسی نے کہا ہم تمیں بارات میں شامل ہی نہیں کریں گے اس نے کا کہ میں تو یہیں گا اٹھے والے اونٹ پر۔ ہمیں ۳۵ کا کوئی نہیں دیا جا رہا ہے۔ ہم مطالبات کر رہے ہیں ۵.4 کا۔ ناجائز مطالبات نہیں ہے نہ ہم نے کوئی غلط مطالبات کیا ہے ان کی نظروں میں شاید غلط ہو یا ان کے ذہنوں میں یہ مطالبات غلط تصور کیا جائے اس کے علاوہ جتاب اپنیکر ہم مرکز سے مطالبات کرتے ہیں کہ صوبے کو اس کا حق دیا جائے یا جو ہمارا کوٹھ متعین کیا گیا ہے اس پر عمل درآمد کیا جائے پلے ہم اپنے گہباؤں میں تو جھاٹ کر دیکھیں۔ کہ مختلف ادوار میں مختلف دور حکومتوں میں جو لوگ برسر اقتدار رہے ہیں چاہے وہ وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے رہے ہیں چاہے وہ کسی وزیر کی حیثیت سے رہے ہیں انہوں نے اپنے ہی صوبے میں اس پالیسی پر عمل درآمد کیا ہے۔ کسی ڈسڑک کا کیا کچھ کوٹھ بنتا ہے۔ اس پر کیا عمل درآمد کیا۔ ایسی اینڈ جی اے ڈی میں جس بے قاعدگی سے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں تمام ڈوبنیوں کے کوٹوں کو نظر انداز کر کے صرف اپنے مخصوص نظر لوگوں کو اس میں بھرتی کیا گیا ہے آج وہی لوگ مرکز سے مطالبات کرتے

ہیں پہلے وہ اپنے آپ کو دیکھیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ان کا یہ مطالبہ غلط ہے مگر وہ پہلے اپنے آپ کو دیکھیں اپنے آپ کو سدھاریں ہم ان کی تماشیت کرتے ہیں ان کی قراردادوں کی تماشیہ کریں گے۔

جب اپنیکر۔ جن الفاظ کے بارے میں میں نے کہا تھا کہ میں ان کی صحیح کروں گا سرور خان صاحب نے کہا تھا کہ ۲۵ فیصد طاز میں جو ہیں فینڈر کے ہیں ان کی میں صحیح اس طرح کروں گا کہ مختلف فیپارٹمنٹ میں مختلف ریپو فینڈر کی طرف سے رکھا گیا ہے۔ ۲۱ گریڈ ہیں جو فینڈر سروس کے ۴۵ فیصد۔ صوبائی کے ہیں ۳۵ فیصد ۲۰ میں ہے ۴۰ اور چالس کا حساب ۱۹ میں پچاس کا ریپو دیا گیا ہے۔ ۱۸ میں ۳۰ اور ۴۰ کا ریپو دیا گیا ہے اور اس طرح ۲۵، ۵۵، صرف سترہ گریڈ ہیں ہیں۔ اور یہ جو بندرا بانٹ ہوئی ہے وہ بھی نگران حکومت کے وقت میں۔ جو معین فریضی اس وقت جو ہمارے نگران وزیر اعظم تھے۔ اس کی دور حکومت میں یہ بندرا بانٹ کی گئی ہے۔ بدھکتی یہ رہی ہے پہلے تو منتخب حکومتوں کی زیادتیاں ہیں اس کے ساتھ ساتھ جو نگران آتے ہیں وہ بھی کسی نہ کسی طرح ڈنڈی اس صوبے پر مار دیتے ہیں۔ صوبائی حکومت جب اپنیکر اس سلسلے میں میں نے سرور خان کے اس فیگر کی درستگی کی۔ لیکن ہم پروانش سروس کے لوگ ہیں ان کی ریکینڈیشن فینڈر گورنمنٹ کی طرف بیچ رہے ہیں۔ اور وہ قرارداد جو سرور خان نے میں کی ہے میں اس میں ذرا سی ترمیم لانا ہوں کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ مرکزی سروسز اور صوبائی سروسز کے درمیان جو ریپو ہے اس میں صوبائی طاز میں کی حق طبقی ہو رہی ہے اس لئے اس پر نظر ٹھیکی کی جائے۔ اسی طرح سے اس میں ترمیم ہو جائے اور اس میں فیکس اور جو فیگر ہیں ہم آپ کو فراہم کر دیں گے اور اس قرارداد کے ساتھ ہم منسلک کر کے بھجو سکتے ہیں میرے خیال میں جو ہم کیس دے رہے ہیں وہ کیس خود سڑاگنگ ہو ہمیں خود پتہ ہے ہو کہ کیا دیا جانا ہے ہم کیا لے رہے اگر اس قرارداد کو اس شکل میں لایا جائے اور اس قرارداد کو ہم اس شکل میں لائیں محکم سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس میں یہ

ترامیم لائیں۔ جناب اپسیکر زیادتیاں تو اس صوبے کے ساتھ ہر دور میں ہوئی ہیں نہ کسی سے چچی رہی ہیں جن لوگوں نے پہلے اس کے لئے آنکھیں بند کر دی تھیں وقت اور حالات نے آج ان کی آنکھیں مجبور ہو کر کھول دی ہیں نہ کسی شوق کی وجہ سے۔ مجبور ہو کر۔ شر تو ہے۔ ہم کو دعائیں دو تمیں دلبر بنادیا۔ نیں دلبر وقت کو دعائیں دو تم کو دلبر بنادیا۔

ٹکریہ جناب اپسیکر۔

جناب اپسیکر۔ بت ٹکریہ۔

جناب اپسیکر۔ سوال یہ ہوا اس قرارداد کو جھوین کے ساتھ تراجمیم کے ساتھ پاس کیا جائے۔

منظور۔ (قرارداد ترمیم کے ساتھ منظور کی گئی)

ملک محمد سروز خان کا کڑ۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اپسیکر۔ جی؟

ملک محمد سروز خان کا کڑ۔ عرض یہ ہے کہ بلوجھستان میں جتنے بلڈوزر محمد ایگر پلچر کے پاس کھڑے ہیں وہ گزشتہ دس میہنے سے بغیر ڈیزیل کے کھڑے ہیں۔ اور وہ زمینداروں کو اپنے پیے جمع کرنے پر بھی بلڈوزر نہیں دے رہے ہیں۔ تو میں جناب والا آپ کے توسط سے میں قائد ایوان صاحب سے اہمیل کرتا ہوں کہ وہ جتنے بلڈوزر جو اس وقت بیکار کھڑے ہیں ملکہ ایگر پلچر کے ساتھ انکو اجازت دی جائے کہ جو زمیندار اپنے پیے سے بلڈوزر چلانا چاہتا ہے تو اس کو تو اجازت ہوئی چاہئے اور گزشتہ دس میہنے سے بلڈوزر کھڑے ہیں سرکاری کہ ہمیں ڈیزیل نہیں مل بہا ہے لہذا میں قائد ایوان سے یہ اہمیل کرتا ہوں کہ وہ اس اہم عوایی اہمیت کے مسئلہ پر غور کرے اور زمینداروں کی مشکلات سے کیونکہ حالیہ بہت بدشیں ہوئی ہیں اور لوگوں کو بڑے نقصانات ہوئے ہیں ان بارشوں کے نقصانات کو ٹھیک کرنے کے لئے کم از کم زمینداروں کو اپنے خرچ پر اپنے چیزوں پر ٹریکٹر چلانے کی اجازت دینی چاہئے۔

جناب اپسیکر۔ سرمائی جی۔ آپ سے متعلق ہے یا آبپاشی سے ہے۔ مجھے ہیں کہ جی تسلی دیا جائے تاکہ زمیندار گھنٹے خرید سکیں۔

مولوی امیر زمان (سینیئر فسٹر)۔ گزشتہ پندرہ نامیں کو جو کیبست کا اجلاس ہوا تھا ایگر پھر محکمہ کو ہم نے اجازت دی ہے کہ جو بھی زمیندار اپنے بیویوں سے چلانا چاہتا ہیں وہ چلانیں اور جان سکتی ہے یا جو باتی ہے تو جو بھلے جوں تک خرچ کر سکتے ہے۔ وہ بھی ہم نے Release کر دی ہیں۔

جناب اپسیکر۔ مجھے ہیں جی کہ ہم دیں گے سب دے رہے ہیں انگلی تحریک۔ قرارداد ہے جی۔ قرارداد سے محمد عاصم کردا کی۔ محمد عاصم کرو قرارداد نمبر بائیس پیش کریں۔

میر محمد عاصم کرو (گلیو)۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پاکستان ریلوے انتظامیہ کی حالیہ فیصلے کے تحت مشکاف ریلوے اسٹیشن کو بند کیا گیا ہے جس سے اس علاقے کے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس علاقے میں لوکل ٹرانسپورٹ کی بھی سولت نہیں ہے لہذا مذکورہ ریلوے اسٹیشن کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

جناب اپسیکر۔ قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ پاکستان ریلوے انتظامیہ کی حالیہ فیصلے کے تحت مشکاف ریلوے اسٹیشن کو بند کیا گیا ہے جس سے اس علاقے کے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس علاقے میں لوکل ٹرانسپورٹ کی بھی سولت نہیں ہے لہذا مذکورہ ریلوے اسٹیشن کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ اس کے بارے میں آپ کیا دلائل پیش فرمائیں گے؟ جی جتاب۔

میر محمد عاصم کرو (گلیو)۔ جناب اپسیکر صاحب اتحادیں اپریل ۱۹۹۸ء کو ریلوے انتظامیہ نے مشکاف ریلوے اسٹیشن کو مستقل طور پر بند کر دیا ہے۔ ریلوے حکام کے اس اقدام سے مشکاف ریلوے اسٹیشن کے آس پاس پانچ ہزار بھائیوں کو آمدورفت

کے سلے میں حتی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے ہماری ان بستیوں کے نزدیک نہ کوئی بڑی شاہراہ ہے نہ کوئی لٹک روڈ ہے جہاں سے وہ بڑے شروں کی طرف اپنا رخ کریں۔ کوئی آنے جانے کے لئے ڈیلی Daily ہماری زرعی آمد و رفت کا واحد طریقہ کار تھا اور اس کے اس اقدام سے ہمیں اور ہمارے حلقوں کے لوگوں کو جہاں مشکاف میں جتنے آدمی بنتے ہیں ہزاروں گھروں کو ذہنی طور پر مغلظ کر کے رکھ دیا ہے۔ رہلوے اشیش کے نزدیک بستیوں میں مقیم ہزاروں افراد کو ضروریات زندگی کے حصول کے لئے اکثر دبیتھر سی اور کوئی رخ کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہماری ان بستیوں میں اس ترقی یافتہ دور میں علاج و محابله تعطیم اور دیگر ضروریات زندگی میر نہیں ہیں۔

جناب اپنیکر۔ پڑھئے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو)۔ نہیں یہ پوانت میں پڑھ دہا ہوں۔

جناب اپنیکر۔ بن ٹھیک ہے میں نے اجازت دے دی ہے۔

میر محمد عاصم کرد (گیلو)۔ جناب اپنیکر صاحب اس سے پہلے بھی ہمارے جتنے بھی آس پاس کے اشیش تھے اس میں تھا چدرنگی اسے بھی عن سال پہلے بند کیا گیا اس سے پہلے کوہسار تھا اسے بھی بند کر دیا گیا اس کے بعد گالاڑا سے بھی چار سال پہلے بند کر دیا گیا۔ اوسی پور جو میرے حلقوں کا رہلوے اشیش تھا آس پاس تھے اسے بھی عن سال پہلے بند کر دیا گیا۔ ناڑی بینک اس کو بھی دو سال پہلے بند کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد ابھی مشکات کو بھی بند کر دیا گیا اگر جناب اپنیکر صاحب اسی طریقہ سے ہمارے رہلوے اشیشوں کو بند کرتے گے ابھی ایک سوتھوں کلو میٹر میرے ایریا سے رہلوے لائن گزرتی ہے اس میں سے دو رہلوے اشیش بچے ہیں ایک کوپور ہے اور دوسرا بچہ ہے۔ اگر انہیں بھی بند کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے علاقے کے لئے ایک ہوائی سروس ہو گا لوگ اسے دکھ سکیں گے بیٹھنے نہیں سکیں گے۔ جناب اپنیکر اس جدید دور میں بجائے کہ اس رہلوے اشیشوں کے مزید اشیشیں کھولتے۔ اس جدید دور میں جیسا کہ

آپ جاپان میں ہے الکٹرونک ٹرین جدید ٹرین مگر اس کے بوجودو جو سو سال پرانے اشیشیں تھیں انہیں بھی بند کیا جا رہا ہے اور جیسے واپڈا کے بارے میں ہم لوگ بات کرتے تھے آج کل رلوے یہ بھی ہمارے لیئے جیسے وہ White Elephant ہے یہ ایک Black Elephant ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ رلوے حکام جو بھی یہاں اشیش بند کر دیں وہ تو یہاں پر جو صوبے کا مالک ہے Chief Executive سے پوچھیں کہ بھتی ہم عوام کے مقام میں کر رہے ہیں یا ایسے ہی اپنے طور پر نہ کسی سے پوچھ رہے ہیں ابھی تقریباً سو دیساں کا مسئلہ ہے وہاں سے روڈ پر بالکل نہیں ہے۔ لنک روڈ Link Road پوچھیں وہاں سے روڈ بالکل قوی شاہراہ کو لگتا نہیں ہے صرف آمدوزافت کا صرف یہ ایک واحد طریقہ یہ ریل کا تھا۔ اگر اس سولت کو بھی عوام سے چھینا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ لوگ جوان کو بندیاں سولتیں تعلیم ہسپال ڈسپری ہواں پر آبادی کا پانی بھی نہیں ہے اور جو بھی پہلے وہاں پر پانی آیا کرتا تھا مشکاف میں وہ بھی بذریعہ ٹرین آیا کرتا تھا وہاں سورینگ بھی نینکر Tanks میں رلوے کے ذریعہ کیا جاتا تھا۔ میں سمجھتا ہوں اگر اس اشیش کو بحال نہیں کیا گیا تو جتنے بھی عوام ہیں یہاں مشکاف کے یا اس کے آس پاس جتنے بھی دیہات ہیں یہ وہاں سے Migrate کر جائیں گے۔ دوسرے جتنے بھی اشیش بند کیے گئے ہیں آپ ان کا پہلے بھی دیکھیں وہ بھی پہلے وہاں سے Migrate ہو گئے ہیں چونکہ یہاں کی آبادی بہت زیادہ ہے ہمارے کافی لوگ یہاں آباد ہیں یہی آپ لوگوں سے اس اسکلی سے Request کرتا ہوں کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔ اور اس کے علاوہ یہ بخیر آباد میں دبولي بھی بند ہے لندھ سے بھی بند ہے ڈنگڑا بھی بند ہے۔ یہ عین رلوے اشیش یہ بھی بند ہیں۔

جناب اپسیکر۔ شکریہ ہی۔ مولانا امیر زمان صاحب آپ بولیں گے؟

میر جان محمد خان جمالی۔ اگر مولانا صاحب ہمیں اجازت دیں ٹریوری پنجر Treasury Benches پر ہیں وزیر بھی ہیں اگر موقع ہمیں فاضل رکن کو دیں؟

جناب اپسیکر۔ اگر مولانا صاحب اجازت دیں تو بالکل صحیک ہے جی۔ آپ دیں گے

مولوی امیر زمان (سینیئر فستر)۔ پھر اس کے بعد میری باری ہے؟ جناب اپسیکر۔ جی ہاں اس کے بعد آپ کی باری ہے۔ پھر مولانا عبدالواسع صاحب جی جان محمد جمالی صاحب؟

میر جان محمد خان جمالی۔ قرارداد کے حوالے سے بات کروں گا۔ ایک بہت اہم نکتہ میرے دوست میر عاصم کرد (گلیو) نے اٹھایا ہے یہ عجیب بات ہے کہ وفاتی اداروں کو کیا بیماری لگ گئی ہے۔ واپڈا کے کچھ چوری ہو جاتے ہیں۔ دوسو کے وی کے کٹ جاتے ہیں۔ ایک سو ستر کلو میر تاریں چلی جاتی ہیں۔ ربوے کے انجن فائیب ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی غیر ہم نے دلکھی ہیں اور جو حالات نظر آزبے ہیں یہ تو ربوے کی پڑیاں بھی چوری ہو جائیں گی۔ لوہے کا محالہ ہے اور پھر لوہے کے کام میں جو ملوث ہیں وہی فائدہ سے مستفید ہوں گے۔ جتاب گزارش ہے کہ بلوجہان میں اس کی Backwardness کو روکھا جائے دیکھا جائے انگریز کو ضرورت پڑی ربوے بنادی۔ پانی بھی بذریعہ ٹرین پہنچتا تھا ان ربوے اسٹیشن پر جن کا میر عاصم کرد (گلیو) نے کما خاص کر کچھی پلیز Kachhi Plains کے علاقوں سے۔ پھر یہ بڑا افغان وار Afghan Wars کی وجہ سے کو جک سے آگے تو ان کے بہت سے Plans تھے قدح اور مک جانے کے نہیں بنا سکے۔ اس وقت سو سال سے زیادہ ہو گئے لیکن ربوے اسٹیشن بند کرتے جا رہے ہیں عوام کو سولت دینے کی بجائے پیچے کی طرف رجھے تو کچھ نہیں آتی کہ یہ ادارے کرنے کیا ہیں؟ اتنے لوگ ان میں Travel بھی کرتے ہیں پھر بھی نہصان میں جاتے ہیں پنجاب میں بھی کہتے ہیں کہ ہم نہصان میں سسے کئے کا مقصد یہ ہے کہ ایک چیز آپ نے عوام کی سولت کے لئے دنیا کی کسی بھی گورنمنٹ کی بھی ذمہ داری ہے Communications۔ اور مشکاف الیسی جگہ ہے میں روڈ Main Road سے ذرا دور ہے۔ ناڑی بینک کا تو کچھ آتا ہے کہ ڈبڑھ سو گز دو سو گز پر ہے ہائی وے سے۔ یہاں تو مشکاف ذرا دور ہے اور ہاں کے لوگوں کو تکلیف ہوتی

ہے اور یہ سولت ان کے لئے ہے۔ کسی Area کو آپ نے Open کرنا ہے۔ R.C.D. کی مثال لے لیں جب سے R.C.D. Highway آیا ہے تو یہ شغل روڈ سے کمی خصدار نہیں گیا تھا لیکن جب سے R.C.D. آیا ہے تو ہم یہی روٹ یوز Route use کرتے ہوئے ان علاقوں کو دیکھتے جاتے ہیں تعلقات بھی بڑھاتے ہیں بلوچستان کا بھی پڑے گتا ہے۔ Communications علاقے کو کھوئے ہیں لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔ یہ تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کولپور بچہ کے علاوہ یہ سارے Route آخر یہاں بھی لوگ بستے ہیں۔ صرف یہی Criteria ہے Commercialism کا۔ بلوچستان کے لئے Commercialism کا Criteria نہیں ہونا چاہیے ہماری Backwardness کو دیکھتے ہوئے ہماری ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے پھر فحیل کرنے چاہیں اور فحیل کرتے ہیں میر عاصم کرد (گلیو) وہاں کے نمائندے ہیں ان کو بھی اس وقت پڑے گتا ہے جب ریلوے اسٹیشن بند ہو جاتا ہے۔ سردار چاکر خان بھی اس علاقے کے نمائندے ہیں انکو بھی اس وقت پڑے گتا ہے کہ وزیر اعلیٰ سے گزارش کروں گا کہ ان چیزوں کا Notice نہیں اور ان سے ذرا بڑے صحیح طریق سے دلائل کے ساتھ وضاحتیں نہیں۔ ان سے اگر چلایا نہیں جاتا تو Privatize کر دیں میر عاصم کرد (گلیو) سی سے کوئی ریلوے بستر چلا سکیں گے ان سے جو انکی کارکردگی ہے ذمہ داری کے ساتھ کھلانا بھی بہتر دے سکیں گے اور چلا بھی سکیں گے۔ اگر اجازت دی جائے ان کو وہاں تو یہ مشکلیں ہیں ان سب چیزوں کے ساتھ۔ قرارداد کی مکمل Support کرتے ہیں اور یہاں یہ بھی گزارش کرتے ہیں کہ بلوچستان میں ریلوے اسٹیشنز کی ایک ضرورت ہے خصوص ضرورت ہے۔ پانی پلانے کے لئے بھی پہنچانا ہوتا ہے۔ بند نہ کئے جائیں۔ اسی طرح تھان روٹ ہے۔ میری گزارش ہے ایوان سے کہ اس قرارداد کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ ہی۔ باری باری آپ لوگ سے مندو خیل صاحب مولانا امیر زمان کے بعد آپ۔ جی مولانا امیر زمان صاحب؟
مولوی امیر زمان (سینیئر فسٹر)۔ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جب اسپیکر جہاں تک

میر محمد عاصم کرد صاحب کی قرار داد ہے۔ اس کی تو میں مکمل حمایت کرتا ہوں اور دو باتوں کی میں یہ وضاحت کروں گا ایک بات یہ ہے کہ جیسا کہ قائد ایوان صاحب نے کہا تھا کہ آج سب قوم پرست بن گئے ہیں تو میں محترم کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ ہم وہی لوگ

ہیں۔

بسم اللہ خان کا کڑا۔ جب اپنیکر یہ قرار داد پر لولے کے سوائے یہ بھی ہو گا کہ Personal Explanation پاس کی ہوئی قرار داد پر بھی آئے گی؟

جناب اپنیکر۔ تشریف رکھیجے جی۔ No point of order

مولانا امیر زمان (سینیٹر مفسر)۔ ۱۹۵۴ء میں جو داغ آپ پر لگے ہیں وہ ہم پر بھی لگے ہیں اور ہماری قیادت صوبہ سرحد میں وزیر اعلیٰ شپ سے استعفی دے کر کے آپ کے ساتھ ہو گئی تو ایک ہے حقوق کی بات۔ حقوق میں تو یقیناً ہم بلوچستان کے حقوق کے سلسلے میں کسی کے ساتھ بھی سودا بازی نہیں کریں گے۔ ایک ہے قوم پرستی کی بات۔

جناب اپنیکر۔ مولانا صاحب۔ نہیں نہیں اس پر تو بحث ہو چکی ہے۔ اب آئیے عاصم کرد کی ربلوے اشیش کی قرار داد پر بحث کریں۔

مولانا امیر زمان (سینیٹر مفسر)۔ جب اپنیکر میں ربلوے کے متعلق یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو موجودہ مسئلہ کرد صاحب نے اخھایا ہے اس کی ہم تائید کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اس سے پہلے ہمارے کچھ ربلوے اشیشتوں کو انہوں نے بند کیا ہے جیسے قلعہ سیف اللہ ثوب ہے۔ یہ آپ کے علم میں ہو گا۔ یہ کافی عرصے سے اور ساتھ یہ بھی ظلم ہوا ہے یہاں کے کلاس فور کے ملازمین کو کوئی ٹرانسفر کیا ہے۔ اور ان کی تخلوہ باعین سروپے ہیں تو وہ بسیچارے اس رقم سے کرائے کا مکان لے لیں یا خوراک کا سامان وغیرہ لیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہر جائی جو مولوی نصیب اللہ کا حلقة ہے اس ربلوے لائن کو بھی ختم کیا گیا ہے۔ کیا یہ بے انصافی نہیں ہے۔ تو اس طرح ربلوے نے بسم اللہ کر دیا ہے آپ کے جان بھی کوئی لائن ہے اس کو ختم کرنا چاہتا ہے

لیکن میں یہ بحث میں حق بجا بھوں کہ آپ کے جو مرکزی ملکے ہیں وہ آپ کے ساتھ تھاون
کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ تقریباً چار روز قبل کی بات ہے ہم نے ایک اجلاس بلوایا جس میں
آپ کے پاک۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ اینڈ۔ ٹی۔ واپڈا والے اتنی بھی زحمت نہ کر لئے کہ وہ
اس اجلاس میں شرکت کریں اور ہم ان سے پوچھ لیں کہ کام آپ نے کیوں کیا اور کیوں
کرتے ہیں۔ تو جیسے کہ رہلوے کی ناصلانی یہاں پر ہے اور انہوں نے جو سارے لاماؤں
کو جو بند کر دیا ہے آپ کے جو باقی مرکزی ملکے ہیں ان کی بھی یہی حالت ہے۔ میں ایک
مثال آپ کے سامنے پیش کروں گا ملکہ ٹی۔ اینڈ۔ ٹی کے حوالے سے ہمارے ضلع موئی
خیل پہاؤں کے درمیان واقع ہے۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ بلوچستان میں ایک ہی ضلع
ہے جہاں ایک روڈ بھی پکا نہیں ہے اور وہاں ڈیجیٹل ٹیلفون منظور ہو چکا ہے۔ اور ان
کی گاہی ہے وہاں کھٹی ہے سب کچھ مکمل ہو چکی ہے آپ کے فی۔ اینڈ۔ ٹی والے وہاں
کام کرنے کے لئے تیار نہیں ابھی آپ یہاں سے اٹھ کر ٹیلفون کر دیں تمام دنیا سے اس کا
رابطہ منقطع ہے آپ کے نیشنل ہائی وے قارم نو مارکیٹ والے وہاں روڈ بنوار ہے میں
آج سڑک کے لحاظ سے وہاں سے رابطہ کلنا ہوا ہے نہ روڈ کے توسط سے آپ وہاں جا سکتے
ہیں نہ ٹیلفون کے ذریعے سے اور آپ کی بجلی کے کھجے کھڑے ہیں ان پر تار بھی
نہیں بچھائی گئی ہے تو لما یہ بے انصاف جو مرکزی ملکے ہمارے ساتھ کرتے ہیں اس
قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر رہلوے کی آج یہ بے انصاف ہے کہ
اس انسٹیشن کو انہوں نے بند کر دیا ہے تو میرے خیال میں جو پہلے انہوں نے کچھ کیا ہے
اس کو پکڑنا چاہیئے کہ آپ نے قلعہ سیف اللہ کیوں بند کر دیا ہے ایک ٹرین آپ چن ٹک
چلاتے ہیں اس کا آپ حسرد کیس انتے کمزور ٹرین، جب لوگوں نے ہڑتاں کر دی تو واپس ہو
گئی اب جب ٹرین ہڑتاں سے واپس ہوتی ہے جاہب اپسیکر آپ سوچ لیں کہ کیا صورت حال
ہو گی تو یہی صورت حال مرکزی ملکوں کی ہیں قرارداد کی ہم تائید کرتے ہیں۔

جناب اپنیکر۔ عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔
عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب اپنیکر میں حرك کی قرارداد کی تائید کرنا
ہوں جن دوستوں نے اس کے حق میں دلائل دیئے ہیں وہ بہت اہم دلائل ہیں جناب
والا عرض یہ ہے جیسے کہ انہوں نے کماکہ فیڈرل فیپارٹمنٹ ہے یہ ہماری بد قسمی ہے کہ
واتھی ان اہم شعبوں میں مثلاً واپڈا رلوے ان اہم شعبوں میں جو آج ترقی کے لئے
بالکل لازم ہے اس میں بھی ہمارے صوبے کو بالکل سراسر نظر انداز کیا ہے جیسے کہ
واپڈا کے بارے میں اس دن بات ہوئی ہے ذیرہ غازی خان سے سختر ۱۳۲ کے وی ۴.۷
۱۳۲ بن رہی ہے اور تمام صوبے میں لوڑ کم ہو جائے گا لیکن آج تک معمولی بہانہ بنایا کر
کہ تار چوری ہوئی یا ایسا بہانہ بنایا کہ کام بند کیا گیا ہے۔ اسی طرح ۲۲۰ کے وی گذو سے
کوئی ڈبل سرکٹ اس پر بھی ان کی باقاعدہ یقین بھانی ہوئی تھی پارلیمنٹ میں ایشور پیش
دیتے تھے کہ ۱۹۹۵ء میں ان کو تکمیل کرنا تھا پھر ۱۹۹۶ء کے جون میں تکمیل assurance
کرنا تھا۔ لیکن آج تک نہیں ہوا۔ رلوے یہتے ہیں رلوے آج کل اس بات پر اختلاف
ہی نہیں کہ رلوے کو نیکیش یہ بنیادی چیزیں ہیں۔ ترقی کے لئے ایران آج ترکمانستان
کے ساتھ لائن ملابہ ہے ہمارے نے سو سال پلے رلوے ان کے جو بھی اغراض تھے
اور آج وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں چلا سکتے ہیں یہی جیسے بوتان سے ٹوب رلوے لائن
انہوں نے یہ ختم کر دیا ہے۔ آج یہ بڑے مین لائن مشکاف سیت دوسرے اسٹیشن بھی
بند کر دیتے اس میں بہانہ ان کا یہ جو الفاظ ہوتے ہیں کہ کمرٹلی لائیبل Commercially
Liable میں اتنا عرض کروں کہ جو ہمارے معزز رکن کو معلوم ہے تمام صوبے کے عوام
کو معلوم ہے آج کل ٹرانسپورٹ میں جتنا بوجھ ہے یعنی اس کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ
رلوے والے جو ہے یعنی کمرٹلی لائیبل Commercially Liable نہیں ہیں۔ یہ بڑے
افسوس کی بات ہے میرا ذاتی تجربہ ہے یہ صرف لوٹ رہے ہیں کرپشن کر رہے ہیں میں لاہور
سے آرہا تھا میرا اپنا ساتھی عثمان خان کا کڑ ٹرین میں سوار ہوا مجھے تک نہیں دے رہے

تحے بار بار میں نے اشیشوں پر ان سے درخواست کی کہ ہمیں تکٹ دیں وہ کہتے تھے کہ آپ کو تکٹ کی کیا ضرورت ہے بس ایسے چلیں یعنی اپنے نے تکٹ کا آدھا یا تھرڈ آپ یقین کریں ملائی سے بھی آگے ہم بالکل سکھ مک پہنچ دے تکٹ نہیں دے رہے تھے۔ یعنی فہر پیسے دے دیں۔ یہ ہماری زندگی کا مسئلہ ہے اس میں اس کھرچ کا یعنی کرپشن خود وہ کریں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ چار ارب روپے سالانہ گورنمنٹ نے دے دیا، چھ ارب روپے وہ کہتے ہیں Loss یہ بہت زیادتی ہے۔ پھر ہمارے صوبے میں جتاب والا بالکل ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جو بھی اشیش میں مثلاً ٹوب بوسٹن یہ دوسرے اشیش بلکہ میں جو اخباروں میں پڑھتا ہوں جو دالبندین کی لائن ہے مختلف اشیش ہے اس کے بارے میں یہ باعث نظر سے گزرتی ہیں تو یہ جو مشکاف کا ہے اس قرارداد میں اگر وہ دوست ترمیم کر کے وہ بھی ڈال سکیں تھیک بات ہے ورنہ اگر وہ نہ ہو پھر بھی ہم اسکی حمایت کرتے ہیں اور جو اشیشنز اسی لائن پر ہیں ان کو بحال کیا جائے یہ بڑا بنیادی مسئلہ ہے ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔

جناب اپسیکر ٹکریہ۔ مولانا عبد الواسع صاحب۔

مولانا عبد الواسع جناب اپسیکر جو قرارداد کرد صاحب نے پیش کی ہے اس کی ہم کامل حمایت کرتے ہیں۔ اور اسکے ساتھ یہ رملوے والے جو بھانے بناتے ہیں اور اس کے علاوہ جو دوسری لائن دوسرے رملوے اشیش جو وہ پہلے سے بند کر چکے ہیں تو ان کے کھونکے کا بھی مطالبہ کرتے ہیں اور جناب اپسیکر اس کے ساتھ ساتھ وہاں ہمارے علاقے قلعہ سیف اللہ اور ٹوب کے جو ملازمین ہیں وہاں جو میں ایکس یعنی اب تو اشیش پر جو غریب لوگ تھے اس لائن کی خدمت کر رہے تھے وہاں سے ٹرانسفر کر کے دوسرے علاقوں میں ان کو بھیج دیا گیا تو جناب اپسیکر وہاں کے لوگوں کو وہاں سے ٹرانسفر کر کے ایک چڑاہی ایک لیویز جب یہاں سے جا کر دوسرے علاقے میں وہ اپنی تجذہ سے کیا کر سکتے ہیں۔ تو جناب اپسیکر اس قرارداد کے ضمن میں میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی رملوے لائن ہے اس کو فوری طور پر بحال کیا جائے اور جہاں جہاں اشیشن ہیں وہ فوری طور پر بحال رکھے جائیں اور ملازمین کو اپنے

اپنے علاقوں میں برقرار رکھا جائے اور جو یہ بہاد بنتے ہیں کہ ہمارے لئے کچھ نہیں بخ سکتے اور ہمیں نقصان ہے۔ تو جناب اپسیکر اگر سو سال پلے جب ان علاقوں میں نہ زراعت ہوئی تھیں کوئی اور چیز ہوئی تھی تو یہ نقصان نہیں کرتے تھے اب جبکہ اس دور میں جب اتنے علاقے ہمارے بلوجھستان کے زرعی علاقے بن گئے وہاں کے جو فصلات ہیں، وہاں جو پیاز ہے، آلو ہے، سیب ہے وہاں کے دوسرے فروٹ ہیں۔ لیکن صرف رسلوے کی کرپش اور ان کے افسروں کی کرپش کی وجہ سے حکومت کے اتنے زیادہ نقصان ہو رہا ہے۔ جناب اپسیکر قلعہ سیف اللہ، مسلم باغ اور ثوب کی جولائی تھی۔ اس کی جو پڑی ہے جب حکومت نے اس کو بند کر دیا لوگ احکاڑ کر اس سے کمرے اور مکانات بنتے ہیں۔ تو جناب اپسیکر یہ حکومت کا کتنا بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ تو جناب اپسیکر یہ ملکہ رسلوے کی یہ حالت رہی ہے اس کے جو افسر اور لوگ ہیں۔ اگر یہ ختم نہیں کرتے تو اس سے پورے ملک کو نقصان ہے۔ بلوجھستان کے جو یہ غریب علاقے ہیں اور لوگوں کا روز گار اس پر ہے اس کا ختم کرنا تو یہ بلوجھستان کے ساتھ ظلم ہے تو میں کرد صاحب کی اس قرارداد کی مکمل تحریک کرتا ہوں اور اگر وہ اس میں یہ ترمیم شامل کرتے ہیں کہ قلعہ سیف اللہ ثوب مسلم باغ سے یہ لائن جاں جاں بلوجھستان میں رسلوے شیش بند ہو اور لائن احکاڑ اگر ہو تو یہ فوری طور پر بحال کیجئے جائیں اور فوری طور پر اس کو بحال کیا جائے ورنہ بصورت دیگر بھی میں ان کی تحریک کرتا ہوں ٹکریا۔

جناب اپسیکر۔ ٹکریا۔

جناب اپسیکر۔ سردار چاکر خان۔

سردار میر چاکر خان ڈولکی (وزیر پبلک ہمیلتھ انجینئرنگ)۔ جناب اپسیکر میں محرک کی تحریک کی تحریک کرتا ہوں۔ جناب والا جاں ملک رسلوے کا تعلق ہے آپ پرانے ریکارڈ کو دیکھیں بلوجھستان کے اس رسلوے کے ساتھ ہمارا ایگر منٹ ہے۔ وہ ہمیں اسٹیشن بند کرنا تو بجا ہے جو ہمارے دور دراز کے گاؤں ہیں ان کے لئے پانی بھی میرا

کرتے تھے انہوں نے اپنی ویگنیس پانی کی بھی بند کر دی ہیں۔ جتاب والا۔ اگر ایک طرف دیکھا جائے تو بلوجستان گورنمنٹ جو ہے لیویز ان کے تحفظ کے لئے مسیاکی ہے ہزاروں آدمی ہمارے رہلوے لائن پر کام کرتے ہیں۔ رہلوے لائن کا تحفظ کرتے ہیں۔ صرف ہم ان کو یہ نہیں کہ ہم اپنی لیویز والیں کرتے ہیں وہ ایک منٹ ساپ کی بجائے دو منٹ سٹاپ کریں گے۔ جتاب ہمارے پاس رہلوے کے دو ڈوبیز ہیں۔ وہاں تھان سے لے کر کوئی تک ایک ڈی اینس ہے۔ اور سبی سے لے کر جعفر آباد کا ایریا ڈی اینس سکھر کے پاس ہے یہ بھی اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے لوگ سکھر ملک در بدر ہوتے ہیں۔ یہاں تو ان کی تحریک بہت شتوانی ہوتی ہے سکھر میں تو ان کو دفتر کے اندر کوئی جانے نہیں دیتا ہے۔ یہ بھی تجویز پیش کرتا ہوں کہ ایک ہی ڈی اینس کو یہ ایریا دیا جائے۔ اگر وہ کچھے ہیں کافی نہیں ہے لما ایریا ہے تو ہمارے پاس دو ڈی اینس رکھیں۔ تاکہ ہمارے لوگوں کو سولت ہو۔ بجائے سولت کے وہ ہمیں الجھن میں ڈال رہے ہیں۔ جتاب والا۔ لوگ جازوں پر سفر کر رہے ہیں رہلوے والے محبور کرتے ہیں کہ ہم پیدل سفر کریں تو ہم اس تحریک کی حمایت کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔ مہربانی شکریہ۔ جتاب اسد اللہ بلوج۔

اسد اللہ بلوج۔ جتاب اسپیکر صاحب۔ جہاں تک اس قرار داد کا تعلق ہے جس ملٹریک کے ساتھ محرک نے یہ قرار داد پیش کی ہے میں اس کی حمایت کرتا ہوں۔ کہ ہم اسی امید کے ساتھ جو اس ملک میں جو پالیسی بننے گی آنے والے وقت میں ترقی کے ساتھ رہلوے کے نئے اشیش کھولے جائیں گے۔ نئی لائسنس بچھائی جائیں گی۔ مکران کے آٹھ لاکھ عوام اسی امید کے ساتھ کہ مکران میں بھی رہلوے لائن بچھائی جائے گی لیکن بہت انہوں کے ساتھ کھنا پڑتا ہے کہ جو لائن انگریزوں نے یہاں بلوجستان میں بچھائی انہی کے حوالے سے کچھ سولتیں یہاں کے لوگوں کو ملی ہیں آج وہی سولتیں ان سے چھینی جائیں ہیں۔ نہ صرف رہلوے اشیش بند کئے جا رہے ہیں۔ پی آئی اسے کے ملازمین کو

برطرف کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے سیندھ پر اجیکٹ بند کی جا رہی ہے۔ مختلف حوالوں سے جو پی آئی اسے کی پروازیں ہیں وہ بند کی جا رہی ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ خدارا اس صوبے سے کیوں قلم روا رکھا جا رہا ہے۔ اگر یہ صوبہ پاکستان کے لئے یا اس حکومت کے لئے نقصان ہے تو اس صوبے کے عوام کو ان کے حال پر تجوڑ دیا جائے تو بتہ ہے۔ یہ زیادتیاں روز بروز ہو رہی ہیں تو بلوچستان کے عوام اب کہاں جائیں۔ پالیسیاں بنتی ہیں ترقی کے لئے۔ لیکن یہاں پالیسیاں بنائی جاتی ہیں کہ عوام زور سے چینجیں اور چلائیں۔ عوام کو مختلف حالات سے دو چار کیا جا رہا ہے۔ میں اس امید کے ساتھ اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتے ہوئے کہ یہ جو اشیش بند کئے گئے ہیں ان کو بحال کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر۔ شکریہ جناب، احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ۔ شکریہ جناب اسپیکر جناب والا میں اپنے دوست عاصم کرد صاحب کی اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور جناب والا ایک بات پوری دنیا میں طے شدہ ہے کہ آمد و رفت کے جتنے ذرائع میں ان میں سب سے سستا اور سب سے آسان ذریعہ وہ رطوبے کا ہے اسی لئے جناب والا پوری دنیا میں رطوبے کے نظام کو ترقی دی جا رہی ہے بڑے شروع میں میڑو کا نظام متعارف کرایا جا رہا ہے اس لئے کہ ایک تو اس سے انوارِ منٹ پر کم سے کم معززات پڑتے ہیں دوسرا یہ کہ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جس کو غریب آدمی افروذ کر سکتا ہے لیکن جناب والا ہمارے ملک میں معاملہ بالکل اس کے بر عکس ہے بجائے اس کے کہ ہم اپنے ملک میں رطوبے کے نظام کو ترقی دیں رطوبے کے نظام کو مزید آگے بڑھائیں ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جو انگریز کی پچھائی ہوئی لائسنس تھیں ہم نے انکو اکھاڑ کر پہچنا شروع کر دیں پچھلی دو عین حکومتوں میں آپ بھی وہاں رہے ہیں سبھی میں مختلف اوقات پر یہ مسئلہ اٹھایا گیا کہ جناب بجائے اس کے آپ مزید رطوبے لائسنس میں اضافہ کریں آپ ان کو اکھاڑ کر بیچ کیوں رہے ہیں تو انہوں نے یہی دلائل دیئے کہ جناب فلاں اشیش جو ہے وہ آکا مسلک فیرا میں نہیں ہے اس لئے رطوبے ٹیپارٹمنٹ پر

سلامن حکومت کا اتنا خرچ آ رہا ہے لہذا اسکو کم کرنے کے لئے یہ اقدامات کے جاری ہے میں سمجھتا ہوں کہ ریلوے کو اگر خسارہ ہو رہا ہے تو وہ ان اشیتوں کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے اس خسارے میں بہت سادے فیکٹریز ہیں اس میں ریلوے کے جو ملازمین بھرتی گئے گے ہیں اگر جہاں پر ایک ہزار آدمی کی ہڑورت تھی وہاں پر ہر فسٹر صاحب نے اپنے طبقے کے آدمیوں کو خوش کرنے کے لئے دس دس ہزار آدمی لگائے یہ بھی ریلوے فیکٹریز پر ایک بوجھ تھا مالی لکاظ سے اور ریلوے ملازمین جتنی کرپشن یہ لکٹ بچنے والوں نے کی ہے جس طرح مندوخیں صاحب نے بتایا کہ ایک ٹرین جو ملhan سے کراچی آتی ہے اگر اس میں پانچ سو آدمی آ رہے ہیں تو پانچ سو میں سے عین سو کے پاس ٹکلیں نہیں ہوں گی اور جو ہے وہیں پر مکلا کر کے سو کی بجائے اسی نوے روپے میں، اسی روپے میں ملhan سے لے کر کراچی جو ہے ان کو لاتے ہیں تو جناب والا ظلم تو یہ ہے کہ وفاق کے بھنے بھی ادارے ہیں ان کی طرف سے جب بلوچستان میں کوئی ڈوپٹمنٹ کی بات آتی ہے یا بلوچستان کے حق کی بات آتی ہے تو وہ لگتا نہیں ہے کہ اس ملک کے ترقیاتی ادارے ہیں یا بلوچستان بھی اس ملک کا حصہ ہے وہاں پر فوراً وہ کافی اور قلم لے کر بیٹھ جاتے ہیں جس طرح بنیا کی دکان ہو جہاں مجھے فائدہ ہے میں جاؤں گا جہاں مجھے ف Hasan ہے میں وہاں نہیں جاؤں گا میں سمجھتا ہوں کہ یہ بلوچستان کے ساتھ خاص طور پر بڑی زیادتی ہے ایک شہیت کی ذمہ داری ہے کہ اپنے عوام کو علاج کی سولتیں دیں ذرائع آمدورفت کی سولتیں دیں بجلی کی سولتیں دیں یہ کوئی احسان نہیں ہے لیکن یہاں پر یوں لگتا ہے کہ ان اداروں کی جانب سے ہم پر احسان کیا جا رہا ہے چو ہم احسان بھی مان لیتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ زیادتی کہ جو ریلوے اشیش جناب والا اٹھمارہ سوچیاں سے کام کر رہے تھے ان کو آج بند کیا جا رہا ہے نہ صرف مشکاف ریلوے اشیش جناب اس میں بخیار آباد ایک ریلوے اشیش ہے جو بند ہے دہموں ایک ریلوے اشیش ہے ڈنگڑا ایک ریلوے اشیش ہے ایک

سلوے اشیش بندے ہے وہ بھی بعد تو جناب والا میں گزارش کرتا ہوں کہ جتنے سلوے اشیش بند کئے گئے ہیں۔

جناب اپسیکر۔ الفاظ شبہ آپ صحیح نہیں پڑھ سکے وہ بندے لفظ ہے۔

سید احسان شاہ۔ تو جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ ان تمام سلوے اشیشز کو دوبارہ بکال کیا جائے۔

جناب اپسیکر۔ شکریہ جناب حکومت کی جانب سے بسم اللہ صاحب آپ بولیں گے نہیں وہ بسم اللہ صاحب بخڑے ہو گئے ہیں ابھی آپ بولیں۔

بسم اللہ خان کا کڑ۔ جناب اپسیکر میں قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے مختصرًا صرف یہ کہوں گا کہ وہ جو کمپونیکیشن Communication ذرائع ہوتے ہیں ان کا صرف ایک مقصد نہیں ہتا ہے کہ اس سے کمالی ہوتی ہے کسی بھی ملک میں جو کمپونیکیشن کے ذرائع ہوتے ہیں وہ مٹی پر پڑھتے ہیں اس کے بہت سے مقاصد ہوتے ہیں کہیں ان سے قوی دفاع کا مقصد ہوتا ہے کہیں اس سے قوی بھجتی کا مقصد حاصل کرنا ہوتا ہے کہیں لوگوں کو سولیات دینے کا وہ ہوتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اس ملک میں جو ملکی مفادوں کے لئے پالیسیاں بنانے والے ادارے ہیں وہ ان چیزوں پر کیوں نظر نہیں رکھتے یا یہ جو اٹھی گھنگھا یہاں بھتی ہے کہ وہ سو سال پلے دیے گئے جو بچھائی گئیں سلوے لاسیں ان میں توسعہ کرنے کی بجائے گھٹانے والی جو ہے کیا وہ یہ کہیں سوچتے ہیں کہ صرف یہ لوگوں کو آنے جانے کی سولیت کی بجائے اس سے ملک کے دوسرے مفادوں کو کتنا تھمان ہوتا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سلوے لائن چاہے کوئی سے ٹوب تک تھی چاہے یہ بوستان زیارت ہر بنا بھی کوئی نہ یہ لائن تھی چاہے تھمان تک ہے اور چاہے یہ بڑی سلوے لائن جو ہے اس میں توسعہ ہونی چاہے تھی اس پر مزید اشیش قائم ہونے چاہیے تھی اور یہی ملکی مفاد بھی ہے یہ صرف احسان اور منافع کا مسئلہ نہیں ہے یہ اس ملک کے قوی مفادوں سے ذاتہ ہے (شکریہ)۔

جناب اپسیکر - شکریہ ہی۔ سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟
(قرارداد منظور کی گئی)۔

جناب اپسیکر - اب اسکلی کا اجلاس جو ہے مجھے قائد ایوان کی جانب سے یہ کہا گیا ہے کہ ۱۰ تاریخ کو اجلاس بجائے عین کے چار بجے بلا یا جائے تو اسکلی کا اجلاس مورخ ۱۰ مئی ۱۹۹۸ کو شام چار بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
اسکلی کا اجلاس مورخ ۸ مئی ۱۹۹۸ بوقت ۲۰:۰۰ سات بج کر بیس منٹ پر مورخ ۱۰ مئی ۱۹۹۸ بوقت ۲ بجے (سر پر امک کے لیے ملتوی کر دیا گیا)۔

No. 3-W/CAB/CG/1995-96/
BALOCHISTAN FOOD DIRECTORATE
(COMMERCIAL ACCOUNTS BRANCH)

To, Dated Quetta the, _____ November, 1996

Mr. Shamrez Khan,
Contractor Food,
Usman Road, Quetta.

**SUBJECT:- MISSING OF LOAD FROM HUB TO QUETTA
DURING JULY, 1994 TO APRIL, 1996.**

While checking of accounts of the central godams Quetta, it has been observed that 70,865 bags weighing 7086567 Kgs wheat dispatched from Hub during the period from July, 1994 to April, 1996 has not been delivered by you to the recipient end. Detail statement is enclosed:-

2. You are, therefore, directed to handover the quantity of wheat at once and explain the reasons for not handing over the same so far, failing which action will be taken against you as per terms and agreement.

Sd/-

DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN

Endst: No. (Even) Dated (Even)

Copy forwarded to:

1. The Secretary to the Government of Balochistan, Food Department, Quetta.
2. The Deputy Director Food (D) Food Directorate, Quetta.

Sd/-

DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN

**BALOCHISTAN FOOD DIRECTORATE
(Commercial Accounts Branch)**

Dated Quetta the 1st January, 1997.

To,

Mr. Shamrez Khan,
Contractor Food Quetta.

SUBJECT:- MISSING OF WHEAT LOADS DURING OCTOBER, 1996 AND NOVEMBER, 1996 OF P.R. CENTRE, ZHOB.

During the course of checking of monthly accounts of wheat for October, 1996 and November, 1996 it has been observed:-

- I) That during October, 1996 a quantity of 8140 bags weighing 805586 Kgs of wheat from Quetta and 26840 bags weighing 2716086 Kgs from Mastung dispatched for P.R. Centre Zhob. But these loads not yet received.
- II) That according to monthly accounts of wheat of P.R. Centre Quetta and Mastung, 3590 bags weighing 359310 Kgs of wheat from Quetta and 19220 bags weighing 1941152 Kgs from Mastung

dispatched for Zhob. But these loads not yet delivered by you.

III) That the Quantity of 34075 bags from Mastung and 4990 bags from Punjab delivered by you after 11 to 3 months. These loads were dispatched during 12/95, 1/96, 4/96, 6/96, and 8/96.

You are directed to please hand over the above missing loads at once and also explain the reason for the late delivery of Government stock. Failing which strict action will be taken against you as per terms and condition of agreement besides recovery of cost of wheat at penal rate.

DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN

Endst: No. (Even) Dated (Even)

Copy forwarded to:-

1. The Secretary to the Government of Balochistan, Food Department, Quetta.
2. The Deputy Director Food (D) Food Directorate, Quetta.
3. The Deputy Director Food Zhob Division at Loralai.
4. The District Food Controller, Zhob.

Sd/-

DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN

BALOCHISTAN FOOD DIRECTORATE
(COMMERCIAL ACCOUNTS BRANCH)

Dated Quetta the ____ June, 1996

To,

Mr. Shamrez Khan,
Contractor Food.

SUBJECT:- MISSING OF WHEAT LOADS.

Enclosed please find herewith a detail statement showing the missing loads.

2. Despite many notices /reminders you have not explain your position on account of missing loads of wheat transported by you from Mastung for Muslim Bagh during 7/95 to 12/95. You are finally directed to please handover the missing loads at once, failing which strict action will be taken against you as per terms and condition of agreement besides recovery of cost of wheat at penal rate.

Sd/-
DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN

Endst: No. (Even) Dated (Even)

Copy forwarded to:

1. The Secretary to the Government of Balochistan, Food Department, Quetta.

2. The Deputy Director Food (D) Food Directorate, Quetta.
3. The Deputy Director Food, Loralai.
4. The Assistant Food Controller, Muslim Bagh.

Sd/-
DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN

NO.3-w/CAB/CG/1995-96

**BALOCHISTAN FOOD DIRECTORATE
(COMMERCIAL ACCOUNTS BRANCH)**

Dated Quetta the ___ November, 1996

To,

Mr. Shamrez Khan,
Contractor Food
Usman Road, Quetta.

**SUBJECT:- MISSING OF LOAD FROM PUNJAB TO
QUETTA DURING JANUARY, 1995 TO APRIL,
1996.**

While checking of accounts of the central godowns Quetta, it has been observed that 10,360 bags weighing 1036000 Kgs wheat dispatched from Punjab during the period from January, 1995 to April, 1996 has not been delivered by you to the recipient end. Detail statement is enclosed.

2. You are, therefore, directed to handover the quantity of wheat at once and explain the reasons for not handing over the same so far, failing which action will be taken against you as per terms and agreement.

Sd/-

DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN

Endst: No. (Even)

Dated (Even)

Copy forwarded to:

1. The Secretary to the Government of Balochistan, Food Department, Quetta.
2. The Deputy Director Food (D) Food Directorate, Quetta.

Sd/-

DIRECTOR FOOD BALOCHISTAN